سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 22-2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021-22

(بدھ 22، جمعتہ المبارک 24، سوموار 27، منگل 28۔دسمبر 2021، جمعتہ المبارک 21۔جنوری 2022)

(یوم الاربعاء 17، یوم الجمع 19، یوم الاثنین 22، یوم الثلاثہ 23۔جمادی الاوّل، یوم الجمع 17۔جمادی الثانی 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں، اُنتالیسواں اجلاس

جلد 38 (حصہ دوم): شمارہ جات: 6 تا 9

جلد 39

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اڑتیسواں اجلاس

بدھ،22۔دسمبر 2021

جلد 38 : شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	431-----------
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	433-----------
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	434-----------
	سوالات (محکمہ خوراک)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	435-----------
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	464 -----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آر نوٹس	
6۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ اور بھلوال میں غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	495
7۔	آر ایچ سی مٹھاٹوانہ (خوشاب) میں حفاظتی ٹیکہ لگنے سے بچے کے جاں بحق ہونے کی انکوائری میں متعلقہ ڈاکٹر بری الذمہ قرار (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	497
8۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈائیلسز مشین کی خرابی کی وجہ سے مریض کی ہلاکت (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	498
9۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ میں گائناکالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے خواتین علاج معالجہ سے محروم (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	499
10۔	چکوال میں ہائر ایجوکیشن کی پراپرٹیز کو واپس کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	499
	تحاریک استحقاق	
11۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	501
	تحاریک التوائے کار	
12۔	محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے نوٹیفکیشن کے تحت خوشاب اور تھل کے پڑھے لکھے افراد کے کوٹا کو بڑھا کر سپیشل زون میں شامل کیا جائے (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔	501
13۔	ملک بھر سے لوگوں کی لاہور نقل مکانی سے مسائل میں اضافہ (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔	502
14۔	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ تحصیل اٹھارہ ہزاری کے (مرحوم) ملازم کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	503
15۔	حلقہ پی پی۔185 بصیرپور تحصیل دیپالپور میں پانی کی عدم دستیابی اور ناقص سیوریج سسٹم (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	504

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16۔	منڈی احمد آباد کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دوبارہ بحال کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔	504
17۔	فیروزوالا میں سرکاری ٹیوب ویل کی بندش (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	507
18۔	لاہور کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	508
19۔	فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کا بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	509
20۔	وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کو UHS اور PMC کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود الحاق سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنا (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	510
21۔	میڈیکل سنٹر ہیلتھ سسٹم کے 2019 میں ترقی پانے والے ٹیکنیشنز کو 2011 سے بقایا جات ادا کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	511
22۔	سروسز ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر عملے کی عدم دستیابی (۔۔جاری) ۔۔۔۔	512
23۔	لاہور کے پرائیویٹ ہسپتال میں untrained عملہ کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	513
24۔	THQ ہسپتال فورٹ عباس میں انجیو گرافی مشین کی عدم دستیابی پر عوام کو پریشانی کا سامنا (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	514
25۔	لاہور شہر میں پرائیویٹ ہسپتالوں ولیبارٹریوں کی لوٹ مار، عوام کا مافیا کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	515
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
26۔	زراعت پر عام بحث ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	518
27۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	531

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
28۔	ہاکی کے فروغ کے لئے نوجوان نسل کو تربیت دے کر عالمی سطح پر پاکستان کا نام روشن کرنے کا مطالبہ ------------	532
29۔	زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	534
	جمعتہ المبارک،24۔دسمبر 2021	
	جلد38: شمارہ 7	
30۔	ایجنڈا ------------	543
31۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	545
32۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	546
	سوالات (محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)	
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	547
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 اور مسودہ قانون پناہ گاہ اتھارٹی پنجاب 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا ------------	559
35۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا ------------	559
36۔	گورنمنٹ عزیز بی بی ہسپتال روشن بھیلہ ضلع قصور کے قیام کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا ------------	560
37۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------	560

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
38۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	590
	زیرو آور نوٹس	
39۔	فیصل آباد کے علاقے مکوآنہ میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکا سے ایک خاتون جاں بحق تین ورکرز زخمی (۔۔۔جاری) ------------	617
40۔	رنگ روڈ راولپنڈی کا نقشہ تبدیل کر کے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچایا جانا (۔۔۔جاری) ------------	618
	تحاریک التوائے کار	
41۔	ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب طلباء کو معیار تعلیم اور بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں ناکام ------------	622
42۔	پنجاب کے ملازمین کو بھی دیگر صوبوں کی طرح ریٹائرمنٹ پر گروپ انشورنس کی رقم ادا کرنے کا مطالبہ ------------	623
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی، مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز، مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور اور مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا ------------	625

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار ،27۔دسمبر 2021	
	جلد 38 : شمارہ 8	
44۔	ایجنڈا	629
45۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	633
46۔	نعت رسول مقبولﷺ	634
	پوائنٹ آف آرڈر	
47۔	بلدیاتی قانون پاس کرنے سے قبل سپیشل کمیٹی بنانے اور اس میں تمام سٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے کا مطالبہ	635
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع)	
48۔	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	639
49۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2) 128 کے تحت آرڈیننسز کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد یں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک (i) آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021 (ii) آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 (iii) آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 اور آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021	640
50۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2) 128 کے تحت قرارداد یں	641
51۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021	642
52۔	آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021	643
53۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021	644
54۔	آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021	645

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
55۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	646
	قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
56۔	مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020	648
57۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	650
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
58۔	مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021	651
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	653
60۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	676
	حلف	
61۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف	707
	توجہ دلاؤ نوٹس	
62۔	ضلع پاکپتن مین بازار میں مسلح افراد کی تین دکانوں پر ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات	709
	پوائنٹ آف آرڈر	
63۔	سموگ پر بحث کے لئے وقت مقرر کرنے کا مطالبہ	711
	تحاریک التوائے کار	
64۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے گئے کیمروں میں سے نصف غیر فعال ہونے کا انکشاف	713
65۔	لاہور میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانوں کا انکشاف	715
66۔	حضرت داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر ہونے والی خرافات کے تدارک کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	716

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بحث	
67۔	زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)	717 -----------
	منگل،28۔دسمبر2021	
	جلد 38 : شمارہ 9	
68۔	ایجنڈا	735 -----------
69۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	741 -----------
70۔	نعت رسول مقبولﷺ	742 -----------
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جوزیر غور لائے گئے)	
71۔	مسودہ قانون(ترمیم) ریگولرائزیشن سروس پنجاب2021	743 ----------
72۔	مسودہ قانون(ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب2021	745 -----------
73۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی2021	747 -----------
74۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز2021	748 -----------
75۔	مسودہ قانون(ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2021	750 -----------
76۔	مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی2021	752 -----------
	تحریک	
77۔	مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	754 -----------
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
78۔	مسودہ قانون لاہور سٹی یونیورسٹی2021	755-----------
	تحریک	
79۔	مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	755 -----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
80۔	مسودہ قانون سمارٹ یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی 2021 ------------	756
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
81۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	757
	سوالات (محکمہ ٹرانسپورٹ)	
82۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	758
83۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	798
	زیرو آرنوٹس	
84۔	سرگودھا میں سابق سینٹری ورکر ندیم مسیح (مرحوم) کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات ------------	831
85۔	پی پی۔134 ننکانہ صاحب میں ریسکیو 1122 کی سہولت نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات ------------	832
86۔	محکمہ سکولز ایجوکیشن کی تبادلہ پالیسی سے متعدد اساتذہ مستفید ہونے سے محروم ------------	834
	تحاریک التوائے کار	
87۔	کونوکارپس کے پودے لگانے پر پابندی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	836
88۔	لاہور واسا کے عملہ کی ملی بھگت سے لگائے گئے پانی کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	836
89۔	پنجاب میں ای لائبریریز کے ملازمین کی برطرفی (۔۔۔جاری) ------------	837
90۔	لاہور، گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں ازخود اضافے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	839

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
91۔	لاہور میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانوں کا انکشاف (۔۔۔جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	840
	تحاریک استحقاق	
92۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول R/10-31 خانیوال کی ہیڈ مسٹریس کا معزز ممبر کا فون سننے سے انکار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	841
93۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	842
	قرارداد	
94۔	صوبہ بھر میں امداد باہمی کے تحت رجسٹرڈ سوسائٹیوں کے یکساں قوانین بنانے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	843
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
95۔	ملکی و غیر ملکی پاکستانی رہائشیوں کو کرنسی پر شرح منافع یکساں کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری)۔۔۔۔	846
96۔	صوبہ بھر میں کم پیمانہ اور ملاوٹ کرنے والے پٹرول پمپوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	848
97۔	صوبہ بھر کے سرکاری ملازمین کے پے سکیل کو ریوائز کرنے اور تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	849
98۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	850
	قرارداد	
99۔	وزیر اعظم جناب عمران خان کی طرف سے پاکستان کو مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا۔۔۔۔۔۔۔	851
100۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	854

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک، 21۔جنوری 2022	
	جلد 39	
101۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	857-----------
102۔	ایجنڈا	859 -----------
103۔	ایوان کے عہدے دار	861 -----------
104۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	867-----------
105۔	نعت رسول مقبول ﷺ	868 -----------
106۔	چیئرمینوں کا پینل	869----------
	تعزیت	
107۔	سانحہ مری، سانحہ انار کلی، معزز وزیر سید صمصام علی شاہ بخاری کے بھائی، سابق ایم پی اے ملک کرم الٰہی بندیال کے والد محترم، ممبر اسمبلی جناب محمد افضل گل کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت	870-----------
108۔	ممبر اسمبلی جناب مہندر پال سنگھ کے والد محترم کی وفات پر ایک منٹ کی خاموشی	870-----
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
109۔	گورنمنٹ پنجاب کے حسابات پر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016 جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کو ریفر کی گئی تھی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	871-----------
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
110۔	مسودہ قانون لاہور سٹی یونیورسٹی 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	873-----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بحث	
111۔	سانحہ مری پر عام بحث ------------	873
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
112۔	مسودہ قانون (ترمیم) مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2020 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سکول ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	889
113۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	890
114۔	انڈیکس	

431

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

433

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

بدھ، 22۔دسمبر 2021

(یوم الاربعاء، 17۔جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 01 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَ
النَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ
وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ آیت 177

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں۔ اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ سے) ڈرنے والے ہیں (177)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خوشبو ہے دوعالم میں تیری اے گلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اوصافِ حمیدہ
تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ
اے رحمتِ عالم ﷺ تیری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے قلبِ تپیدہ
یُوں دُور ہوں تائب میں حریمِ نبوی سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخِ بریدہ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1435 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*1435: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں ان میں کتنے ناکارہ اور کتنے درست حال میں ہیں Bins - Silos and Godowns کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان گوداموں میں اس وقت کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے کتنی گندم سٹاک میں موجود ہے کتنی گندم اوپن پڑی ہے اس سے کتنا سٹاک گودام خراب /Damage ہوا تفصیل سال 2017 اور 2018 کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ساہیوال ڈویژن میں گندم کی فصل کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید گودام Silos وغیرہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے 208 گودام ہیں اور تمام گودام درست حالت میں ہیں۔ ساہیوال ڈویژن میں Silos نہ ہیں اس کے علاوہ ساہیوال ڈویژن میں 680 Bins موجود ہیں جو عرصہ دراز سے ناکارہ ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کے گوداموں میں ذخیرہ گندم کی گنجائش (218300) میٹرک ٹن ہے اور اس وقت سکیم 19-2018 کو سٹاک گندم (78907.00) میٹرک ٹن موجود ہے مزید (139393) میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کی گنجائش ہے۔ سکیم 18-2017 کا سٹاک گندم موجود نہ ہے۔ اور 19-2018 میں اوپن سٹاک گندم 70819.00 میٹرک ٹن ذخیرہ ہے۔ کوئی سٹاک گندم خراب Damage نہ ہوئی ہے۔

(ج) ساہیوال ڈویژن میں ہر سال تقریباً 4,00,000 میٹرک ٹن گندم کی خرید ہوتی ہے۔ یہ Silos بننے یا نہ بننے سے منسلک نہ ہے تاہم گورنمنٹ مستقبل کی جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے Silos بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال 25 جنوری 2019 کو اسمبلی میں جمع کروایا تھا اور آج 2 سال 10 ماہ اور 28 دن ہو گئے ہیں۔ میں آپ کی توسط سے محترم منسٹر سے جز (الف) کے بارے میں پوچھنا چاہوں گا کہ ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے کتنے godowns ہیں، ان میں کتنے ناکارہ اور کتنے درست حالت میں ہیں؟

جناب چیئرمین! پہلے جب اس کا جواب آیا تھا تو اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری رائے ظہور صاحب نے دیا تھا اور اُس وقت جناب سپیکر نے یہ سوال pending کرتے ہوئے ہدایت جاری کی تھی کہ محکمہ اس پر update دے گا، بے شک آپ اسمبلی کی پروسیڈنگ اور سپیکر کی رولنگ نکال کر دیکھ لیں۔ میں آپ اور محترم منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج جو جواب آیا ہے یہ بالکل وہی جواب ہے جس کے بارے میں سپیکر صاحب نے direction دی تھی اور اس کا ایک لفظ بھی تبدیل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ساہیوال ڈویژن میں 680 bins ناکارہ ہیں اور عرصہ دراز سے ناکارہ ہیں۔ یہ مجھے بتا دیں کہ اب ان کی کیا update ہے اور یہ کب تک ان کو چالو حالت میں لے آئیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ سوال 25 جنوری 2019 کو واقعتاً کیا گیا، معزز ممبر نے درست فرمایا لیکن اس کا جواب ہم نے 17 اپریل 2019 کو ہی دے دیا تھا۔ اگر اسمبلی میں ہی late take up ہوا ہے تو اس میں ڈیپارٹمنٹ کا قصور نہیں ہے ہم نے اس کا جواب بروقت دے دیا تھا۔ معزز رکن نے جو دوسری بات فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر جو 680 bins ناکارہ حالت میں ہیں ان کا آئندہ کے لئے کیا مصرف ہے؟ اس حوالے سے محکمہ پالیسی بنا رہا ہے لیکن فی الحال ہم نے حتمی طور پر کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ ان کا کیا کرنا ہے۔ جس وقت بھی اس کا فیصلہ ہوا تو ہم معزز رکن کو بھی مطلع کر دیں گے لیکن فی الحال ہم نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ ان کا مستقبل میں مصرف کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! اگلا ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے جو بات کہی وہ ڈیپارٹمنٹ کا معاملہ ہے لیکن عرصہ دراز سے یہ ناقابل استعمال اور abandoned پڑے ہیں اگر انہیں قابل استعمال بنا لیا جائے تو اس سے پبلک پراپرٹی کا فائدہ ہو گا۔ محکمہ نے جز (ب) میں admit کیا ہے کہ محکمہ ہذا کے godowns میں 2 لاکھ 18 ہزار 300 میٹرک ٹن کی گنجائش ہے جبکہ انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے کہ ہر سال ساہیوال ڈویژن میں زمینداروں اور کسانوں سے تقریباً 4 لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدی جاتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی فرمائیں اور محکمے نے یہ admit بھی کیا ہے کہ تاہم گورنمنٹ مستقبل کی جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے silos بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جب ضرورت بھی ہے، ساہیوال ڈویژن میں 4 لاکھ میٹرک گندم خریدی جاتی ہے، 2 لاکھ 18 ہزار ٹن کی capacity کے لئے ان کے پاس godowns بھی موجود ہیں تو یہ بسم اللہ فرمائیں اور منسٹر صاحب میرے اور ساہیوال ڈویژن پر یہ احسان فرمائیں اور اس کو ساہیوال سے شروع کریں تا کہ گندم کو محفوظ رکھا جا سکے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ figures جز(ب) میں دیئے گئے ہیں۔ معزز ممبر نے جب سوال کیا تھا تو یہ 2018-2017 specifically کے بارے میں تھے لیکن اس وقت جواب میں جو figures آئے ہیں یہ relevant نہیں ہیں کیونکہ اب دو سال اس معاملے کو گزر چکے ہیں۔ ان کا یہ پوچھنا کہ کیا گورنمنٹ silos بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بالکل گورنمنٹ اس بات کا ارادہ رکھتی ہے اور DFID کے ساتھ ہماری negotiation بھی چل رہی ہے جیسے ہی فیصلہ ہو گا تو اِنشاءاللہ تعالیٰ silos کی تعمیر کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ فوڈ کے حوالے سے ساہیوال ہمارا بہت important district ہے تو میں معزز ممبر کو اس بات کا بھی یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی silos بنانے کا فیصلہ کیا جائے گا اِنشاءاللہ ساہیوال کو ترجیح دی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 1931 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 2590 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 2634 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 2674 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے، موجود نہیں ہیں۔۔۔ اس سوال نمبر 2781 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ طحیانون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 2894 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3195 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3394 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3394 بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3399 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر 3401 بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3414 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3447 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3452 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3509 بھی جناب ممتاز علی کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3819 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 4247 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4334 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 4390 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد جاوید کا ہے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4404 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شوگر سیس فنڈ کی نوعیت اور استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*4404: **جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا شوگر سیس فنڈ کی مد میں 50 فیصد زمیندار اور 50 فیصد مل مالک ادا کرتا ہے؟

(ب) ایکٹ کے مطابق اس فنڈ کی تقسیم کے وقت شوگر مل میں گنے کا سب سے بڑا پروڈیوسر شوگر سیس کمیٹی کا ممبر بنایا جاتا ہے شوگر مل مالکان اپنی ہی شوگر مل کے ملازم یا ٹھیکیدار کے نام پر زیادہ گنا ظاہر کر کے اسے ممبر شوگر سیس بنا دیتے ہیں؟

(ج) کیا شوگر سیس فنڈ کا استعمال اصل کاشتکاروں کی خواہش کے مطابق ہو رہا ہے یا مل مالک تمام شوگر سیس فنڈز اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! جو کہ مقرر کردہ ریٹ 3 روپے فی 40 کلو گرام ہے۔ جس کا نصف 1.50 روپے زمیندار ادا کرتا ہے اور 1.50 روپے مل ادا کرتی ہے۔

(ب) ہر کرشنگ سیزن کے اختتام پر متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کو بذریعہ چٹھی گزارش کی جاتی ہے کہ پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 شق (9) کے تحت 2 شوگر کین گروورز (پہلا اور دوسرا) زیادہ گنا دینے والے کاشتکار کی پڑتال کر کے دفتر کین کمشنر کے نام بھیجے تاکہ ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی میں کرشنگ سیزن وائز ناموں کو شامل کیا جائے۔
مزید برآں 2 (ایم پی اے) بھی اس کمیٹی کے ممبران ہیں۔ ان فنڈز کو خرچ کرنے کے لئے پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 کے رول (9) میں ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی ہر متعلقہ ضلع میں قائم کی گئی ہے۔ جس کی تشکیل مندرجہ ذیل ہے۔

1. Deputy Comissioner (Chairman)
2. Deputy Director Agriculture (Ext.) (Member)
3. Deputy Director (Food) (Member)
4. District Food Controller (Member)
5. Additional Deputy Comissioner (F&P) (Member)
6. Two MPA's nominated by Chief Minister (Member)
7. Representative of P&D Department (Member)
8. XEN Highway (Member)
9. Any other member to be co-opted by the DC for technical reasons and advice etc. (Member)
10. 02Reps. of each Sugar Mill (Member02)
11. 02Reps. of Growers of each Sugar Mill (Member)

(ج) شوگر سیس فنڈز کا استعمال شوگر کین گرورز اور شوگر مل مالکان، دو ایم پی اے اور کمیٹی کے تمام ممبران کی باہمی مشاورت سے کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں نے 2020 میں question دیا تھا، اس کی وصولی جواب 17 جولائی 2020 کو ہوئی اور آج یہ ہاؤس میں پیش ہو رہا ہے۔ میرا یہ سوال شوگر سیس کے پیسوں کے متعلق تھا تو انہوں نے سوال کے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ہر کرشنگ سیزن کے اختتام پر متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کو بذریعہ چٹھی گزارش کی جاتی ہے کہ پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 شق (9) کے تحت 2 شوگر کین گروورز زیادہ گنا دینے والے کاشتکار کی پڑتال کر کے دفتر کین کمشنر نام بھیجے تا کہ ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی میں کرشنگ سیزن وائز ناموں کو شامل کیا جائے تو میری گزارش ہے کہ یہ جواب غلط ہے اس میں جو شوگر کین گروورز دیئے جاتے ہیں وہ مل کے دلال ہوتے ہیں، مل کا جو گنا خریدتے ہیں ان کی کاپیاں بہت بڑی ہوتی ہیں اور کسی actual زمیندار کو اس میں ممبرز نہیں بنایا جاتا لہذا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ کون سے زمیندار ہیں؟ اگر ان کے نام لکھ دیئے جاتے تو اس کا زیادہ بہتر جواب آ جاتا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ معزز رکن کا اس حد تک فرمانا درست ہے کہ زمینداروں کے نمائندوں کو اس کمیٹی میں رکھا جاتا ہے۔ اب ان کا یہ فرمانا ہے کہ وہ کون لوگ ہوتے ہیں کہ جن کو رکھا جاتا ہے تو ڈپٹی کمشنر باقاعدہ due diligence اور scrutiny کے بعد ہی ممبران کو اس کمیٹی میں رکھتے ہیں۔ دوسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر مثال کے طور پر معزز ممبر کا جو ضلع ہے وہاں دو لوگ یعنی کسانوں یا گروورز کے nominate کئے جائیں گے تو ان کو پورا ضلع جانتا ہے اور زمینداروں کے حوالے سے یہ بڑی اہم کمیٹی ہوتی ہے جب ان کی پہچان ہوتی ہے تو ان کو رکھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر معزز رکن کو ان ممبرز پر اعتراض ہے تو ہم ان کے اعتراض بھی دور کرنے کے لئے تیار ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر کسی بھی جگہ پر انہیں

اس بات کا احتمال ہو کہ غلط لوگ اس کمیٹی میں آئے ہیں تو ہم اس کو review کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں اس میں کوئی عار نہیں چونکہ ہم نے کمیٹی بنادی ہے تو اس کو review نہیں کر سکتے۔ معزز رکن point out کریں اور اگر ہم سے غلطی ہوئی ہے تو اس کو ٹھیک کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔ آپ کے علاقے میں چھ شوگر ملوں میں گروورز ہیں۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ جن کی سب سے بڑی کاپی ہوتی ہے ان کو ممبر بنادیا جاتا ہے۔ اب میں اس پر کیا بات کروں آپ خود بھی جانتے ہیں کہ جن کو وہاں ممبرز بنایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب نے assurance دی ہے کہ اگر آپ کو کسی پر اعتراض ہے تو اس کے بعد منسٹر صاحب کو مل لیں بلکہ میں بھی آپ کے ساتھ ان سے اکٹھے مل لوں گا۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! سوال کے جز(ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ شوگر سیس فنڈز کے استعمال کے لئے شوگر کین گروورز اور شوگر مل مالکان، دو ایم پی اے پر مشتمل کمیٹی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ حمزہ شوگر مل نے جو اپنے یارڈز پر خرچ کیا ہے تو وہ بھی شوگر کین سیس میں آتا ہے؟ کیا وہ اس میں سے خرچ کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایک علیٰحدہ سڑک بنائی ہے جو کہ فضول سڑک ہے جو آپ کے گاؤں سے لے کر شوگر مل تک اور پھر عباسیہ نہر کے پل سے شوگر مل تک بنائی ہے۔ اس سڑک کا کوئی تصرف نہ ہے تو کیا اس کے پیسے شوگر سیس سے خرچ کئے گئے ہیں یا مل نے اپنے پاس سے کئے؟

جناب چیئرمین: جی، آپ جو سڑک mention فرما رہے ہیں وہ خانپور کا بائی پاس بنا ہے۔ اس کے فنڈز شوگر سیس سے خرچ نہیں ہوئے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں اس سڑک کی بات نہیں کر رہا بلکہ عباسیہ کنیال کے پل سے جو شوگر مل تک علیحدہ سڑک گنے کی ٹرالیوں کے لئے بنائی گئی ہے اور 4 چک پل سے علیحدہ سڑک شوگر مل تک بنی ہے اس میں ایک divider بنا کر سڑک کا بھی بیڑہ غرق کر دیا گیا ہے بلکہ مین سڑک جو ڈسٹرکٹ رحیم یار خان اور بہاولپور کو ملاتی ہے اس کا بھی بیڑہ غرق کر دیا گیا ہے۔ وہ

تمام کی تمام سڑک شوگر سیس کے پیسوں سے بنی ہے اور یہ سڑک شوگر سیس کے پیسے سے نہیں بنی چاہئے تھی بلکہ شوگر مل کو اپنے پیسوں سے بنانی چاہئے تھی۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس سوال میں حمزہ شوگر مل کا بالکل ذکر نہیں تھا لہذا یہ ایک نیا سوال بنتا ہے جب وہ نیا سوال دیں گے تو میں اس کا جواب بھی دے دوں گا لیکن اس کے باوجود میں معزز ممبر سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنا اعتراض in writing دے دیں۔ یہاں سیکرٹری فوڈ موجود ہیں تو میں ان سے request کروں گا کہ وہ اس پر انکوائری کروالیں گے تو جو بھی حقائق ہیں وہ سامنے آجائیں گے۔ معزز رکن in writing دیں ہم اس کی انکوائری کروانے کے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد جاوید! اس پر انکوائری ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! اگلا سوال بھی میرا ہی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا ہی سوال ہے سوال کا نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! سوال نمبر 4405 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گنے کا فی من ریٹ فکس کرنے کے طریق کار اور ملز کے منافع کی شرح کے تعین سے متعلقہ تفصیلات

***4405: جناب محمد ارشد جاوید** : کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گنے کا فی من ریٹ مقرر کرنے کا کیا میکانزم ہے گنے کا ریٹ کاسٹ آف پروڈکشن پر مقرر کیا جاتا ہے یا پھر ریکوری بیس پر اگر ریکوری بیس پر کیا جاتا ہے تو کتنے فیصد شوگر ریکوری پر؟

(ب) گنے کا ریٹ مقرر کرتے وقت مڈ کی قیمت جو کہ مل وصول کرتی ہے اس سے زمیندار کو حصہ دیا جاتا ہے؟

(ج) بگاس یعنی (چورہ) جس سے شوگر ملز پاور پلانٹ چلاتی ہے اور بجلی گورنمنٹ کو فروخت کرتی ہے اس سے جو منافع ہوتا ہے اس منافع میں سے زمیندار کو حصہ دیا جاتا ہے جو کہ ان تمام پروڈکٹس کا اصل پروڈیوسر ہے؟

(د) شوگر ملز گنے کا ریٹ فکس کرتے وقت کتنے فیصد اپنا منافع مقرر کرتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ خوراک پنجاب نے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ1950 کی شق (1) 16 (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔کے تحت گنے کی کم سے کم قیمت خرید کا تعین پنجاب شوگر کین کنٹرول بورڈ کی مشاورت، جس میں شوگر ملز مالکان اور شوگر مل علاقہ کے زمینداران ممبر ہیں اور کھاد، ڈیزل، بیج، چینی کے موجودہ سٹاک، بین الاقوامی چینی کی قیمت اور کسان کی گنے کی لاگت

(جس کا تخمینہ محکمہ زراعت لگاتا ہے) کو مد نظر رکھتے ہوئے مقرر کی جاتی ہے۔ کرشنگ سیزن 13-2012 کے دوران محکمہ خوراک پنجاب نے گنے کی خریداری، گنے کی مٹھاس کی بنیاد پر کرنے کے لئے بذریعہ نوٹیفکیشن (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔قیمت مقرر کی، جس کو مختلف شوگر ملوں نے لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا، جس پر عدالت عالیہ لاہور نے اس نوٹیفکیشن کو معطل کر دیا(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اور کیس ابھی تک عدالت عالیہ لاہور میں زیر سماعت ہے۔جس کی جلدی سماعت کے لئے دفتر کین کمشنر نے پنجاب ایڈووکیٹ جنرل کو درخواست کی ہے کہ اس کیس کی شنوائی جلدی کروائی جائے۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ1950 کی شق (1)16 کے تحت محکمہ خوراک پنجاب صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے۔زمینداروں کو گنے کی قیمت ہی ادا کروائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ خوراک پنجاب نے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ1950 کی شق(1) 16 کے تحت گنے کی کم سے کم قیمت خرید کا تعین پنجاب شوگر کین کنٹرول بورڈ کی مشاورت، جس میں شوگر ملز مالکان اور شوگر مل علاقہ کے زمینداران ممبر ہیں اور کھاد، ڈیزل، بیج،

چینی کے موجودہ سٹاک، بین الاقوامی چینی کی قیمت اور کسان کی گنے کی لاگت (جس کا تخمینہ محکمہ زراعت لگاتا ہے) کو مد نظر رکھتے ہوئے مقرر کی جاتی ہے اور زمینداروں کو گنے کی قیمت ہی ادا کروائی جاتی ہے۔

(د) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 16(1) کے تحت محکمہ خوراک پنجاب صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے۔ پنجاب شوگر کین کنٹرول بورڈ میں شوگر ملوں کا منافع مقرر نہیں کیا جاتا بلکہ محکمہ زراعت پنجاب گنے کی لاگت مقرر کرتے وقت زمینداروں کا منافع 25 فیصد تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! سوال کا جو (الف) جز ہے تو مجھے اس پر بات کرتے ہوئے خود کو شرم آ رہی ہے کہ اس میں پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق کے تحت جواب دیا جارہا ہے یعنی 70 سال بعد بھی 1950 کا ایکٹ چل رہا ہے۔ اس میں ایک ترمیم 13-2012 میں ہوئی، اس پر stay ہو گیا اور آج تین سے ساڑھے تین سال اس گورنمنٹ کو بھی ہو گئے ہیں تو کیا اس پر کوئی peruse کیا گیا ہے؟ اس میں ترمیم ہوئی تھی کہ recovery basis پر ہماری payment دی جائے تو اس پر stay ہوا ہے۔ اب اس میں صرف یہ جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب نے گنے کی خریداری، گنے کی مٹھاس کی بنیاد پر کرنے کے لئے بذریعہ نوٹیفکیشن قیمت مقرر کی جس کو مختلف شوگر ملوں نے لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا اور کورٹ نے اس نوٹیفکیشن کو معطل کر دیا۔ یہ کیس ابھی تک عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ اس کا جو پہلا نوٹس دیا گیا ہے غالباً 2013 میں اس کے بعد اس کی کوئی پیشی نہیں نکلی۔ آج سے ایک سال پہلے میں نے question دیا ہوا تھا تو میرا نہیں خیال کہ اس میں کسی نے کسی کو کہا ہو کہ اس کی سماعت کر لی جائے یا اس کی سماعت کو pursue کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ معزز رکن نے بڑے دکھ بھرے انداز میں یہ کہا کہ 1950 کے قانون کی

بات کی گئی ہے تو میں ان کی خدمت میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ قوانین سارے پرانے ہیں اور ہماری PPC بھی 1800ء something کی بنی ہوئی ہے لہٰذا قوانین تو سارے بنے ہوئے ہیں so یہ کسی گورنمنٹ کی نااہلی نہیں ہے کہ 1950 کا قانون ہے۔ قانون موجود ہے لیکن اس پر عمل درآمد کی بات ہے۔ جہاں تک اس کیس کا تعلق ہے تو بالکل انہوں نے درست فرمایا کہ stay order ہونے کے بعد اور notification معطل ہونے کے بعد اس کیس کی hearing نہیں ہوئی لیکن میں یہاں یہ عرض ضرور کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک محکمے کی طرف سے باقاعدہ in writing ایڈووکیٹ جنرل کو request کی گئی ہے کہ اس کی early hearing کے لئے اقدامات کریں۔ so میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے کہنا چاہوں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ چونکہ ابھی یہ بات میرے نوٹس میں آئی ہے تو میں personally بھی اس کو دیکھوں گا اور میں بھی ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو ہدایت جاری کروں گا کہ اس کی early hearing کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی،اس کیس کی early hearing کے لئے written request کی گئی ہے اور اگر آپ کو اس کی کاپی چاہئے تو لے لیجئے گا۔ اب آپ آگے فرمائیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں سوال کے جز(ب) اور (ج) کا اکٹھے ہی supplementary question کر لیتا ہوں۔ اس میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ ایکٹ 1950 کی شق 16 کے تحت محکمہ خوراک پنجاب صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے۔ جب 1950 میں شوگر ملیں لگیں اور یہ شوگر کین ایکٹ بنا ہے تو اس وقت شوگر ملوں کے پاس اپنے پاور پلانٹس نہ تھے یہ گورنمنٹ آف پاکستان سے بجلی خرید کر کے اپنی ملیں چلاتے تھے۔ اب جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہر مل نے اپنا اپنا پاور پلانٹ لگا لیا ہے اور جب سے یہ شوگر ملیں چلیں ہیں تو اس وقت بگاس شوگر مل سے اٹھا کر ٹرالیوں میں لوڈ کروا دیا جاتا تھا اور ہمیں کہا جاتا تھا کہ یہ آپ لے کر آئے ہیں تو اس کو واپس لے کر جائیں۔ اب جب انہوں نے جدید ٹیکنالوجی سے اپنے پاور پلانٹس لگا لئے ہیں تو کیا اس بگاس کا producer زمیندار نہیں ہے؟ کیا اس کے profit حصہ دیا جاتا ہے؟ انہوں نے صرف جواب دیا ہے کہ صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے تو میرا یہ سوال تھا کہ گنے کا ریٹ مقرر کرتے وقت مڈ اور بگاس کی قیمت سے زمیندار کو حصہ دیا جاتا ہے میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں جز(د) میں بتایا گیا

ہے کہ پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق (1)16 کے تحت محکمہ خوراک پنجاب صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے۔ پنجاب شوگر کین کنٹرول بورڈ میں شوگر ملوں کا منافع مقرر نہیں کیا جاتا بلکہ محکمہ زراعت پنجاب گنے کی لاگت مقرر کرتے وقت زمینداروں کا منافع 25 فیصد مقرر کرتا ہے۔ میری وزیر خوراک اور سیکرٹری فوڈ صاحب جو یہاں تشریف فرما ہیں اُن سے گزارش ہے کہ جو انہوں نے ہمیں 25 فیصد منافع کا بتایا ہے یہ کس حساب سے بنایا گیا ہے؟ میں اب بھی یہ challenge کرتا ہوں آپ کو اس کے فی ایکڑ کا خرچہ بتا دیتا ہوں پتا نہیں کن زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر انہوں نے لاگت نکال کر 25 فیصد منافع دے دیا ہے گنے کی پیداواری لاگت اس وقت بھی اڑھائی لاکھ روپیہ فی ایکڑ آرہی ہے 1 لاکھ روپیہ زمین کا ٹھیکہ ہے، 1 لاکھ روپیہ بیج اور کھاد کا خرچ آتا ہے، 50 ہزار روپیہ transportation پر خرچ آتا، گنے کی چھلائی 50 روپے من کا خرچہ ہے یہ میں موٹا موٹا خرچ بتا رہا ہوں۔ 1 ہزار من فی ایکڑ فصل کی average آئے تو 2 لاکھ 48 ہزار روپیہ ملتا ہے 2 لاکھ 50 ہزار روپے کا ہمارا خرچہ ہے۔ یہ ہمیں پتا نہیں کیسے لاگت کا 25 فیصد خرچہ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد جاوید! اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ گنے کا ریٹ مقرر کرتے وقت مڈ کی قیمت جو کہ مل وصول کرتی ہے اُس سے زمیندار کو حصہ دیا جاتا ہے؟

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد جاوید صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں ابھی آپ نے اپنی information share کی ہے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مڈ اور بگاس دونوں product سے شوگر ملیں پیسا کماتی ہیں زمیندار اس کے producer ہیں اس کے منافع سے ہمیں کیوں share نہیں دیا جاتا جب کہ شوگر ملیں بگاس سے power plant چلاتی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس کا جواب دے دوں؟

جناب چیئرمین :جی،جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک:(جناب محمد بشارت راجہ):جناب چیئرمین ! گزارش ہے کہ بات تھوڑی سی logical کرنی چاہئے اور تجویز بھی ایسی ہی دینی چاہئے جو قابل عمل ہو۔ زمیندار گنا پیدا کرتا ہے اور گنا مل والے کو دے دیتا ہے، آپ ایک پراڈکٹ فروخت کر دیتے ہو۔ اب مل والا اُس میں سے چینی نکالتا ہے،molasses نکالتا ہے، بگاس نکالتا ہے یا مڈ نکالتا ہے یہ اُس کے byproducts ہیں میں سمجھتا ہوں جس پر اُس کا حق ہے وہ اپنے حق کے طور پر پیسا کماتا ہے اگر ہم خدانخواستہ یہ فیصلہ کر لیں کہ بگاس اور مڈ جس بھی زمیندار کو شیئر دیا جائے گا تو کل جب مل والا شوگر کین سے شوگر بنالے گا تو وہ کہے گا مجھے تو منافع 25 روپے ملا تھا یہ مل والا 50 روپے منافع کما رہا ہے اس سے مجھے بھی شیئر دیا جائے تو یہ مناسب بات نہیں ہے اور نہ ہی logical بات ہے اور نہ ہی یہ قابل عمل ہے اور نہ ہی اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین:جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ محترمہ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال نمبر 4448 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ محترمہ تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4452 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ طحیٰا نون کا ہے۔۔۔ محترمہ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال نمبر 4514 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال:جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4684 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شاہی پان مصالحہ اور دیگر سپاری مصالحہ جات کا مضر صحت ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4684: **محترمہ عائشہ اقبال** : کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا شاہی پان مصالحہ اور دیگر سپاری مصالحے صحت کے لئے نقصان دہ ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک(جناب محمد بشارت راجہ):

جی ہاں! سپاری اور سپاری مصالحہ جات انسانی صحت کے لئے مضر ہیں۔ جس بناء پر پنجاب فوڈ اتھارٹی نے پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز، 2018 میں سپاری(Betel Nut) کو ممنوعہ اجزاء(Restricted Substances) کی لسٹ میں شامل کر دیا ہے۔

(متعلقہ لسٹ ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ پان مصالحہ میں استعمال ہونے والے اجزاء کے معیار کو مندرجہ بالا ریگولیشنز میں وضع کر دیا گیا ہے۔

مزید بر آں پنجاب فوڈ اتھارٹی زیر بحث اشیاء کے معیار کو حفظان صحت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز، 2018 میں وضع کردہ معیار(Standards) کے مطابق چیک / تجزیہ کرتی ہے۔

جناب چیئرمین : جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے کہ Restricted Substances کا مطلب محدود ہے یا پابند ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس particular case میں 'Restricted' کا مطلب ممنوع ہے اس کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! اگر ممنوع ہے تو یہ سپاری جو پانوں میں اور مختلف جگہ پر سرعام فروخت ہو رہی ہے یہ صحت کے لئے مضر صحت ہے اس پر تھوڑا سا ایکشن لے لیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ تھوڑا سا نہیں بالکل ہمیں اس پر مکمل ایکشن لینا چاہئے اور ہمارا محکمہ فوڈ اتھارٹی اس پر کام بھی کر رہا ہے اور باقاعدہ لوگوں کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے اگر آپ حکم دیں گے تو اس میں اس وقت تک جو ہم نے کارروائی کی ہے میں اُس کی detail محترمہ کو مہیا کر دوں گا۔

جناب چیئر مین : جی، محترمہ اس حوالے سے اس ہفتہ میں جو کارروائیاں ہوئی ہیں ان کی detail آپ لاء منسٹر صاحب سے لے سکتی ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئر مین! شکریہ۔

جناب چیئر مین : جی، شکریہ۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔جی، رانا صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 4695 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں باردانہ کی تقسیم کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***4695: رانا منور حسین:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) باردانہ کی تقسیم اور میرٹ کی کیا ترتیب بنائی گئی ہے سنٹر انچارج زمینداروں کو کن شرائط پر باردانہ جاری کرے گا؟

(ب) حکومت کتنی گندم سٹاک میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اور گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) رواں سال محکمہ خوراک نے باردانہ کی تقسیم اوپن رکھی تاکہ آنے والے تمام زمینداروں کو اُن کی مرضی کے مطابق بغیر کسی شرط کے باردانہ مل سکے۔

(ب) اس وقت محکمہ خوراک کے پاس تقریباً 43 لاکھ ٹن گندم کے ذخائر موجود ہیں اور ہر قسم کے موسم کی ناگہانی صورتحال اور کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے فیومیگیشن کا عمل جاری ہے۔

جناب چیئر مین : جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ باردانہ کی تقسیم اور میرٹ کی کیا ترتیب بنائی گئی ہے سنٹر انچارج زمینداروں کو کن شرائط پر باردانہ جاری کریں گے۔ تو یہ سال جو ابھی گزرا ہے اس میں باردانہ کے حوالے سے زمینداروں کو کافی ساری مشکلات رہی ہیں

حالانکہ مارکیٹ میں ریٹ کی کافی زیادہ variation تھی تو کیا منسٹر صاحب یہ فرمائیں گے کہ آنے والے سال میں اس طرح سے نہیں ہوگا اور جو اس دفعہ اور اس سے پچھلے سالوں میں زمینداروں کو پریشانی اُٹھانی پڑتی رہی ہے اس حوالے سے آنے والے سالوں میں کچھ اچھے اقدامات کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جب باردانہ کی controlled تقسیم تھی تو اُس وقت تک جو ہمارے خریداری کے مراکز تھے وہاں سے شکایات آتی تھیں اور آپ خود زمیندار ہیں آپ کے نوٹس میں بھی یہ شکایات آتیں تھیں کہ کسی کو زیادہ باردانہ مل گیا کسی کو نہیں ملا تو پہلے یہ شکایات آتیں تھیں ان ہی شکایات کو مد نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے اس سال یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے باردانہ کی تقسیم کو open کر دیا ہے اب اُس پر کوئی restriction نہیں ہے پہلے جو فرد والی بات تھی اب وہ تمام restrictions ختم کر دی ہیں open policy ہے جس کو جتنا باردانہ چاہئے وہ available ہوگا اور اس policy open کے تحت امید ہے کہ کسانوں کو انشاءاللہ تعالیٰ کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: جی، رانا منور حسین! آپ کا اگلا ضمنی سوال؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! جو میں نے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ حکومت کتنی گندم سٹاک میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اور گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ اس وقت محکمہ خوراک کے پاس تقریباً 43 لاکھ ٹن گندم کے ذخائر موجود ہیں اور ہر قسم کے موسم کی ناگہانی صورتحال اور کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے فیومیگیشن کا عمل جاری ہے۔ تو یہ فیومیگیشن کا عمل کب تک جاری رہے گا اور اس کی time limit کیا ہوتی ہے اس کے علاوہ بھی اس کے جو measures adopt کئے جا سکتے ہیں کیا اُن میں اس وقت حکومت نے اس کا پورا انتظام کیا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب! وہ procurement کا پوچھ رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جز(ب) میں ہم نے یہ عرض کیا ہے کہ 43 لاکھ ٹن گندم کا ذخیرہ موجود ہے یہ

اس تاریخ کا ذخیرہ ہے جس دن ہم نے اس سوال کا جواب دیا تھا لہٰذا موجودہ figures میں آج کے حالات کے مطابق تھوڑا difference ہو سکتا ہے۔ دوسرا جو 43 لاکھ ٹن گندم اُس وقت ہمارے پاس موجود تھی اس کو secure کرنے کے لئے باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ نے اقدامات کئے ہوئے تھے اور جس طرح ڈیپارٹمنٹ کا ایک اہم قدم یہ تھا کہ fumigation بھی کی جاتی تھی fumigation کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کے لئے کوئی time period بنایا جائے جہاں پر اور جب ضرورت ہوتی ہے وہاں اس کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کہیں ہمارا سٹاک محفوظ بھی ہے لیکن جب محکمے کے نوٹس میں ایسی بات آتی ہے کہ گندم کو کیڑا پڑ گیا ہے تو فوری طور پر اس حوالے سے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ محکمہ اپنے فرائض سے بخوبی آگاہ ہے اور گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اگر مزید کہیں ہمیں اقدامات کرنے پڑے تو اس کے لئے بھی محکمہ مکمل طور پر تیار ہے۔ شکریہ

رانا منور حسین: جناب چیئرمین!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال اسی سوال کے حوالے سے ہے میں ابھی یہ سوالات کی کاپی دیکھ رہا تھا۔ محکمے سے پوچھا گیا تھا کہ حکومت کتنی گندم سٹاک میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے آپ اس سوال کی تاریخ دیکھیں کہ 11 مارچ 2020 کو وصول ہوا اور اس کا جواب 17 جولائی 2020 کو آیا ہے اور آج تک اس سوال کو 16 ماہ گزر چکے ہیں در حقیقت اب اس سوال کا جواب ہی irrelevant ہو چکا ہے کیونکہ اب اگلا سال آ گیا ہے اور یہ figure اگلے سال کی بھی پوچھی جا سکتی تھی تو میرا ضمنی سوال محکمہ خوراک کے حوالے سے یہ ہے کہ اتنی دیر سے پرانے سوال ہی کیوں چل رہے ہیں کیا کوئی ایسا mechanism نہیں ہے کہ جس کے مطابق latest figures جواب میں دیئے جائیں۔ میں صرف اسی سوال کے حوالے سے بات نہیں کر رہا بلکہ میں اس سے آگے اور پیچھے کے سوالات بھی دیکھ رہا تھا تو یہ 16 ماہ کی تاخیر ان تمام سوالات میں ہے اور یہ تمام سوالات 2020 کے ہیں جن کے جواب 2021 کے اختتام میں دیئے جا رہے ہیں جبکہ 2022 شروع ہونے والا ہے۔

اگر ہم 8 دن بعد دیکھیں تو 2022 شروع ہو جائے گا تو یہ ہاؤس کے ساتھ بھی ایک مذاق ہے کہ ڈیڑھ سال پرانے سوالات معزز ممبر بھی کر رہے ہیں اور معزز منسٹر صاحب ان کا جوابات بھی دے رہے ہیں لہٰذا نہ تو اب ان سوالات کی اور نہ ہی جوابات کی relevance رہ گئی ہے۔ یہ بہت افسوس ناک صورت حال ہے میرے اور سب کے علم میں یہ بات ہے کہ فوڈ منسٹر 6 ماہ پہلے ہی کام چھوڑ چکے تھے اور پھر اس کے بعد انہوں نے resignation دے دیا۔ صوبے کے معاملات جس طرح سے چل رہے ہیں یہ کوئی مناسب طریق کار نہیں ہے لہٰذا اس حوالے سے کوئی mechanism ہونا چاہئے تاکہ معاملات درست طریقے سے چل سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میرے بھائی سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ ان کو ضرور اس چیز کا ادراک ہونا چاہئے کہ ڈیپارٹمنٹ کا کام جواب دینا ہے اور جواب دینے کے بعد question کو اسمبلی میں لے کر آنا ڈیپارٹمنٹ کا کام نہیں بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا کام ہے۔ ہمیں یہ سوال 11 مارچ 2020 کو موصول ہوا اور ہم نے جون 2020 میں اس سوال کا جواب دے دیا یعنی 4 ماہ بعد concerned department نے جواب دے دیا۔ اب جو inordinate delay ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ غیر ضروری delay ہے لیکن اس چیز کا ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ اگر یہ جواب ہم نے جون 2020 کو دے دیا تھا تو جولائی والے سیشن میں یہ سوال اسمبلی میں آ جاتا تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ کی بھی اپنی کچھ مجبوریاں ہیں ان کو بھی تمام ڈیپارٹمنٹس کو ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے اور ان کو department wise چلنا پڑتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز رکن کا سوال ڈیپارٹمنٹ سے نہیں بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے تھا اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کو نوٹ فرمالیں گے اور آئندہ کے لئے اس کا آپ تدارک فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے technically اس حوالے سے بالکل درست بات کی ہے کہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا کام ہے لیکن جہاں تک مجھے تھوڑی بہت معلومات ہیں

کہ اسمبلی سیکرٹریٹ بھی ڈیپارٹمنٹ کی حالت دیکھ کر کرتا ہے ان کو پتا ہوتا ہے کس ڈیپارٹمنٹ کی بیوروکریسی efficient ہے اور کس ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحب efficient ہے۔ کیا ڈیپارٹمنٹ نہیں دیکھ رہا کہ کون سے منسٹر صاحب چھ چھ ماہ سے اس ہاؤس میں نہیں آئے اس لئے پھر وہ ان کے سوالات ہی نہیں رکھتے۔ اب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے سابقا منسٹر علیم خان صاحب ذاتی طور پر میرے دوست بھی ہیں لیکن اس ہاؤس کے تمام ممبران اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ آپ نے ان کو اس ہاؤس میں کتنی مرتبہ دیکھا ہے اور کتنی مرتبہ انہوں نے کھڑے ہو کر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب دیا ہے؟

جناب چیئرمین: خان صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میری بات تو سن لیں۔ ٹھیک ہے منسٹر صاحب اپنے فرائض سرانجام نہیں دے پارہے تھے اس لئے انہوں نے resignation دے دیا تو یہ سیکرٹریٹ بھی تمام ڈیپارٹمنٹس کی حالت دیکھتا ہے اور میں اسی حالت کی طرف لاء منسٹر صاحب کی توجہ مبذول کروا رہا تھا۔ اگر ابھی ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بزنس آگیا تو ان کے متعلقہ منسٹر صاحب بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ یہ وقفہ سوالات ہے اب ذرا اگلا بزنس آجائے۔ میں تو پھر کہوں گا کہ اس ہاؤس سے ساری طاقت ووٹنگ کے ذریعے چیف منسٹر لیتے ہیں تو پھر ان سوالات کا یا جو بزنس آتا ہے ان کا جواب جو منسٹر صاحبان نہیں آرہے ان کی جگہ پر چیف منسٹر صاحب یہاں آکر کھڑے ہوں تب ہی منسٹرز یہاں آکر جواب دیں گے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے آج راجہ صاحب کھڑے ہوئے ہیں لیکن اس سے پہلے یہ ڈیپارٹمنٹ لاوارث تھا اس محکمے کا کوئی منسٹر یہاں پر آکر جواب نہیں دیتا تھا اس وجہ سے اسمبلی سیکرٹریٹ ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ایجنڈے میں شامل نہیں کر تا رہا آج ڈیڑھ سال بعد ان کے سوالات آئے ہیں تو میں کوئی اسمبلی سیکرٹریٹ کو سپورٹ نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اسمبلی سیکرٹریٹ according to the rules ہی چل رہا ہے۔ اگلا سوال جناب نور الامین وٹو کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4773 کو dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر4777کوdispose ofکیاجاتاہے۔اگلاسوال چودھری اختر علی کاہے،سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر4966ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شوگر ملز سے شوگر سیس کی وصولی اور ریٹ سے متعلقہ تفصیلات

***4966:چودھری اختر علی:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست2018سے آج تک صوبہ بھر میں کتنا شوگر سیس کن کن شوگر ملز سے وصول ہوا ان کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) شوگر ملز سے شوگر سیس کس ریٹ سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) شوگر سیس کن کن کاموں پر خرچ کیا جاسکتا ہے؟

(د) کتنا شوگر سیس ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوا ہے؟

(ہ) ان شوگر ملز کو آج تک چینی کی مد میں کتنی سبسڈی دی گئی ہے سبسڈی کس اتھارٹی نے دی کتنی کتنی سبسڈی کس کس مل کو ملی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ یکم اگست2018سے آج تک کی دی جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور،امدادباہمی/خوراک(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یکم اگست2018 سے آج تک شوگر ملز سے برائے سال 19-2018 مبلغ-/2,18,75,63,528روپے اور برائے سال 20-2019 مبلغ-/ 2,35,75,82,532 روپے سیس موصول ہوا،جو کل ملاکر ٹوٹل مبلغ-/ 4,54,51,46,060 بنتاہے۔سال وائز / مل وائز جمع شدہ سیس کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس پنجاب فنانس ایکٹ1964 کی شق نمبر12 کے تحت لاگو ہوتا ہے،حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے مندرجہ بالا شق کے تحت 3روپے فی40 کلوگرام

مقرر کیا ہے۔ جس کا نصف 1.50 روپے زمیندار ادا کرتا ہے اور 1.50 روپے مل ادا کرتی ہے۔ کاپی نوٹیفکیشن (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شوگر سیس پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 کی شق نمبر 8(4) کے تحت خرچ کیا جاتا ہے، کاپی سیس رولز 1964 (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 2018 سے آج تک مبلغ 1 ارب 20 کروڑ 97 لاکھ 61 ہزار 977 روپے اضلاع کو برائے شوگر سیس ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے کے لئے دیئے گئے۔

(ہ) اقتصادی کمیٹی کی منظوری کے بعد محکمہ خزانہ پنجاب مقرر کردہ سبسڈی (فنڈز) سٹیٹ بنک آف پاکستان کو جاری کرتا ہے اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان مل وار کیسوں کا جائزہ لینے کے بعد شوگر ملز کو سبسڈی کی پیمنٹ کی ادائیگی کرتا ہے۔

مزید برآں ملز مالکان کو کتنی سبسڈی فراہم کی گئی، رپورٹ سٹیٹ بینک آف پاکستان سے لینا مناسب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ شوگر ملز سے شوگر سیس کس ریٹ سے وصول کیا جاتا ہے تو میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ 3 روپے فی 40 کلو گرام پر وصول کیا جاتا ہے۔ اس کا 50 فیصد زمیندار دیتا ہے اور 50 فیصد مل ادا کرتی ہے۔ میرا اس حوالے سے اپنا ذاتی تجربہ یا ریسرچ سمجھ لیں کہ زمیندار سے مل مالک 3 روپے ہی وصول کرتا ہے اور اس کے بل سے کٹوتی کرتا ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج تک کبھی اس ڈیپارٹمنٹ کے کسی بھی سیل نے اس چیز کو check کیا ہے کہ مل مالک ڈیڑھ روپے دینے کی بجائے 3 روپے ہی وصول کرتا ہے؟ دوسرا جز یہ ہے کہ وہ کسی بھی خزانے میں جمع نہیں کرواتا اگر وہ جمع کرواتا ہے تو محکمے کے پاس اس کی کوئی encouragement ہے ان کی کوئی آڈٹ رپورٹ ہے تو فاضل منسٹر صاحب سے میرے یہ دو ضمنی سوال ہیں جن کا یہ جواب دے دیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! ویسے اس سارے mechanism کا مجھے بھی پتا ہے لیکن راجہ صاحب آپ ہی جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اسی لئے عرض یہی کرنا چاہتا تھا کہ آپ خود بتائیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جو فارمولا 3 روپے ففٹی ففٹی کا ہے یہ فارمولا مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیا گیا ہے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے مجھے جو لکھ کر دیا ہے انہوں نے درست لکھ کر دیا ہے اگر انہوں نے غلط لکھ کر دیا ہو گا تو میں اس ہاؤس کے سامنے جواب دہ ہوں اور پھر ڈیپارٹمنٹ میرے آگے غلط جواب دینے کا جواب دہ ہو گا۔ مجھے جو جواب لکھ کر دیا گیا ہے میں یہ ذمہ داری کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اسی فارمولے کے تحت وصولی کی جاتی ہے۔ دوسرا جو بھی گورنمنٹ کے اکاؤنٹس ہیں جس میں پیسا آتا یا جاتا ہے ان کے باقاعدہ annual audits ہوتے ہیں میں particular اس کیس کے متعلق یہ نہیں عرض کر سکتا کہ اس کا آڈٹ ہوا اور اس کا کیا رزلٹ نکلا ہے لیکن میں ایک procedure کے طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے اور میں یقین نہیں کرتا کہ اتنی بڑی رقم آ رہی ہو اور ڈپٹی کمشنر اس پر آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہو اور وہ سارا پیسا ضائع ہو رہا ہو لیکن اگر کہیں کسی جگہ پر یہ شکایت موجود ہے تو میں معزز رکن سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ہمارے نوٹس میں لائیں جس کے نتیجے میں ہم باقاعدہ ڈپٹی کمشنر کو کہیں گے اور وہ اس پر انکوائری کریں گے اور جو لوگ یہ رقم ہڑپ کر رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، میں ایک grower ہوں اور شوگر کین سیس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں، یہ رقم کوئی بھی ہڑپ نہیں کر سکتا، جتنی کرشنگ ہوتی ہے اسی ریکارڈ کے مطابق شوگر ملیں تین روپے ہی لاہور بھیجتی ہیں وہ پیسا فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتا ہے اس کے بعد وہ پیسا مقامی ڈپٹی کمشنر کے پاس جاتا ہے جو ہماری ٹوٹی ہوئی سڑکوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اس کا بہترین آڈٹ پارلیمنٹیرینز کے پاس ہے اور آپ شوگر کین سیس کمیٹی کی formulation دیکھ رہے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! مجھے آپ کی بات پر پورا اعتماد ہے۔میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس شوگر سیس فنڈ کا استعمال کن کن منصوبوں پر ہوتا ہے۔کیا جہاں گنا کاشت ہوتا ہے وہاں کے منصوبوں پر خرچ ہوتا ہے یا جہاں شوگر ملز ہوتی ہیں وہاں کے منصوبوں پر خرچ ہوتا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے اور یہ پیسا وہیں پر خرچ ہوتا ہے جہاں آپ فرما رہے ہیں۔جیسے آپ نے فرمایا اسی کے مطابق ہم یہ پیسا خرچ کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جہاں گنا کاشت ہوتا ہے وہیں یہ پیسا خرچ ہوتا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! شاید فاضل منسٹر صاحب میرا سوال سمجھ نہیں پائے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جہاں گنا کاشت ہوتا ہے وہاں کے تعمیراتی کاموں اور سڑکوں پر یہ پیسا خرچ ہوتا ہے یا جہاں پر شوگر ملز ہوتی ہیں وہاں خرچ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گنے کی ٹرالیاں میلوں دور سے چلی ہوتی ہیں جس سے وہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں۔

جناب چیئر مین: چودھری صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے simplify کر دیتا ہوں۔یہ اس طرح simplified ہے کہ جہاں گنا کاشت ہوتا ہے اور شوگر ملز میں آتا ہے اس کے درمیان جو سڑکیں سب سے زیادہ damage ہوتی ہیں ان کو priority لگتی ہے اور ان پر خرچ ہوتا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ملوں کی سبسڈی کے حوالے سے پوچھا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا کہ کہ مزید برآں ملز مالکان کو کتنی سب سڈی فراہم کی گئی ہے اس کی رپورٹس سٹیٹ بنک آف پاکستان سے لینا مناسب ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سبسڈی وفاقی حکومت دیتی ہے یا پنجاب حکومت دیتی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں کہ انہوں نے کس جز کے حوالے سے سوال کیا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ آخری جز ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ سوال کا آخری جز ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز رکن کس سوال کے جز کے بارے فرما رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: سوال نمبر 4966 کے جز کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مجھے جو ریکارڈ دیا گیا ہے اس کے مطابق سوال کا آخری جز یہ ہے کہ کتنا شوگر سیس ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوا۔

چودھری اختر علی: میرے پاس جو جواب ہے میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو print out دیا گیا ہے اس میں یہ نہیں تھا لیکن میں یہاں سے 4966 کے متعلق پڑھ دیتا ہوں۔ گزارش ہے کہ شوگر ملز کو سبسڈی دینے کا فیصلہ اقتصادی کمیٹی میں ہوتا ہے اور محکمہ خزانہ پنجاب کی منظوری کے بعد یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت جن ملوں کو جو سبسڈی دی گئی ہے اگر معزز رکن اس بارے میں نیا سوال کریں تو جواب دے دیں گے اگر نیا سوال نہ بھی کریں تو میں ڈیپارٹمنٹ سے پوری تفصیل لے کر معزز رکن کو بتا دوں گا۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میری گزارش سن لیں۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اب اگلے سوال پر آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ تو بڑے مشہور زمانے معاملے کے متعلق بڑا اہم سوال ہے اسے زیر بحث آنا چاہئے اور اس کا جواب بھی آنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب! لاء منسٹر صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرما دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک(جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! معزز محرک چار ضمنی سوال کر چکے ہیں اگر اب بھی ان کی تسلی نہیں ہوئی تو میرے ساتھ بیٹھ جائیں میں انہیں مطمئن کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اب اگلے سوال پر آجائیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ شوگر ملز کو سبسڈی پنجاب حکومت دیتی ہے یا وفاقی حکومت دیتی ہے؟ اگر حکومت پنجاب یہ سبسڈی دیتی ہے تو پھر اس کا جواب آنا چاہئے تھا لیکن اگر وفاقی حکومت دیتی ہے پھر کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میں نے اگلے سوال کا نمبر بول دیا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4967 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے تحت لاہور میں ملازمین کی تعداد و گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***4967: چودھری اختر علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے تحت لاہور میں کتنے ملازمین کس عہدہ، گریڈ میں کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) فوڈ اتھارٹی نے لاہور سے یکم جنوری 2020 سے آج تک کتنا جرمانہ وصول کیا ہے یہ جرمانہ کن کن اداروں، دکانوں اور دیگر کمپنیوں سے وصول کیا ہے؟

(ج) فوڈ اتھارٹی کے تحت جو جرمانہ کیا جاتا ہے وہ کس قاعدہ اور قانون کے تحت کون کون سرکاری ملازمین کرنے کے مجاز ہیں؟

(د) اس اتھارٹی کے پاس کون کون سرکاری گاڑیاں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے تحت لاہور میں کل 214افسران / ملازمین کام کر رہے ہیں۔افسران / ملازمین کے عہدہ و گریڈ کی تفصیل ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے یکم جنوری 2020 سے اب تک کارروائی عمل لاتے ہوئے 2,696احاطوں کو 3 کروڑ 93لاکھ 58ہزار روپے جرمانہ عائد کیا۔ان اداروں اور دکانوں کی تفصیل ضمنی نمبر (2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے مجاز افسران / ملازمین اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کے سیکشن 13 اور 39 کے تحت جرمانے کرتے ہیں۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی، لاہور میں 21 سرکاری گاڑیاں فیلڈ آپریشنز میں زیر استعمال ہیں جن کی تفصیل ضمنی نمبر (3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! جب سے فوڈ اتھارٹی معرض وجود میں آئی ہے میرے خیال میں فاضل منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے کہ اس وقت لاہور شہر میں دودھ، گوشت اور روزمرہ کے استعمال کی چیزوں میں جس طرح ملاوٹ ہو رہی ہے اس طرح سے ان کے خلاف action نہیں لیا جارہا۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ action لیا گیا تو کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں؟ کتنے لوگوں کو جیل بھیجا گیا؟ یا کتنے لوگوں کو جرمانہ کیا؟ انہوں نے جواب میں 2696احاطوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ میں معزز وزیر سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان احاطوں سے کیا مراد ہے؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس وقت تک فوڈ اتھارٹی نے جو جرمانے کئے ہیں یا لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں ان کی تفصیل تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے جو ایوان کی میز پر موجود ہے اور معزز رکن اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔انہوں نے دوسرا سوال کیا کہ احاطوں سے کیا مراد ہے؟ احاطوں سے مراد ہے کہ جب ہم دودھ چیک کرتے

ہیں تو آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ جہاں پر لوگوں نے بھینسیں رکھی ہوئی ہیں وہاں سے بھی دودھ بیچا جارہا ہوتا ہے اس لئے وہاں سے بھی چیک کرتے ہیں لہٰذا اس premises کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی چودھری صاحب! اگلا ضمنی سوال؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! لاہور کے حوالے سے بڑا relevant ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور کا one third area شمالی لاہور ہے لیکن فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے شمالی لاہور کے اڑھائی تین لاکھ لوگوں کو لاوارث چھوڑ دیا ہے وہاں پر سرعام کنٹینرز وں / چلروں کے ذریعے دودھ سپلائی ہوتا ہے اور اتنا ناقص گوشت بک رہا ہے بلکہ ہر چیز ہی ناقص بک رہی ہے لیکن آج تک وہاں پر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کیا فاضل وزیر صاحب کوئی ایسا ارادہ رکھتے ہیں کہ شمالی لاہور کو جو ignore کیا جارہا ہے اس پر کوئی احکامات جاری کریں۔

جناب چیئرمین: .Order in the House جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے جو کارروائیاں کی ہیں ان کی پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے جو تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے اور ہم نے ہزاروں کی تعداد میں کیسز رجسٹرڈ کرائے ہیں، جرمانے کئے گئے سب کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر پھر بھی ان کی تفصیل معزز رکن کو درکار ہے تو میں انہیں اس کی کاپی فراہم کر دوں گا۔ جہاں تک معزز ممبر کا شمالی لاہور میں کارروائی کا فرمانا ہے تو سیکرٹری فوڈ اس وقت گیلری میں موجود ہیں وہ نوٹ فرمارہے ہیں اور میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ اس علاقے میں انشاءاللہ فوڈ اتھارٹی کی طرف سے specially campaign شروع کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4981 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 5180 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5274 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں فلور ملز کی تعداد اور آٹا کو چیک کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*5274: **محترمہ ساجدہ بیگم**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں فلور ملز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ملوں میں آٹے کے معیار کو چیک کرنے کا کیا میکنزیم ہے؟

(ج) 2019 سے اب تک کتنی فلور ملز کو چیک کیا گیا ناقص آٹا بنانے پر کتنی ملز کو جرمانہ اور سیل کیا گیا؟

(د) ناقص آٹا بنانے والی فلور ملز کے خلاف حکومت کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع خوشاب میں ٹوٹل 2 فلور ملز ہیں۔

ا۔صوفی فلور ملز خوشاب ۲۔صابری فلور ملز جوہر آباد

(ب) ماہانہ طور پر آٹے کے سمپل لے کر کوالٹی کنٹرول لیبارٹری جوہر آباد کو بھیجے جاتے ہیں ،نتیجہ موصول ہونے پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) 2019 سے آج تک تمام اضلاع کی تمام فلور ملز کو چیک کیا جاتا ہے اور 2019 سے اکتوبر 2020 تک آٹے کا سمپل فیل ہونے پر فلور ملز کو -/91000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

1۔صوفی فلور ملز خوشاب جرمانہ -/73000 روپے

2۔صابری فلور ملز جوہر آباد جرمانہ -/18000 روپے

ٹوٹل جرمانہ -/91000 روپے

(د) ناقص آٹا بنانے پر فلور ملز کے خلاف محکمہ خوراک قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میرے تحفظات صوفی فلور ملز خوشاب کے حوالے سے ہی تھے۔ جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ صوفی فلور ملز خوشاب کو پہلی مرتبہ -/91000روپے جرمانہ کیا گیا اور پھر دوسری مرتبہ ان کو -/73000روپے جرمانہ کیا گیا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کوئی فلور ملز جرمانہ کئے جانے کے باوجود بھی ناقص آٹا بناتی ہے تو کیا اس ملز پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے تا کہ وہ عوام کو ناقص آٹا نہ کھلا سکیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ ہم نے ان فلور ملز کو بڑے بھاری جرمانے کئے ہیں لیکن اگر وہ آئندہ بھی ایسی غلطی کرتے ہیں تو ان کو مزید جرمانہ کیا جائے گا۔ اگر کوئی فلور ملز مالکان habitual ہیں اور وہ ایک جرم بار بار کرتے ہیں تو پھر محکمہ ان کے خلاف مزید کارروائی کرنے کا بھی سوچ سکتا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بڑی مہربانی۔ آخری سوال جناب منان خان کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 5341 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں چکن برگر، شوارما وغیرہ میں مردہ مرغیوں کے گوشت کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*1931: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں چکن برگر، شوارما اور چکن دابو کے نام پر شہریوں کو بیمار اور مردہ مرغیوں کا گوشت کھلایا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں ہوٹلوں، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے شہریوں کو ناقص اور غیر معیاری چکن گوشت سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیمار، لاغر اور مردہ مرغیوں کا گوشت کھانے سے شہری مختلف اقسام کی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو رہے ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت شہریوں کو تازہ، معیاری اور صحت مند مرغیوں کے گوشت کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) (ب) (ج) یہ درست نہ ہے، پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ عام شہریوں تک مرغیوں کے تازہ، صحت مند اور معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ مزید بر آں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گوشت کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مخصوص میٹ سیفٹی ٹیمیں تشکیل دے رکھی ہیں جو کہ صوبہ بھر کے تمام شہروں میں موجود گوشت کے احاطوں، چکن مارکیٹس اور سلاٹر ہاؤسز کا باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں تاکہ عام شہریوں تک تازہ، صحت مند و معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی و میٹ سیفٹی ٹیموں نے سال 2018-19 میں صوبہ بھر میں عام شہریوں تک مرغیوں کے تازہ، صحت مند اور معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 54,567 چکن شاپس کا معائنہ کیا گیا۔ دوران معائنہ 40,390 چکن شاپس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے اور مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے کی بنا پر 242 چکن شاپس کو سر بمہر کیا گیا، 3,775 چکن شاپس کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے اور 14 چکن شاپس مالکان کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں۔ جبکہ دوران معائنہ ملنے والا بیمار، لاغر و مردہ مرغیوں کا 7612 کلو ناقص و غیر معیاری گوشت اور 451 کلو چربی موقع پر تلف کر دی گئی۔

سال 2019 میں خرید کردہ گندم اور اس پر خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2590: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2019 میں حکومت کا گندم کی خریداری کا ٹارگٹ کیا تھا کتنی گندم خریدی گئی اور گندم کی خریداری کے لئے رقم کہاں سے حاصل کی گئی؟
(ب) اگر گندم کی خریداری کے لئے رقم بنک سے لی گئی ہے تو اس پر کتنا مارک اپ دینا ہو گا؟
(ج) کیا گندم کی خریداری کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے چھاپے مارے گئے لوگوں سے زبردستی گندم چھینی گئی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سال 2019 میں خریداری گندم کا ٹارگٹ 40 لاکھ ٹن مقرر کیا گیا تھا۔ جس کے مقابل 33,15,866 ٹن گندم خرید کی گئی۔ خریداری گندم کے لئے رقم مبلغ 108.064 ارب روپے بنکوں سے بطور قرض حاصل کی گئی۔
(ب) خریداری گندم کے لئے رقم مبلغ 108.064 ارب روپے مارک اَپ بحساب ٪ 12.49 پر بنکوں سے برائے سہ ماہی اپریل تا جون 2019 حاصل کی گئی جس پر مبلغ تین ارب چالیس کروڑ بیس لاکھ بتیس ہزار تین سو اُنسٹھ روپے سود ادا کرنا ہو گا۔ مزید سہ ماہی جولائی تا ستمبر 2019 بنکوں سے قرض کو ریگولرائز کرنے کے لئے بینکوں سے نئی بولیاں (Bids) مورخہ 03.09.2019 کو طلب کی گئی ہیں۔ جس کے مطابق جولائی تا ستمبر سہ ماہی کی شرح سود و رقم سود متعین کی جائے گی جبکہ بینکوں سے شرح سود کے تعین کے لئے بات چیت جاری ہے آئندہ چند روز میں شرح سود کا تعین کر لیا جائے گا۔
(ج) کاشتکاران کا مڈل مین کے ہاتھوں استحصال کے پیشِ نظر ذخیرہ اندوزوں کو سستے داموں گندم فروخت کرنے سے روکا گیا تھا اور کاشتکاروں کو حکومت کے مقررہ کردہ نرخوں پر قیمت گندم ادا کی گئی۔ یہاں یہ امر قابلِ وضاحت ہے کہ گندم کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی تاہم کسانوں سے زبردستی گندم نہ حاصل کی گئی۔

لاہور شہر میں گندم کو محفوظ کرنے کے لئے محکمہ کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*2634: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں گندم کو محفوظ کرنے کے لئے محکمہ خوراک کے کتنے گودام کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان گوداموں میں کتنی گندم محفوظ کی جاسکتی ہے؟

(ج) ان گوداموں میں اس وقت کتنی گندم موجود ہے اوراس میں سے کتنی گندم محفوظ ہے اور یہ گندم کس کس سال کی خرید کردہ ہے؟

(د) اگر کوئی گندم کھلے آسمان تلے محفوظ کی گئی ہے تو اس کی مقدار بھی بتادی جائے اوراس میں سے کتنی گندم خراب ہوچکی ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے درج ذیل سنٹر واقع ہیں۔

نمبر شمار	نام سنٹر واقع	تعداد گودام
1	رکھ چھبیل	15
2	رائیونڈ	06
3	مغلپورہ	43
4	میزان	64

(ب) ان گوداموں میں جتنی گندم محفوظ کی جاسکتی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سنٹر	گنجائش ذخیرہ کردہ گندم (میٹرک ٹن)
1	رکھ چھبیل	(22500)
2	رائیونڈ	(6000)
3	مغلپورہ	(63000)
میزان		(91500)

(ج) تمام مذکورہ بالا گندم محفوظ ہے۔ان گوداموں میں ذخیرہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	2018-19	2019-20	ٹوٹل سٹاک
رکھ چھبیل	(6086.478)	(5489.457)	(11575.935)

رائیونڈ	Nil	(2157.506)	(2157.506)
مغلپورہ	(20516.570)	(18119.419)	(38635.989)
میزان	(26603-048)	(25766.382)	(52369.430)

(د) ضلع لاہور میں کھلے آسمان تلے کوئی گندم نہ ہے۔

کچے پھلوں کو پکانے کے لئے ممنوعہ کیمیکل کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*2674: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پھلوں کے کاروبار سے منسلک افراد کچے پھلوں آم، آلو بخارہ، خوبانی، کیلا، پپیتا، ٹماٹر اور آڑو وغیرہ کو پکانے کے لئے Calcium Carbideنامی کیمیکل استعمال کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ Calcium Carbide کیمیکل سے Gas Acetylene خارج ہوتی ہے جو پھل پکنے کے عمل کو تیز کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جدید تحقیق کے مطابقCalcium Carbideاعصابی کمزوری، کینسر اور جگر کے امراض کا باعث بننے کے علاوہ نظام انہضام کو بھی متاثر کرتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان حقائق کے پیش نظر حکومت نےCalcium Carbide نامی کیمیکل کے استعمال پر دسمبر 2017 میں پابندی عائد کر دی گئی تھی لیکن اس کے باوجود اس کا استعمال جاری ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت نے اس ممنوعہ کیمیکل کے استعمال کو روکنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ درست ہے کہ ماضی میں کچے پھلوں کو پکانے کے لئےCalcium Carbideنامی کیمیکل استعمال ہوتا رہا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہCalcium Carbide کیمیکل سےAcetylene Gasخارج ہوتی ہے جو پھل پکنے کے عمل کو تیز کرتی ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ جدید تحقیق کے مطابق Calcium Carbide اعصابی کمزوری، کینسر اور جگر کے امراض کا باعث بننے کے علاوہ نظام انہضام کو بھی متاثر کرتا ہے۔

(د) مورخہ 29جون 2018 پنجاب فوڈ اتھارٹی کے سائنٹیفک پینل نے Calcium Carbide پر مکمل طور پر پابندی عائد کرتے ہوئے کچے پھلوں کو پکانے کے لئے Calcium Carbide کے متبادل Ethylene کو تجویز کیا جو کہ انسانی صحت کے لئے مضر نہ ہے اور مغربی ممالک جیسے کہ امریکہ اور برطانیہ وغیرہ میں بھی کچے پھلوں کو پکانے کے لئے Ethylene کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(منٹس آف میٹنگ" ضمنی نمبر 1 "ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی Calcium Carbide کے استعمال کو روکنے کے لئے گاہے بگاہے مختلف اخبارات میں آگاہی اشتہار نشر کرواتی ہے اور سوشل میڈیا پر بھی آگاہی مہم چلاتی ہے۔

(اشتہارات میٹنگ" ضمنی نمبر "2ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)

پنجاب فوڈ اتھارٹی پر حکومتی تحفظات سے متعلقہ تفصیلات

*2781: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کب اور کس قانون / قاعدہ کے تحت قائم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت فوڈ اتھارٹی کے قیام پر تحفظات رکھتی ہے اور اسے غیر فعال کرنا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت اسے کیوں غیر فعال کرنا چاہتی ہے؟

(د) کیا فوڈ اتھارٹی نے کسی حکومتی رشتہ دار کی فیکٹری میں چھاپے کے دوران غیر معیاری اور مضر صحت اشیاء خورد و نوش پکڑی ہیں۔ جس پر بھاری جرمانہ بھی کیا گیا اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 02 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔

(ب،ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنی ذمہ داری غیر جانبدارانہ طور پر سرانجام دے رہی ہے۔

خوراک کے بنیادی اجزاء اور پانی کو آرسینک فری بنانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2894: **محترمہ طحیٰا نون:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انسانوں میں آرسینک کے انکشاف کی بنیادی وجہ خوراک اور آلودہ پانی ہے؟

(ب) محکمہ نے گوشت، مچھلی، ڈیری، پھلوں، سبزیوں اور دیگر اشیائے خوردونوش کو آرسینک سے فری ہونے کو یقینی بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے خاص طور پر جبکہ صوبہ بھر کے بیشتر علاقوں میں زیر زمین پانی میں آرسینک کی کثیر تعداد موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ بات درست ہے کہ انسانی جسم میں آرسینک کی بنیادی وجہ آلودہ پانی ہے۔ جبکہ خوراک و پانی میں آرسینک کی ایک محفوظ و منظور شدہ مقدار پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز 2018 میں وضع کر دی گئی ہے جو کہ انسانی جسم کے لئے نقصان دہ نہ ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے انٹرنیشنل سٹینڈرڈز کے مطابق "پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز، 2018"(PPFR,2018) میں مختلف اشیائے خوردونوش کے لئے آرسینک کی حد (Limit) واضح کر دی ہے۔ جو کہ "ضمنی نمبر" 1 جواب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی گوشت ، مچھلی ،ڈیری، پھلوں، سبزیوں اور دیگر اشیائے خوردونوش خصوصاً پانی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے سال میں اپنے وضع کردہ سیمپلنگ شیڈول کے مطابق اشیاء خوردونوش کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری ٹیسٹنگ

کرواتی ہے۔ایسے نمونہ جات جو PPFR,2018 کے معیار پر پورا اترتے ہیں ان کو باقاعدہ رجسٹرڈ کر کے مارکیٹ میں فروخت کی اجازت دے دی جاتی ہے۔جبکہ PPFR,2018 کے معیار پر پورا نہ اترنے والے نمونہ جات کو نہ تو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے اور نہ ہی مارکیٹ میں فروخت کی اجازت دی جاتی ہے بلکہ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔اشیائے خوردونوش کا سیمپلنگ شیڈول "ضمنی نمبر 2" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جھنگ: پنجاب فوڈ اتھارٹی میں تعینات افسران واہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

*3195: **جناب محمد معاویہ:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی جھنگ میں کون کونسی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کونسی پُر اور کونسی اسامیاں کب سے خالی ہیں جو اسامیاں پر ہیں ان پر تعینات آفیسران واہلکاران کے نام، عہدہ تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی نیز کتنے مقامی ڈومیسائل کے افراد کتنے عرصہ سے اسی ضلع میں تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 14اگست 2017 کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر NO.SOF(PFA)/11-5/2017 عمل میں لایا گیا۔نوٹیفکیشن (1) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی جھنگ میں کل 49 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 25 اسامیاں پُر اور 24 اسامیاں خالی ہیں۔25 اسامیوں پر تعینات افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت، Date of Joining اور ڈومیسائل سے متعلق تفصیل (2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ہوٹل ریسٹورنٹ کی چیکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3393: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھیرہ(سرگودھا) میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے یکم ستمبر 2018 سے اب تک کتنے ہوٹل / ریسٹورنٹ کو چیک کیا کتنے سیل کئے گئے اور کتنوں کو جرمانہ کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تحصیل میں جعلی ملاوٹ شدہ دیسی گھی اور جعلی جنگلی شہد تیار کیا جارہا ہے جس سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہورہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھیرہ اور میانی شہر کی تمام سویٹس بیکرز پر تمام مٹھائی اور پھیونیاں بنانے والی آئٹم میں انتہائی ناقص میٹریل استعمال کیا جارہا ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی نے آخری مرتبہ ان بیکرز کو کب چیک کیا ان کی مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے یکم دسمبر 2018 سے اب تک کل 2196 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو چیک کیا۔ دورانِ چیکنگ 1681 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے ،ناقص و غیر معیاری خوراک تیار و فروخت کرنے پر 317 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو 28 لاکھ 11 ہزار 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور 31 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو سیل کیا گیا جبکہ تقریباً 511 کلو گرام ناقص خوراک، 1.05 کلو گرام نان فوڈ گریڈ رنگ، 186 لٹر بیوریجز اور 129 لیٹر سڑا تیل تلف کر دیا گیا۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ مذکورہ تحصیل میں جعلی و ملاوٹ شدہ دیسی گھی اور جنگلی شہد تیار کیا جارہا ہے ماسوائے چند ایسے عناصر کے جو کہ جعلی و ملاوٹ شدہ دیسی گھی کی تیاری میں ملوث پائے گئے۔ ایسے عناصر کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 14 دیسی گھی کے احاطوں کو چیک کیا۔ چیکنگ کے دوران 7 احاطوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے اور 2 احاطوں کو جعلی و ملاوٹ شدہ دیسی گھی تیار و فروخت کرنے کی بناء پر سیل کر دیا گیا جبکہ 120 کلو گرام جعلی و ملاوٹ شدہ دیسی گھی تلف کر دیا گیا۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔مذکورہ شہروں میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے معمول کی چیکنگ کے دوران مٹھائی/سویٹس کے کل2232احاطوں کو چیک کیا۔دورانِ چیکنگ1674احاطوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے،ناقص و ملاوٹ شدہ مٹھائیاں تیار و فروخت کرنے کی بنا پر 313احاطوں کو 27لاکھ97ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور74احاطوں کو سیل کیا گیا جبکہ غیر معیاری اشیاء جن میں تقریباً2021کلو گرام مٹھائی، 75کلو گرام رنگ،232لٹر شیرا،94لیٹر سڑا تیل، 129لیٹر بیوریجز،20درجن خراب انڈے،107کلو گرام نان فوڈ گریڈ کیمیکلز،67کلو گرام بیکری پروڈکٹس،6کلو گرام Sauce اور 11کلو گرام ملک پاوڈر شامل ہیں کو تلف کر دیا گیا۔علاوہ ازیں ناقص و غیر معیاری مٹھائی و پھیونیاں تیار و فروخت کرنے پر3افراد کے خلافFIRs درج کروائی گئیں جبکہ 2ذمہ داران کو گرفتار کروایا گیا۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ و کوٹ مومن میں گندم کے گوداموں کی تعداد اور گندم کی مقدار سے متعلقہ تفصیلات

*3394: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں گندم کے کتنے گودام کہاں کہاں ہیں ان میں کتنی گندم اس وقت پڑی ہوئی ہے؟

(ب) یہ گندم کس کس سال کی خرید کردہ ہے اور کتنی گندم کھلے آسمان کے تلے پڑی ہوئی ہے؟

(ج) حکومت ان تحصیلوں میں نئے گودام بنانے اور کھلے آسمان تلے پڑی گندم کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ان تحصیلوں میں سرکاری گودام موجود نہ ہیں تاہم تحصیل بھیرہ میں ایک عارضی مرکز خریداری گندم بمقام ٹبہ اصحاب میانی میں عرصہ دراز سے قائم ہے جہاں پر200-4104 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی تھی جسے محکمانہ پالیسی کے مطابق جاری کر دیا گیا ہے اس وقت یہاں پر کوئی گندم کھلے آسمان تلے نہ ہے تحصیل کوٹ مومن میں تین عارضی مراکز

خریداری گندم بمقام کوٹ مومن، ہلال پور اور سیال موڑ قائم کئے گئے ہیں عارضی مرکز کوٹ مومن پر 320-2355 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس کو پی آر سنٹر آسیانوالہ کے گوداموں میں ذخیرہ کیا گیا ہے ہلال پور پر 055-8290 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس کا اجراء فلور ملز کو کر دیا گیا ہے جبکہ سکیم 19-2018 کی بقایا گندم 350-6961 میٹرک ٹن کھلے آسمان تلے 20 گنجیوں کی صورت میں گنجی کٹس سے ڈھانپ کر محفوظ طریقے سے ذخیرہ کردہ ہے۔ سیال موڑ پر 450-4472 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس کا اجراء فلور ملز کو کر دیا گیا ہے جبکہ سکیم 19-2018 کی بقایا گندم 390-8163 میٹرک ٹن کھلے آسمان تلے 24 گنجیوں کی صورت میں گنجی کٹس سے ڈھانپ کر محفوظ ذخیرہ کردہ ہیں۔

(ب)

عارضی مرکز	سکیم	خرید گندم	بقایا گندم
میانی	2018-19	4793-700	NIL(ترسیل ہوئی)
==	2019-20	3435-650	NIL(اجراء/ترسیل)
کوٹ مومن ایٹ آسیانوالہ	2018-19	9247-180	7622-180(گوداموں میں)
==	2019-20	2355-320	2355-320(ایضاً)
ہلال پور	2018-19	10866-350	6961-350(اوپن)
==	2019-20	8290-055	NIL(اجراء)
سیال موڑ	2018-19	8163-390	8163-390(اوپن)
==	2019-20	4472-450	NIL(اجراء)

مجموعی طور پر درج ذیل سٹوریج پوزیشن ہے

Open	Covered at PR Assianwala
15124-740M.Tons	9977-500M.Tons

(ج) تحصیل کوٹ مومن میں عارضی مرکز خریداری ہلال پور میں Sillos بنانے کی تجویز زیر غور نہ ہے جبکہ تاحال نئے گودام بنانے کا عمل حکومتی سطح پر فیصلہ سازی پر منحصر

ہے۔ کھلے آسمان تلے ذخیرہ کردہ گندم کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ ہذا کا ایک فول پروف / جامع طریق کار واضح موجود ہے جس کے تحت محفوظ کردہ گندم کے خراب ہونے کا اندیشہ / محرکات کم سے کم ہوتے ہیں۔

ضلع جھنگ: دودھ اور دیگر اشیاء خوردونوش میں ملاوٹ اور جرمانہ سے متعلقہ تفصیلات

*3399: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 سے اب تک ضلع جھنگ میں ناقص دودھ اور دوسری اشیاء خوردونوش فروخت کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا اور کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور جرمانے کی مد میں جمع کی گئی رقم کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا حکومت دودھ میں ملاوٹ اور دوسری اشیاء میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف،ب) یکم جنوری 2019 سے اب تک ضلع جھنگ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ناقص و غیر معیاری دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 220 دودھ کی دکانوں کو چیک کیا۔ دوران چیکنگ 194 دودھ کی دکانوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے۔ غیر معیاری و ناقص دودھ کی فروخت کرنے پر 7 دکانوں کو 36 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور ایک دکان کو سیل کیا گیا۔ جبکہ 335 لٹر ناقص و غیر معیاری دودھ تلف کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں ملک ریڈز Milk Raids کے دوران کل 494 گاڑیوں میں موجود 40 ہزار 6 سو 11 لیٹر دودھ کو چیک کیا گیا۔ جس میں سے 461 گاڑیوں میں موجو 38 ہزار 6 سو 76 لیٹر دودھ پاس قرار پایا اور 33 گاڑیوں میں موجود 1935 لٹر دودھ PunjabPure Food Regulations,2018 کے معیار پر پورا نہ اترنے والا فیل شدہ ناقص و غیر معیاری دودھ تلف کر دیا گیا۔ مزید بر آں غیر معیاری اشیاء خوردونوش کے خلاوف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 52 احاطوں کو چیک کیا گیا۔ دوران چیکنگ 41 احاطوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے۔ غیر معیاری اشیاء

خوردونوش فروخت کرنے کی بناپر4احاطوں کو سیل اورایک احاطے کو10ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیاجبکہ 80کلو گرام غیر معیاری مصالحہ جات 15کلو گرام غیر معیاری کیچپ تلف کر دی گئی۔

لاہور شہر کے علاقہ ضرار شہید روڈپر کھانے کے ہوٹلوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3401: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) علاقہ ضرار شہید روڈ لاہور پرواقع کھانے کے کتنے ہوٹل چل رہے ہیں؟

(ب) علاقہ فوڈ انسپکٹر نے جنوری2019 تا ستمبر 2019 میں کتنے ہوٹلوں کے چالان کئے اور کل کتنا جرمانہ کیا گیا؟

(ج) کیا اس علاقہ کے ہر ہوٹل میں صارفین کے لئے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا شکایت نمبر واضح جگہ پر درج کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) شہر لاہور کے علاقہ ضرار شہید روڈ پر 23ہوٹل /ریسٹورنٹس واقع ہیں۔

(ب) جنوری 2019 تا ستمبر 2019تک پنجاب فوڈ اتھارٹی نے مذکورہ علاقہ میں واقع کل 23ہوٹلز /ریسٹورنٹس کا معائنہ کیا۔دوران معائنہ 17ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے۔جبکہ ناقص وغیر معیاری اشیاء خوردونوش تیار وفروخت کرنے کی بناء پر6ہوٹلز /ریسٹورنٹس کو72ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ٹال فری نمبر 80500-0800ادارے کی ویب سائٹ پر موجود ہے اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام فیلڈ وہیکلز پر بھی درج ہے۔علاوہ ازیں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر بھی گاہے بگاہے پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ٹال فری نمبر 80500-0800 شکایات کے لئے نشر کیا جاتا ہے۔

لاہور: سنگھ پورہ تا شالامار باغ سڑک کے دونوں اطراف
فش فرائی پوائنٹس سے متعلقہ تفصیلات

*3414: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنگھ پورہ تا شالامار باغ لاہور سڑک کے دونوں اطراف کتنے فش فرائی پوائنٹ ہیں؟

(ب) کیا محکمہ خوراک کے ادارے ان تمام فش سٹالز کی کوالٹی اور صفائی کا جائزہ لیتے ہیں؟

(ج) متذکرہ فش سٹالز پر فش فرائی کے لئے کونسا گھی / تیل استعمال کیا جاتا ہے؟

(د) کیا تمام فش سٹالز پر فروخت ہونے والی فش کی کوالٹی اور ریٹ کا سرکاری / محکمہ کی سطح پر کوئی تعین کیا گیا ہے تو اس بابت تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سنگھ پورہ تا شالامار باغ لاہور سڑک کے دونوں اطراف 28 فش فرائی پوائنٹس واقع ہیں۔

(ب) جی، ہاں! پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمز تمام فوڈ پوائنٹس کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں۔ جبکہ موسم سرما میں پنجاب فوڈ اتھارٹی خصوصاً فش پوائنٹس کو چیک کر کے عوام الناس تک صاف ستھری اور معیاری فش کی دستیابی کو یقینی بناتی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی فش پوائنٹس کی چیکنگ کے دوران اس بات کی یقین دہانی کرواتی ہے کہ تمام فش پوائنٹس پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کے وضع کردہ معیار کے مطابق گھی / تیل استعمال کیا جارہا ہے۔

(د) فش کے ریٹ کا تعین کرنا پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔ جہاں تک فش کی کوالٹی کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمز نے مذکورہ علاقہ میں 28 فش پوائنٹس کا معائنہ کیا۔ دوران معائنہ 22 فش پوائنٹس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے جبکہ صفائی کے ناقص انتظامات، ملازمین کے میڈیکل سرٹیفکیٹ موجود نہ ہونے اور استعمال شدہ گھی / تیل کا ریکارڈ نہ رکھنے کی بناء پر 6 فش پوائنٹس کو 40 ہزار 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

ضلع رحیم یار خان میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دفتر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3447: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر کب قائم کیا گیا؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں اتھارٹی ہذا کی اب تک کی کارکردگی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حکومت پنجاب کے 18 جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے مطابق 14 اگست 2017 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صوبہ بھر میں وسیع کیا گیا اور تب سے ہی ضلع رحیم یار خان میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر قائم ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عوام الناس تک صحت مند اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اب تک 26,970 احاطوں کا معائنہ کیا۔ دورانِ معائنہ 19,552 احاطوں کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے جبکہ ناقص و غیر معیاری اشیاء خوردونوش تیار و فروخت کرنے پر 2,765 احاطوں کو 2 کروڑ 30 لاکھ 20 ہزار 7 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور 444 احاطوں کو سیل کیا گیا۔ علاوہ ازیں ناقص و غیر معیاری اشیاء خوردونوش کی تیاری و فروخت پر 15 ذمہ داران کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں اور 5 کو گرفتار کروایا گیا۔

رحیم یار خان پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دفتر، گاڑیوں اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3452: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ضلع رحیم یار خان میں دفتر کس جگہ واقع ہے؟

(ب) مذکورہ دفتر کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تعداد اور نوعیت کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ دفتر کے عملہ کی تعداد، عہدہ جات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) سال 2018 اور 2019 میں اتھارٹی کی طرف سے عائد کردہ اور وصول کردہ جرمانہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ضلع رحیم یار خان میں دفتر مکان نمبر A-193، عثمان بلاک عباسیہ ٹاؤن نزد فوارہ چوک میں واقع ہے۔ (ب) مذکورہ دفتر کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

2۔ہائی روف

1۔سوزوکی ویگن آر

(ج) مذکورہ دفتر کے عملہ کی تعداد، عہدہ جات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع بھر میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عوام الناس تک صحت مند اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ناقص و غیر معیاری اشیاء خوردونوش تیار و فروخت کرنے والوں پر سال 2018 اور 2019 میں کل 1 کروڑ 99 لاکھ 5 ہزار 2 سو روپے جرمانہ عائد کیا۔

رحیم یار خان: سال 2019 میں پکڑے جانے والے ملاوٹ شدہ دودھ کی مقدار اور جرمانہ سے متعلقہ تفصیلات

*3509: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحیم یار خان اور صادق آباد شہر میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت کافی عرصہ سے جاری ہے؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کو ناقص اور ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت کے بارے اس سال کتنی شکایات موصول ہوئیں اور ان پر کیا عمل کیا گیا؟

(ج) کیا محکمہ صرف شکایات پر ہی نوٹس لیتا اور چھاپہ مار کر چیکنگ کرتا ہے یا اس کے علاوہ خود بھی کوئی کارروائی کرتا ہے؟

(د) کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دودھ اور دیگر خوردنی اشیاء کا معیار چیک کرنے کا دائرہ اختیار صرف شہری حدود تک محدود ہے یا دیہات میں موجود دودھ کے احاطوں تک بھی ہے؟

(ہ) ضلع رحیم یار خان میں 2019 میں کتنا ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری دودھ پکڑا گیا کتنا جرمانہ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف، ب) یہ بات درست نہ ہے کہ رحیم یار خان اور صادق آباد میں غیر معیاری و ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت جاری ہے اور جہاں تک شکایات کا تعلق ہے تو پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ٹول فری نمبر 80500-0800 پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ اور فیلڈ وہیکلز پر درج ہے جس پر شکایات وصول کی جاتی ہیں اور کارروائی عمل میں لائی جاتی ہیں۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف شکایات پر ہی نوٹس لے کر چیکنگ نہیں کرتی بلکہ اس کا ایک اپنا طریق کار ہے جس کے تحت پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ویجیلینس ونگ ریکی کر کے ناقص و ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت کرنے والے احاطوں کی معلومات اکٹھی کرتی ہے اور پھر ان ذمہ داران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمیں اپنے مقرر کردہ شیڈول کے مطابق بھی گاہے بگاہے چیکنگ کرتی رہتی ہیں۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمیں دودھ و دیگر اشیاء خوردونوش کا معیار چیک کرنے کے لئے نہ صرف شہری بلکہ دیہی علاقوں میں موجود ان تمام احاطوں کا باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں جو دودھ اور دیگر اشیاء خوردونوش کی تیاری و فروخت کے کاروبار سے منسلک ہیں۔

(ہ) سال 2019 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع رحیم یار خان میں ملاوٹ شدہ و غیر معیاری دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 405 ملک شاپس کا معائنہ کیا۔ دوران معائنہ 320 ملک شاپس کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے، ملاوٹ شدہ و غیر معیاری دودھ فروخت کرنے پر 69 ملک شاپس کو 2 لاکھ 94 ہزار 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور 4 ملک شاپس کو سیل کیا گیا جبکہ تقریباً 5085 لٹر دودھ اور 55 کلو گرام دہی تلف کر دیا گیا۔ مزید براں ملک ریڈ کے دوران 544 دودھ کی گاڑیوں میں موجود 1 لاکھ 13 ہزار 9 سو اٹھاسی لٹر دودھ چیک کیا گیا جن میں سے 374 دودھ کی

گاڑیاں پاس قرار پائیں اور 130 دودھ کی گاڑیاں فیل قرار پائیں اور 4746 لٹر دودھ ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری ہونے پر تلف کر دیا گیا۔

لاہور میں ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی کی فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3819: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست 2018 سے دسمبر 2019 تک ضلع لاہور میں دودھ فروخت کرنے والی کتنی دکانوں سے دودھ اور دہی کے نمونہ جات حاصل کئے گئے؟

(ب) مذکورہ دکانوں کے کتنے نمونہ جات غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ پائے گئے اور کتنی دکانوں کے نمونہ جات درست پائے گئے نیز ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی بیچنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی کتنی ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہر دکان کی الگ الگ تفصیل فراہم کریں۔؟

(ج) کتنی دکانوں کو سیل کیا گیا اور کتنی دکانوں کو موقع پر ہی جرمانہ کیا گیا اور کتنی دکانوں کے خلاف کیس عدالت میں زیر سماعت ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) ضلع لاہور میں ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی فروخت کرنے والے دکانداروں کے خلاف مزید سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یکم اگست 2018 سے دسمبر 2019 تک ضلع لاہور میں 425 مختلف دکانوں اور گاڑیوں سے 3025 نمونہ جات حاصل کئے گئے۔ جن کی ٹیسٹنگ بذریعہ لیکٹو میٹر، لیکٹو سکین اور جربر میتھڈ کی گئی۔

(ب)(ج) مذکورہ بالا نمونہ جات میں سے 232 نمونہ جات پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز 2018 کے معیار پر پورا نہ اترنے کی بنا پر فیل قرار پائے جبکہ 2793 نمونہ جات PPFR,2018 کے معیار پر پورا اترنے پر پاس قرار پائے۔ نمونہ جات فیل ہونے کی بناء پر ایسی دکانوں کو

فوری طور پر پروڈکشن روکنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے جبکہ 26دوکانوں کو سیل کیا گیا، 358دوکانوں کو 25لاکھ 5ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور دوران چیکنگ 32,665لٹر دودھ غیر معیاری وملاوٹ زدہ ہونے کی بناء پر تلف کر دیا گیا۔ تفصیلات ضمنی نمبر(1)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام الناس تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک دودھ و دہی کی فراہمی کے لئے قانون کے مطابق اپنی کارروائی جاری رکھتی ہے جس میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جاتی ہے۔علاوہ ازیں نیشنل ایکشن پلان بر خلاف ملاوٹ مافیا کے تحت ایسے عناصر کے خلاف مزید سخت اقدامات کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر جرائم کو ناقابل ضمانت جرائم قرار دینے اور ایسے عناصر و ملاوٹ مافیا کو بلیک لسٹ(Blacklist) میں شامل کرنے کی سفارشات پنجاب اسمبلی کو بھجوادی گئی ہیں۔ مزید برآں عوام الناس کو ہدایت دی جاتی ہے کہ دودھ ودہی میں ملاوٹ سے متعلق اطلاع دینے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ٹال فری نمبر 80500-0800پر رابطہ کریں تاکہ ایسے عناصر کے خلاف قانون کے مطابق فوری اور سخت کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

سال2019میں محکمہ خوراک کی طرف سے خرید کردہ گندم سے متعلقہ تفصیلات

*4247: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2019میں محکمہ خوراک نے کتنی گندم خریدی اوراس خریداری کے لئے کتنی رقم ادا کی؟

(ب) محکمہ خوراک کے ذمہ کتنا قرض ہے اس قرض کی ادائیگی کے لئے کیاطریق کار طے کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ خوراک نے 20-2019 سکیم میں 33لاکھ 15ہزار 875ٹن گندم خرید کی اور اس مد میں 108ارب 64کروڑ 66لاکھ 3ہزار 241روپے ادا کئے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ سال کے شروع میں محکمہ کے ذمہ 427.988ارب روپے واجب الادا تھا اور اس میں سے 91.348ارب روپے واپس بنکوں کو ادا کر دیا گیا۔ یہ تمام رقم گندم کی فروخت سے حاصل ہونے والی Receipt سے ادا کی جاتی ہے۔

صوبہ میں منرل واٹر کی رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کمپنیوں سے متعلقہ تفصیلات

4334: جناب نصیر احمد**: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت منرل واٹر کی کتنی کمپنیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی کمپنیاں رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) حکومت نے غیر رجسٹرڈ کمپنیوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت منرل واٹر کی کل 88 کمپنیاں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے لائسنس پر کام کر رہی ہیں۔

(ب) ان میں سے 14 کمپنیوں کی پروڈکٹس رجسٹرڈ ہیں جبکہ 74 لائسنس شدہ کمپنیوں کی پروڈکٹس کی رجسٹریشن اگلے دوماہ میں مکمل کر لی جائے گی۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنے سالانہ سیمپلنگ شیڈول کے مطابق کمپنیوں کے پانی کے نمونہ جات لیبارٹری ٹیسٹنگ کے لئے بھجواتی ہے۔ بعد از لیبارٹری ٹیسٹنگ نمونہ جات فیل ہونے کی بناء پر ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ایمرجنسی پروہیبیشن آرڈر، جرمانہ اور سیل کیا جاتا ہے۔ اور دوبارہ سیمپلنگ کی صورت میں پاس نمونہ جات کو کام کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے جبکہ فیل نمونہ جات والوں کو کام کی اجازت نہیں ہوتی۔

صوبہ میں غیر معیاری برانڈز کے دودھ مالکان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

4390*: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2019 میں فوڈ اتھارٹی کی جانب سے تمام برانڈز کے دودھ کی کوالٹی چیک کی گئی تھی اس میں سے کون سے برانڈز کے دودھ معیار کے مطابق تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً تمام برانڈز جن میں ملک پیک، اولپر، ڈیری ملک، ایڈم اورانہار ملک شامل ہیں کو چیک کیا گیا اور ان تمام کی کوالٹی کو غیر تسلی بخش قرار دیا گیا مذکورہ برانڈز کے دودھ کے مالکان کو کتنا کتنا جرمانہ کیا گیا جنوری 2019 تا جنوری 2020 تک کی تمام تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت غیر معیاری برانڈز کے دودھ بنانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے، عوام الناس کو صحت افزاء دودھ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے فروری 2019 اور ستمبر 2019 میں زیر بحث تمام برانڈز کی دودھ کی کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز، 2018 میں وضع کردہ معیار پر سیمپلنگ کی گئی اور تمام برانڈز کوالٹی اور سیفٹی سٹینڈرڈز پر پورا اترنے کی وجہ سے پاس قرار پائے۔ لسٹ ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام الناس تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک دودھ و دہی کی فراہمی کے لئے قانون کے مطابق اپنی کارروائی جاری رکھتی ہے جس میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں نیشنل ایکشن پلان بر خلاف ملاوٹ مافیا کے تحت ایسے عناصر کے خلاف مزید سخت اقدامات کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر جرائم کو ناقابل ضمانت جرائم قرار دینے اور ایسے عناصر و ملاوٹ مافیا کو بلیک لسٹ (Blacklist) میں شامل کرنے کی سفارشات پنجاب اسمبلی کو بھجوا دی گئی ہیں۔

لاہور میں آٹا کی رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ چکیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4448: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں آٹا کی کتنی چکیاں رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) گورنمنٹ کی طرف سے سالانہ کتنی گندم کس ریٹ پر فراہم کی جاتی ہے نیز چکی مالکان کس ریٹ پر آٹا فروخت کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چکی مالکان گندم حکومت کے ریٹس پر خرید کر آٹا کو 100 فیصد اضافے کے ساتھ فروخت کر رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر رجسٹرڈ چکیوں کو رجسٹرڈ کرنے اور آٹے کی فروخت سرکاری ریٹ پر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) لاہور میں 33 چکیاں رجسٹرڈ ہیں اور باقی غیر رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) چکیوں کو پالیسی کے مطابق 3 بیگ 100 Kg روزانہ کی بنیاد پر فراہم کئے جاتے ہیں بقیہ جہاں تک تعلق ہے آٹے کی قیمت کا یہ اختیار متعلقہ DC کو سونپا گیا ہے کہ وہ چکی مالکان کے ساتھ بیٹھ کر مناسب قیمت کا تعین کریں۔

(ج) چکی مالکان محکمہ خوراک حکومت پنجاب سے پنجاب کابینہ کی طرف سے طے شدہ ریٹ پر گندم اٹھاتے ہیں اور ڈپٹی کمشنر کی طرف سے جاری کردہ نرخوں پر فروخت کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔

(د) محکمہ خوراک حکومت پنجاب کبھی بھی کاروبار کے پھیلاؤ میں رکاوٹ کا خواہش مند نہ ہے، اگر کوئی بھی چکی گندم اٹھانے کی خواہش مند ہو تو اُس کو محکمہ کی جانب سے فوڈ گرین لائسنس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں دودھ اور دہی کی دکانوں سے نمونہ جات حاصل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4452: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں یکم جنوری 2019 سے اب تک دودھ فروخت کرنے والی کتنی دکانوں سے دودھ اور دہی کے نمونہ جات حاصل کئے گئے؟

(ب) مذکورہ دکانوں کے کتنے نمونہ جات غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ پائے گئے کتنی دکانوں کے نمونہ جات درست پائے گئے نیز ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی بیچنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی کتنی دفعہ ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہر دکان کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کتنی دکانوں کو سیل کیا گیا اور کتنی دکانوں کو موقع پر ہی جرمانہ کیا گیا اور کتنی دکانوں کے خلاف کیس عدالت میں زیر سماعت ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) ضلع لاہور میں ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی فروخت کرنے والے دکانداروں کے خلاف مزید سخت کارروائی کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں یکم جنوری 2019 سے اب تک دودھ فروخت کرنے والی 376 دکانوں سے دودھ اور دہی کے نمونہ جات حاصل کئے گئے ہیں۔

(ب،ج) مذکورہ دکانوں سے لئے گئے 376 نمونہ جات میں سے 51 نمونہ جات غیر معیاری و ملاوٹ شدہ ہونے کی بنا پر فیل قرار پائے جبکہ 325 نمونہ جات درست/پاس قرار پائے۔ غیر معیاری و ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 313 دکانوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے جبکہ 54 دکانوں کو 2 لاکھ 64 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور 9 دکانوں کو سیل کیا گیا۔ تفصیلات ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام الناس تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک دودھ و دہی کی فراہمی کے لئے قانون کے مطابق اپنی کارروائی جاری رکھتی ہے جس میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں نیشنل ایکشن پلان بر خلاف ملاوٹ مافیا کے تحت ایسے عناصر کے خلاف مزید سخت اقدامات کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین کی خلاف ورزی

کرنے پر جرائم کو ناقابل ضمانت جرائم قرار دینے اور ایسے عناصر و ملاوٹ مافیہ کو بلیک لسٹ(Blacklist) میں شامل کرنے کی سفارشات پنجاب اسمبلی کو بھجوادی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع لاہور کے لئے 6 لیکٹو سکین مشینیں ہیں جن کے ذریعے ایک دن میں 300 دودھ کی گاڑیاں چیک کی جاتی ہیں جبکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی پنجاب کے باقی اضلاع میں بھی اس کا اطلاق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مزید برآں عوام الناس کو ہدایت دی جاتی ہے کہ دودھ ودہی میں ملاوٹ سے متعلق اطلاع دینے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ٹال فری نمبر 0800-80500 پر رابطہ کریں تاکہ ایسے عناصر کے خلاف قانون کے مطابق فوری اور سخت کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

باسی روٹی، نان اور چھان بورے سے تیار کردہ آٹے کی روک تھام کے لئے محکمانہ اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4514: **محترمہ طحیٰانون:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

نان، روٹی اور دیگر کھانے کی دکانیں باسی روٹی اور نان کے چھان بورے کو پیس کر نیا آٹا بنا رہے ہیں یہی دکانیں چھان بورے کی خریدار ہیں اور یہی اس کا آٹا بنا کر استعمال کر رہی ہیں محکمہ نے اس سرگرمی کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ایسی سرگرمیوں کے لئے مینوفیکچر اور خریدار پر کیا جرمانے عائد کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

سوال کے اندر پوچھی گئی معلومات درست نہ ہیں جہاں تک تعلق سوکھی روٹی کے پیسنے کا ہے فلور مل کے اندر کوئی بھی پوائنٹ ایسا ہو تا جہاں سے ٹکڑوں کو دوبارہ سے گرائنڈ کیا جاسکے۔ لہٰذا سوکھی روٹیوں کا دوبارہ سے آٹا بنانا نہ ممکنات میں سے ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185اور186میں گندم خریداری کے سنٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4773: **جناب نورالامین وٹو:** کیاوزیرخوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2020صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کا کتناٹارگٹ رکھا گیا تھا نیز کسان کو باردانہ دینے کے لئے کونسی شرائط رکھی گئی ہیں ہر کسان کو فی ایکڑ کتنا باردانہ دیا گیا ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔185اور186 میں محکمہ خوراک نے گندم کی خریداری کے لئے کتنے سنٹر قائم کئے نیز ان تمام سنٹروں کو گندم کی خریداری کے لئے کیا ٹارگٹ دیا گیا ان تمام سنٹروں کے نام اور جگہ کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کی تعداد بہت کم ہے اور کسانوں کو دور دراز علاقوں سے گندم لانی پڑتی ہے جس پر کسان کے بہت زیادہ اخراجات آتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نئے گودام اور نئے سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سال 2020 میں صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کا ہدف 45 لاکھ ٹن رکھا گیا تھا، نیز کسان کے لئے باردانہ پالیسی اوپن رکھی گئی اور حکومت نے کسانوں کو اُن کی مرضی کے مطابق فی ایکڑ باردانہ مہیا کیا ہے۔

(ب) متعلقہ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رواں سال گندم خریداری اوپن تھی اور سنٹرز کی تعداد کسانوں کی ضرورت کے عین مطابق تھی مزید ازاں محکمہ خوراک دور دراز کے کسانوں کو گندم کی قیمت کے علاوہ ڈلیوری چارجز بھی ادا کرتا ہے۔

(د) موجودہ گودام اور سنٹرز علاقہ ہذا کے کسانوں کی ضرورت کے عین مطابق ہیں۔

صوبہ میں گندم کی خریداری ہدف، ریٹ اور باردانہ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*4777: **جناب منیب الحق:** کیاوزیرخوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں خریف کی فصل گندم کی خریداری کا سال 2020 کا کتنا ہدف مقرر کیا گیا تھا اور کاشت کاروں سے گندم کی خریداری کا کیا ریٹ مقرر کیا گیا تھا نیز باردانہ کی تقسیم کے لئے فی ایکڑ کتنا باردانہ دیا گیا مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) حلقہ پی پی۔189 میں محکمہ ہذا کے گندم خریداری کے لئے کتنے سنٹر بنائے گئے، ان سنٹروں کو گندم کی خریداری کا کتنا ہدف دیا گیا ہے مذکورہ حلقے کے تمام سنٹروں کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقہ گندم کی فصل کے لئے زرخیز ہونے کی وجہ سے گندم کی بہت زیادہ کاشت کی جاتی ہے اس لحاظ سے مرکز گندم خرید بہت کم ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فی ایکڑ باردانہ کی تعداد بڑھانے اور نئے سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) صوبہ بھر میں گندم خریداری 2020 کا ہدف 45 لاکھ ٹن تھا اور کاشت کاروں سے گندم کی خریداری کا ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا گیا تھا نیز باردانہ کی تقسیم اوپن تھی۔

(ب) متعلقہ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رواں سال میں محکمہ زراعت کی جانب سے دیئے گئے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق گندم کے مراکز کی تعداد کافی ہے۔

(د) رواں سال حکومت پنجاب کی جانب سے گرداوری کی شرط کو ختم کیا گیا تھا اور فی ایکڑ اور زیادہ سے زیادہ ایکڑز کی شرط کو ختم کیا گیا جو کہ کسان کو بہترین معاوضہ دلانے میں کارآمد رہی۔

ضلع بہاولنگر: مراکز خرید گندم اور ڈیوٹی سرانجام دینے والے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4981: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں کتنے مراکز خرید گندم ہیں ان کے نام کیا کیا ہیں؟

(ب) سال 2020 میں کتنی گندم اس ضلع میں خرید کی گئی تھی تفصیل مرکز وار علیحٰدہ علیحٰدہ دی جائے؟

(ج) اس ضلع میں جو کمیٹیاں برائے خرید گندم بنائی گئی تھیں ان کے نوٹیفکیشن کی کاپیاں فراہم فرمائیں؟

(د) اس ضلع میں ان مراکز خرید گندم پر ڈیوٹی سرانجام دینے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں گندم کی خرید کا ٹارگٹ کتنا مقرر کیا گیا تھا اور کتنی گندم خرید کی گئی؟

(و) اس ضلع کے گوداموں میں اس وقت کتنی گندم پڑی ہوئی ہے یہ کس کس سال کی خرید کردہ ہے کتنی گندم اس وقت کھلے آسمان کے نیچے کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے اس کو موسمی حالات سے کیسے محفوظ کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع بہاولنگر میں کل مراکز خرید گندم 22 ہیں۔

نمبر شمار	مراکز خرید	نمبر شمار	مراکز خرید
1۔	چشتیاں	12	60/4R
2۔	9۔گجیانی	13	107/4R
3۔	ڈاہرانوالہ	14	ہیڈ 7/R
4۔	41-فتح	15	لطیف آباد
5۔	54۔فتح	16	4/R
6۔	مہتہ جھیڈو	17	فورٹ عباس
7۔	دلہ بھڈیرہ	18	کھچی والا
8۔	33۔فتح	19	268/HR
9۔	203۔مُراد	20	311/HR
10۔	ہارون آباد	21	326/HR
11۔	فقیروالی	22	ولہر

(ب) کل خرید گندم 390151.450 میٹرک ٹن۔

نمبر شمار	مراکز خرید/میٹرک ٹن	نمبر شمار	مراکز خرید/میٹرک ٹن
1۔	چشتیاں 16770.100 ٹن	12	4R/60-14798.100 ٹن
2۔	9 گجیانی 27769.500 ٹن	13	6R/107۔18710.000 ٹن
3۔	ڈاہرانوالہ 25768.000 ٹن	14	ہیڈ۔R/11199.2007 ٹن
4۔	41۔فتح 20882.800 ٹن	15	لطیف آباد 14746.0 ٹن
5۔	54۔فتح 11027.900 ٹن	16	IR/4۔11932.200 ٹن
6۔	مہتہ جھیڈو 8614.900 ٹن	17	فورٹ عباس 31607.100 ٹن
7۔	دلہ بھڈیرہ 9505.900-ٹن	18	کھچی والا۔28603.000 ٹن
8۔	33۔فتح 14070.00 ٹن	19	HR/268۔13955.400 ٹن
9۔	203۔مراد 7640.00 ٹن	20	HR/311۔19774.300 ٹن
10۔	ہارون آباد 24586.350 ٹن	21	HR/326۔21297.000 ٹن
11۔	فقیروالی 25535.400 ٹن	22	ولہر۔11358.300 ٹن

(ج) نوٹیفکیشن کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) اس ضلع میں ان مراکز خرید گندم پر ڈیوٹی سرانجام دینے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع بہاولنگر کا مقرر کردہ ٹارگٹ 355752.000 ٹن تھا، جس کے محاظ 390151.450 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

(و) ضلع ہذا کے گوداموں میں اس وقت 114996.350 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ ہے، جو کہ سکیم 21-2020 کی خرید کردہ ہے اور 231984.770 ٹن گندم کھلے آسمان کے نیچے بطور بصورت 679 عدد گنجیوں میں ذخیرہ ہے اس میں سے تحصیل چشتیاں میں 87633.850 ٹن تحصیل ہارون آباد میں 69923.769 ٹن اور تحصیل فورٹ عباس میں 74427.151 ٹن ذخیرہ ہے تمام سٹاک گندم کو گنجی کٹس کے ساتھ مکمل طور پر ڈھانپا ہوا ہے اور سٹاک گندم محفوظ ہے۔

اوکاڑہ: گوداموں کی تعداد اور گندم سٹور کرنے کی صلاحیت سے متعلقہ تفصیلات

***5180: جناب منیب الحق:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ خوراک کے گودام کتنے کہاں کہاں ہیں ان کی Storage Capacity کتنی کتنی ہے اس وقت ان میں کتنی گندم محفوظ ہے؟

(ب) محکمہ ہذا نے اپریل 2020 اور مئی 2020 میں کتنی گندم اس ضلع کس ریٹ پر کسانوں سے خرید کی ہے کتنا باردانہ ملا کتنا کسانوں کو فراہم کیا گیا کتنا مڈل مین کو فراہم کیا گیا اس ضلع میں حکومت کی طرف سے گندم خرید کا ٹارگٹ کتنا مقرر کیا گیا تھا کیا محکمہ اپنا اہداف پورا کر سکا نہیں تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) اوکاڑہ میں گندم کی خریداری کے کتنے مراکز ہیں؟

(د) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کتنے، دفاتر کہاں کہاں ہیں ان کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں 79 گودام موجود ہیں ضلع اوکاڑہ میں تین تحصیلوں میں موجود گوداموں میں 92600.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی سہولت ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پی آر اوکاڑہ کے 16 عدد گوداموں میں 8000.000 میٹرک، پی آر 4L/ 6 کے 4 عدد گوداموں میں 4400.000 میٹرک، تحصیل اوکاڑہ میں موجود ہیں۔ پی آر رینالہ خورد کے 10 عدد گوداموں میں 7000.000 میٹرک ٹن، پی آر اختر آباد کے 6 عدد گوداموں میں 6400.000 میٹرک ٹن تحصیل رینالہ خورد میں موجود ہیں۔ پی آر شیر گڑھ- I کے 8 عدد گوداموں میں 40000.000 میٹرک ٹن، پی آر شیر گڑھ-II کے 15 عدد گوداموں میں 15800.000 میٹرک ٹن، پی آر دیپالپور کے 4 عدد گوداموں میں 2000.000 میٹرک ٹن، پی آر سنٹر بصیر پور کے 4 عدد گوداموں

میں 2000.000 میٹرک ٹن اور پی آر سنٹر حویلی لکھا کے 12 عدد گوداموں میں 7000.000 م ٹن گندم تحصیل دیپالپور میں سٹور کرنے کی سہولت موجود ہے۔
اس وقت ضلع اوکاڑہ کے گوداموں میں 28751.175 م ٹن اور اوپن جگہ میں 68883.745 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں اس سال 151201.060 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی تھی اور کسانوں سے حکومت پنجاب کے منظور کردہ ریٹ مبلغ -/1400 روپے فی من کے حساب سے خرید کی گئی تھی اور کسانوں کو 1565471 بیگ (100 کلو گرام) کا اجراء کیا گیا تھا ضلع اوکاڑہ کا سکیم 21-2020 میں 169147.000 میٹرک ٹن گندم خرید کا ہدف مقرر کیا گیا تھا جو کہ اوپن مارکیٹ ریٹ بڑھ جانے کی وجہ سے پورا نہ ہو سکا۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں گندم کی خریداری کے لئے 15 عدد مراکز قائم ہیں

(د) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا کے 62 ملازمین کام کر رہے ہیں ضلع اوکاڑہ میں محکمہ خوراک کا ایک صدر دفتر اور 15 گندم خرید مراکز ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
صدر دفتر پرانی کچہری ، پی آر سنٹر اوکاڑہ، بینظیر روڈ اوکاڑہ، پی آر سنٹر 4L/ 6/ چک 4L/ 6/ ، پی آر رینالہ خورد ریلوے روڈ رینالہ خورد، پی آر اختر آباد جی ٹی روڈ اختر آباد، فلیگ سنٹر باماں بالا چوچک روڈ باماں بالا، پی آر سنٹر شیر گڑھ I- شیر گڑھ روڈ شیر گڑھ، پی آر سنٹر شیر گڑھ II- شیر گڑھ روڈ شیر گڑھ، فلیگ سنٹر راجوال قلعہ سوندہ سنگھ، فلیگ سنٹر جسو کی منڈی احمد آباد روڈ جسو کی، فلیگ سنٹر منڈی احمد آباد ریلوے روڈ منڈی احمد آباد ، پی آر سنٹر دیپالپور حجرہ روڈ دیپالپور ، فلیگ سنٹر D/ 40 دیپالپور روڈ D/ 40، پی آر سنٹر حویلی لکھا ریلوے روڈ حویلی لکھا، فلیگ سنٹر ہیڈ سلیمانکی حویلی روڈ سلیمانکی، فلیگ سنٹر شہامد بھرپور شاہ روڈ شہامد اور پی آر سنٹر بصیر پور ریلوے روڈ بصیر پور پر واقع ہے۔
سال 20-2019 کے کل اخراجات مبلغ -/93315516 روپے ہیں۔

نارووال: گندم گودام کی تعداد، فلور ملز اور گندم خرید کے ٹارگٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 5341: **جناب منان خان:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال میں کتنے گودام گندم کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں اس وقت کتنی گندم سٹور کی ہوئی ہے تفصیل ہر گودام وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں سال 2020 میں کتنی گندم خرید کی گئی تھی اوراس ضلع کا گندم خرید کا ٹارگٹ کتنا تھا؟

(د) اس ضلع میں مئی، جون اور جولائی 2020 میں کتنی گندم فلور ملز کو فراہم کی گئی کس کس ریٹ پر فراہم کی گئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں اس وقت آٹا اور گندم سرکاری ریٹ سے کہیں زیادہ مہنگا فروخت ہو رہے ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے جبکہ دکانوں پر سرکاری ریٹ پر آٹا دینے کے لئے کوئی دکان دار تیار نہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع نارووال میں 114 گودام واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل نارووال، 48 گودام۔

تحصیل ظفروال، 30 گودام۔

تحصیل شکرگڑھ، 36 گودام۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

پی آر سی نارووال سنٹر	14515.75 =
فلیگ بدوملہی سنٹر	11423.10 =
فلیگ دھم تھل سنٹر	12391.90 =
فلیگ منڈی خیل سنٹر	13767.00 =
پی آر سی شکرگڑھ سنٹر	13288.90 =
ٹوٹل	65386.700 =

(ج) ضلع نارووال میں گندم خرید ٹارگٹ 65000 میٹرک ٹن تھا جبکہ ضلع میں 71905.1 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی ہے۔

(د) ضلع نارووال میں ماہ مئی اور جون میں کوئی گندم فلور ملز کو فراہم نہ کی گئی البتہ جولائی 2020 میں 2222.00 میٹرک ٹن گندم فراہم کی گئی۔ جس کا گورنمنٹ ریٹ -/1475 فی 40 کلوگرام کے حساب سے فروخت کی گئی۔

(ہ) ضلع نارووال میں تقریباً 70 تا 80 دکانداروں کو روزانہ کی بنیاد پر 3283 آٹا تھیلا 20 کلو گرام مہیا کئیے جا رہے ہیں۔ اور جو سرکاری ریٹ پر -/860 پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ جس کی نگرانی محکمہ خوراک اور ڈسٹرکٹ انتظامیہ سختی سے کر رہی ہے۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: ہم نے کل زیرو آر کے جو نوٹسز pending کئے تھے اب ان کو take up کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 669 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس پڑھا جا چکا ہے اور منسٹر لوکل گورنمنٹ نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! محکمہ کی طرف سے ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ کل تک اس زیرو آر نوٹس کا جواب لے کر ایوان میں پیش کر دوں گا۔ میری درخواست ہے کہ اس زیرو آر نوٹس کو pending فرما دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس زیرو آر نوٹس نمبر 669 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 544 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ یہ پڑھا جا چکا ہے اور اس کا جواب وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے دینا ہے۔ منسٹر صاحبہ کو اس زیرو آر نوٹس کی کاپی دی جائے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ اور بھلوال میں غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس زیرو آر نوٹس میں کہا گیا ہے کہ تحصیل ہسپتال بھلوال میں پارکنگ سٹینڈ کے

نام پر 10، 20اور 50روپے لئے جا رہے ہیں اور یہ کام عرصہ دراز سے چل رہا ہے لیکن آج تک اس ہسپتال میں پارکنگ سٹینڈ نہیں بن سکا حالانکہ اس کا ٹھیکہ ہر سال ہوتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب پارکنگ سٹینڈ نہیں تو پھر اس کا ٹھیکہ کیسے اور کون دے رہا ہے؟

جناب چیئرمین!اس کے جواب میں عرض ہے کہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے Notification No.SOHD/9217-UCمورخہ 17-اگست 2019 کے تحت پنجاب کے ہر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں پارکنگ سٹینڈ مہیا کئے گئے ہیں۔Notificationکی کاپی جواب کے ساتھ منسلک ہے۔اسی Notificationکے تحت 31-اگست 2020کے مراسلہ نمبرBHL/THQ/MS/698کے مطابق مسٹر محمد ممتاز ولد محمد نواز کو یکم ستمبر 2020 تا 30جون 2021تک بعوض 5لاکھ 66ہزار روپے علاوہ 10فیصد انکم ٹیکس اور 5فیصد سیلز ٹیکس ٹھیکے پر پارکنگ سٹینڈ ایوارڈ کیا گیا۔باقاعدہ پیپرا رولز اور ریگولیشن followکئے گئے تھے۔ تحصیل ہیڈکوارٹر بھلوال میں پارکنگ کے لئے دفتر خاندانی منصوبہ بندی کے عقب میں ایمرجنسی کے ساتھ پارکنگ کی جگہ مخصوص کی گئی ہے جہاں پر پارکنگ کی فیس فی موٹر سائیکل 10روپے اور فی کار 20روپے ہے۔اس کی تصویریں بھی attachکر دی گئی ہیں۔ ٹھیکہ پارکنگ سٹینڈ 21-2020کی معاہدہ مدت 30جون 2021کو ختم ہونے پر ہسپتال انتظامیہ نے عوام کی سہولت کے لئے روزانہ کی بنیاد پر مورخہ 3جولائی 2021سے 31جولائی 2021تک ٹھیکے میں توسیع کی تھی۔یہ بعوض -/69180روپے ماہانہ کی بنیاد پر ٹھیکہ دیا گیا تھا اس کے علاوہ 10فیصد انکم ٹیکس اور 5فیصد سیلز بھی وصول کیا جاتا رہا ہے۔اسی طرح مالی سال 21-2020کے لئے مورخہ 28جولائی 2021کو بذریعہ نیلامی مسمی عرفان یونس کو پارکنگ سٹینڈ ٹھیکے پر دے دیا گیا ہے۔اس کو 8لاکھ 75ہزار روپے کے عوض یہ ٹھیکہ ملا ہے۔اس کے علاوہ -/87500روپے انکم ٹیکس اور -/83750روپے سیلز ٹیکس بھی وصول کیا جائے گا۔یہاں پارکنگ کی جگہ تقریباً 10مرلہ ہے۔اس جواب کے ساتھ تصویریں بھی attachکر دی گئی ہیں۔یہ ٹھیکہ باقاعدہ پیپرا رولز، ریگولیشن اور notificationکے مطابق دیا گیا ہے۔10روپے موٹر سائیکل اور 20روپے کار کی پارکنگ فیس وصول کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آگیا ہے تو اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 567 جناب معظم شیر کلو اور محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے ہے۔ یہ بھی محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق ہے۔

آر ایچ سی مٹھاٹوانہ (خوشاب) میں حفاظتی ٹیکہ لگنے سے بچے کے جاں بحق ہونے کی انکوائری میں متعلقہ ڈاکٹر بری الذمہ قرار (۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس زیرو آر نوٹس میں کہا گیا ہے کہ آر ایچ سی مٹھاٹوانہ ضلع خوشاب میں اڑھائی ماہ کے بچے کو حفاظتی انجکشن لگنے سے اس کی نس پھٹ گئی اور مورخہ 4۔اگست 2021 کو بچہ وفات پا گیا۔

جناب چیئرمین! اس واقعے کی انکوائری کی غرض سے چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی خوشاب نے ابتدائی طور پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کو نامزد کیا تھا جس نے اپنی رپورٹ 2021-8-3 کو جمع کروائی تھی۔ تفصیلی انکوائری رپورٹ جواب کے ساتھ منسلک کر دی گئی ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ خوشاب نے سینئر ڈاکٹرز پر مشتمل ایک کمیٹی بھی تشکیل دی تھی جس نے اپنی رپورٹ مورخہ 2021-8-10 کو جمع کروائی تھی۔ دونوں reports کے مطابق بچے کی نازک حالت ویکسین کی وجہ سے نہیں بلکہ سی۔ٹی سکین کی رپورٹ کے مطابق head injury اور bleeding hemorrhage کی وجہ سے ہوئی ہے۔ We are not sure لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ بچہ گھر پر گرا ہو اور کوئی injury ہوئی ہو اور اس کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین: جواب آگیا ہے تو اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 612 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ یہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈائیلسز مشین کی خرابی کی وجہ سے مریض کی ہلاکت (۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس زیرو آر نوٹس میں کہا گیا ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 17 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں پندرہ روز سے dialysis مشینیں خراب ہیں۔ مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ مشینوں کو پانی کی سپلائی کرنے والی موٹر بھی خراب ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے جواب میں عرض ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں dialysis کی 16 مشینیں ہیں جو کہ درست حالت میں ہیں اور ہسپتال میں آنے والے مریضوں کے باقاعدگی سے dialysis ہو رہے ہیں۔ رواں ماہ میں اب تک 779 مریضوں کے dialysis ہو چکے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے Dialysis Department میں کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا تاہم بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے 11 ستمبر 2021 سے 14 ستمبر 2021 تک dialysis مشینوں کو پانی سپلائی کرنے والی موٹر میں خرابی آئی تھی جو کہ ٹھیک کروا دی گئی ہے۔ مزید عرض ہے کہ ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں تمام ضروری سہولیات مریضوں کو مہیا کی جا رہی ہیں۔ زنانہ اور مردانہ دونوں وارڈز میں کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ محکمہ کی طرف سے دفتر ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کے ذریعے ایک انکوائری بھی کروائی گئی ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق بارشوں کی وجہ سے dialysis وارڈ کو پانی سپلائی کرنے والی ٹربائن کا بور خراب ہو گیا تھا اور نئی جگہ پر بور کروالیا گیا ہے۔ 11 ستمبر سے 14 ستمبر تک ٹربائن کی بحالی کا کام کروایا گیا۔ اس دوران ہم نے ensure کیا کہ sterilized water میسر ہوتا رہے اور اس کی فراہمی میں کسی قسم کی کوئی تاخیر نہیں کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق ہسپتال انتظامیہ کی کوئی نااہلی نہیں پائی گئی۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ وزیر صاحبہ! اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 641۔ جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ میں گائناکالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے خواتین علاج معالجہ سے محروم (۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ میں گائنی کی ڈاکٹر نہ ہونے کے باعث خواتین مریضوں کو اپنے پیچیدہ امراض خصوصاً زچگی کے علاج کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ گائناکالوجی کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سرگودھا نے متعدد بار walk-in-interview کئے مگر اہل اُمیدواروں کی طرف سے THQ ہسپتال بھیرہ کے لئے درخواست نہ آئی۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سرگودھا نے عنقریب دوبارہ درخواستیں وصول کر لی ہیں۔ مزید stopgap basis کی پر ہم نے نزدیکی THQ ہسپتال بھلوال کی گائناکالوجسٹ کی rotation duty لگا دی ہے تاکہ مریضوں کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس وقت پنجاب پبلک سروس کمیشن میں مختلف اسامیاں بشمول گائناکالوجسٹ کی بھرتی کے لئے requisition گئی ہوئی ہے اور اُمید ہے کہ مذکورہ بھرتی کے بعد تحصیل ہیڈ کوارٹر بھیرہ کی خالی اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔ مزید برآں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ پر موجود تمام مشینری اور دیگر آلات بالکل ٹھیک ہیں۔ ہسپتال کو فراہم کی گئی مشینری اور آلات کی لسٹ ساتھ لف کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you very much for providing funds to the Khan Pur Dialysis Center. اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 658 ہے۔ جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

چکوال میں ہائر ایجوکیشن کی پراپرٹیز کو واپس کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ تحریک محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جن کالجز کو یونیورسٹیز میں convert کیا جا رہا ہے اُنہیں HED کو واپس کیا جائے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کالجز کو یونیورسٹیز میں upgrade ہونے کا process صرف پاکستان میں نہیں ہے بلکہ پوری دنیا میں ایسے ہی ہوتا ہے۔ کالج کے لوگ بھی فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم پہلے کالج

even Harvard College and Red Cliff تھے اور اب یونیورسٹی بن گئے ہیں۔ College بھی کالجز سے یونیورسٹی بن گئے۔پاکستان میں آپ کا گورنمنٹ کالج، لاہور بھی یونیورسٹی بن گیا ہے اسی طرح یہ کام کوئی پہلی دفعہ نہیں ہو رہا۔ یہ گزشتہ دور میں بھی ہوا، پاکستان مسلم لیگ(ق) کے دور میں بھی ہوا، پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور میں بھی ہوا اور ہم بھی یہی کر رہے ہیں۔جو کالجز یونیورسٹیز بن جاتی ہیں تو ان کا واپس کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں آخری بات یہ کر دوں کہ اگر previous پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور میں کالج آف ہوم اکنامکس بڑا پرانا کالج تھا اُس کو یونیورسٹی بنایا گیا اور لوگوں نے ہم پر بڑا پریشر ڈالا کہ اس کو واپس کالج بنائیں تو ہم نے کہا کہ اگرچہ یہ کام گزشتہ دور میں ہوا لیکن we stand by this decision because it is right way to go بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آگیا ہے disposed of ۔اگلا زیرو آور نوٹس عبداللہ وڑائچ کا ہے یہ پڑھا جا چکا ہے لیکن وزیر متعلقہ موجود نہیں ہیں تو اس کو pending کیا جاتا ہے۔اگلے 3 notices سکول ایجوکیشن کے pending ہیں۔ وزیر موصوف موجود نہیں ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں ان کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا زیرو آور نوٹس Environment سے متعلقہ ہے اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ وزیر ہاؤسنگ کی طرف سے request آئی ہے ان کے notices کو جمعہ تک pending کیا جاتا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئرمین: جی، آغا علی حیدر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں اپنے حلقے کے بارے میں ایک بہت ہی خاص بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1122 سروس سب سے پہلے وہاں ہونی چاہئے تھی لیکن اب وہاں کے حکمران نہیں چاہتے کہ وہاں کوئی اچھا کام ہو۔ننکانہ صاحب میں 1122 کا آفس ہے وہ میرے حلقے سے 55 کلومیٹر ہے۔خدانخواستہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو وہاں سے پہنچنے میں تقریباً ڈیڑھ سے پونے دو گھنٹے لگتے ہیں۔۔۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، آپ اس پر تحریک التوائے کار لے کر آئیں انشاءاللہ take up کر لیں گے۔ اب ہم Privilege Motions لیتے ہیں۔ محترمہ ساجدہ بیگم کی دو تحاریک نمبر 18/21 اور 26/21 ہیں یہ دونوں تحاریک پڑھی جا چکی ہیں۔جی، محترمہ!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ان دونوں تحاریک کو استحقاقات کمیٹی کو refer کر دیں ان کو investigate کر لیتے ہیں پھر اُس کے مطابق دیکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، دونوں تحاریک نمبر 26/21 & 18/21 استحقاقات کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہیں دو مہینے کے اندر ان کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 436/21۔ جناب محمد معظم شیر کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے نوٹیفکیشن کے تحت خوشاب اور تھل کے پڑھے لکھے افراد کے کوٹا کو بڑھا کر سپیشل زون میں شامل کیا جائے (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور محکمہ کی طرف سے اس کا جواب بھی آچکا ہے۔اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج معزز رکن ایوان میں موجود نہیں ہیں ان سے میری بات بھی ہوئی ہے اور ان کی موجودگی میں میں نے یہ معاملہ سیکرٹری ریگولیشن کے ساتھ discuss کر لیا تھا۔اس میں ملازمتوں کا کوٹا پہلے 22 فیصد تھا بعد میں چیف منسٹر صاحب نے اس کو 35 فیصد کر دیا تھا اور اس کی implementation کے لئے ہم اقدامات کر رہے ہیں

لیکن معزز رکن کا خیال یہ تھا کہ خوشاب کے ضلع کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تو اس پر میں نے سیکرٹری ریگولیشن کو کہا ہے کہ وہ چیف منسٹر صاحب کو اس کی سمری ارسال کریں تاکہ جہاں باقی اضلاع شامل ہوئے ہیں وہاں خوشاب کے ضلع کو بھی شامل کیا جا سکے۔ یہ بات معزز رکن کے علم میں بھی ہے اور وہ اس بات سے مطمئن بھی ہوئے تھے اور انشاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی یہ سمری move ہوتی ہے تو میں اس کی کاپی بھی معزز ممبر کو دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 436/21 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 133/19 جناب شیخ علاؤالدین کی ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ملک بھر سے لوگوں کی لاہور نقل مکانی سے مسائل میں اضافہ (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! یہ پہلے ہی پڑھی جا چکی ہے اور اس میں شیخ علاؤالدین صاحب نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور جو نکات اٹھائے ہیں اس کے حوالے سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلی کچھ دہائیوں سے لاہور شہر میں آبادی کا بڑا دباؤ ہے اور اس میں جو لاہور کا نیا ماسٹر پلان بن رہا ہے اس کے مطابق 31 دسمبر 2021 کو اس کے ماسٹر پلان کا ابتدائی خاکہ سامنے آ جائے گا اور ہم نے ان تمام مسائل کو اس میں address بھی کیا ہے ۔اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو آئے ابھی دو تین سال ہوئے ہیں آئی ہے لیکن جس طرف انہوں نے slums کی طرف، کچی آبادیوں کی طرف اور بغیر پلاننگ کے دھڑا دھڑ پورے پاکستان سے لوگ لاہور میں آ کر آباد ہو رہے ہیں جس سے بے پناہ مسائل بھی بڑھے ہیں۔ اس میں ٹریفک کے مسائل ہیں، لاء اینڈ آڈر کے مسائل ہیں اور باقی چیزیں بھی ہیں تو میرا خیال ہے کہ ماضی میں بھی اس پر بھرپور طریقے سے توجہ دی جاتی رہی ہے اور لاہور کے ماسٹر پلان کے مطابق اس پر عمل درآمد ہوتا تو شاید ہمیں آج اس طرح کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ خاص طور پر ہم سموگ کی جو صورتحال دیکھ رہے ہیں اسکی وجہ بھی لاہور میں بے پناہ آبادی ہے اور ہر طرح کے لوگ یہاں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔ اب ہم امید کرتے ہیں کہ لاہور کا جو نیا ماسٹر پلان بن رہا ہے اس میں ہر ایک چیز کو categorise کر رہے ہیں

اور لوگوں کو restrict کر رہے ہیں اور جو بھی اس طرح کی غیر قانونی آبادیاں بنی ہیں ان کے خلاف حکومت نے باقاعدہ ایک commission بنایا ہے جو irregular housing societies کو دیکھ رہا ہے جس کی سربراہی سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جسٹس کر رہے ہیں۔اس کمیشن کے دائرہ اختیار میں پورے پنجاب کی آبادیاں ہیں لیکن بالخصوص لاہور کی بھی اس میں ضرور ہوں گی۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاہور کے نئے ماسٹر پلان کے بننے کے بعد انشاءاللہ اس میں کافی بہتری آئے گی اور ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ جس تیزی کے ساتھ آبادی پھیل رہی ہے اس کو روکا جائے اور خاص طور پر جو green areas ہیں وہاں کسی قسم کی کوئی تعمیر نہ ہو پائے۔

جناب چیئرمین: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 133/19 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے جو کہ جناب حسن مرتضیٰ کی ہے۔یہ پڑھی جا چکی ہے۔جی،منسٹر صاحب!

لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ تحصیل اٹھارہ ہزاری کے (مرحوم) ملازم کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! اس تحریک میں انہوں نے لوکل گورنمنٹ کے ایک ملازم گلزار احمد جو کہ اٹھارہ ہزاری تحصیل میں کام کر رہا تھا اور ان کی وفات کے بعد ان کے واجبات ان کے لواحقین کو ابھی تک نہیں ملے جبکہ ان کے تمام کاغذات بھی مکمل ہیں۔اسی طرح سے ان کی ایک صاحبزادی ہیں ان کی ملازمت کے لئے 17-A کے تحت انہیں ملازمت دی جانی چاہیئے تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگلے دو ہفتہ میں انشاءاللہ یہ معاملہ take up کر کے ان کا یہ مسئلہ حل کریں گے ان کے واجبات بھی دلاتے ہیں اور ان کی ملازمت کے سلسلے میں بھی ان کی مکمل معاونت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آگیا ہے لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار نمبر 308/20 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار جناب افتخار حسین چھچھر کی ہے اور یہ بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(میاں محمود الرشید):جناب چیئرمین! چھچھر صاحب! کیا یہ پڑھی جا چکی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پڑھی جا چکی ہے۔

حلقہ پی پی۔185 بصیر پور تحصیل دیپالپور میں پانی کی عدم دستیابی اور ناقص سیوریج سسٹم (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(میاں محمود الرشید):جناب چیئرمین!اس تحریک میں چھچھر صاحب!نے پانی کے حوالے سے بات کی ہے کہ ان کو وہاں پانی کی شکایت ہے اور وہاں پر لوگوں کو بلز بھی آرہے ہیں لیکن شہر کی مجموعی طور پر صفائی کے حوالے سے اور سیوریج کی ابتری کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔میرے خیال میں زیادہ تر جو گورننس کے مسائل ہیں یہ بلدیاتی اداروں سے متعلق ہیں اور اب ان بلدیاتی اداروں کو بحال کر دیا گیا ہے یہ ان کے زمرے میں آتا ہے۔میں آپ کے توسط سے چھچھر صاحب کو گزارش کروں گا کہ وہ وہاں پر متعلقہ لوگوں سے رابطہ کریں اور میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے بھی کہہ دیتا ہوں کہ فوری طور پر جو بھی وہاں پر کام ہونے والے ہیں ان کو فوری طور پر حل کیا جائے اور وہاں پر لوگوں کی واٹر سپلائی بحال کی جائے ۔جہاں تک patch work اور صفائی کے حوالے سے معاملات کے بارے میں تو ان کو بھی priority bases پر حل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 532/20 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب افتخار حسین چھچھر کی ہے۔

منڈی احمد آباد کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دوبارہ بحال کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(میاں محمود الرشید):جناب چیئرمین!اس میں انہوں نے کہا ہے کہ منڈی احمد آباد میں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ ختم کر کے یونین کونسل میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ اس کو دوبارہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ بحال کیا جائے

۔اس میں، میں عرض کر دوں کہ ہم نے جو نیالوکل گورنمنٹ کا آرڈیننس پاس کیا ہے اور اس کو Standing Committee کے پاس بھی بھجوا دیا ہے تو کمیٹی میں ہم اس پر بات کریں گے لیکن overall پورے پنجاب میں ہم جو سسٹم متعارف کروا رہے ہیں اس میں دیہی علاقوں میں Village Councils ہیں اور اربن علاقوں میں Neighborhood Councils ہیں اور ان سب پر ایک بااختیار ڈسٹرکٹ ہے اور ڈسٹرکٹ میں اس کی cabinet ہے جس میں پورے ضلع کا ایک مئیر ہوگا جو اپنی ٹیم select کرے گا۔اسی طرح ایک ڈسٹرکٹ اسمبلی بنے گی اور وہاں پر پورے ضلع کے فیصلے ہوں گے۔اس پر بہت debate بھی ہوئی۔بہت سے ساتھیوں کا خیال تھا کہ جو چھوٹی چھوٹی اربن آبادیاں ہیں ان کو ٹاؤن کمیٹی، میونسپل کمیٹی، میونسپل کارپوریشن، تحصیل اور پھر ضلع کمیٹی بنائی جائیں لیکن اس طرح بہت زیادہ overlapping ہوگی اور اختیارات کے توازن کا مسئلہ بھی پیدا ہوگا اور مقامی حکومتوں کا آپس میں باہمی اور مختلف تنازعات کی شکل اختیار کرلے گا اور اس سے لوگ متاثر ہوتے ہیں لہٰذا ہم نے اس وقت اس کو ,Neighborhood Councils Village Councils اور اس کے بعد میٹرو پولیٹن کارپوریشن کیا اور یہ divisional headquarters پر مشتمل ہیں اور ان سب پر، سٹریک کونسل کے مئیر ہوں گے۔میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جو ہماری Standing Committee کی میٹنگ ہوگی اس میں جو debate ہو رہی ہے اس میں، میں چھچھر صاحب کو بھی دعوت دوں گا کہ وہ اس میں آکر اپنا موقف بیان کریں اور پھر ہم اس پر ایک متفقہ فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔ چھچھر صاحب! آپ کمیٹی میں جا کر اس پر بحث کیجئے گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں معزز وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ پورے پنجاب کا issue ہے یہ صرف میرا issue نہیں ہے۔اگر آپ اس کو dispose of کرنے کے بجائے اس تحریک کو اسی کمیٹی کو refer کر دیں تو پھر میں اس قابل ہو سکتا

ہوں کہ وہاں پر جا کر اس پر بات کر سکوں نہیں تو قانون کے مطابق میں اس کمیٹی میں نہیں جا سکتا۔ میری مؤدبانہ گزارش ہوگی کہ آپ اس تحریک کو dispose of نہ کریں بلکہ اس کو اسی کمیٹی میں بھیج دیں جس کا وزیر صاحب نے ذکر کیا ہے۔ اس طرح میں وہاں argue کرنے کی position میں ہوں گا۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ معزز وزیر صاحب نے تحریک التوائے کار نمبر 532/20 پر بڑی مہربانی کی ہے تو اس میں دست بدستہ استدعا گزارش اور منت یہ ہے کہ لوکل ایڈمنسٹریشن کے پاس پیسے استعمال کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ ان کی طرف سے اجازت ہوگی یا سیکرٹری کی طرف سے اجازت ہوگی تو وہ وہاں پر کچھ کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح میں نے جو تحریک التوائے کار 530/20 دی تھی اگر یہ مناسب طریقے سے اپنی ہی پارٹی کے کسی سرکردہ لیڈر کے ذریعے کروالیں لیکن کروالیں وہاں پر بہت بری حالت ہے۔

جناب چیئرمین: اس کی تو انہوں نے assurance دے دی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میری پہلی تحریک التوائے کار اسی کمیٹی کو بھجوا دیں جس کا وزیر صاحب نے بتایا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں مختصر بات کروں گا کہ وزیر لوکل گورنمنٹ میاں محمودالرشید صاحب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے lay ہونے والے Local Bodies Ordinance کی افادیت کے حوالے سے ہاؤس میں یقیناً اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ انہوں نے جو افادیت بنائی ہیں میں اس کو بالکل negative سمجھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلے تاریخی بلدیہ ہوتی تھی، بلدیہ کا ایک کردار پاکستان بننے سے پہلے سے ہے یعنی urban population کے issues کو حل کرنے کے لئے انہوں نے جو ordinance lay کیا ہے اس میں urban population کے سارے tiers ختم کر دیئے گئے ہیں اور یہ جب سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر آئے گا اور جب ترامیم کا مرحلہ آئے گا تو جو افادیت بتائی

گئی ہے وہ غلط ہے بلکہ یہ افادیت توnegative ہے۔ ہم اس پر بات کریں گے اور ترامیم بھی دیں گے اور ہم کمیٹی کے اندر بھی اس کو oppose کریں گے کہ آپ نے بلدیہ کا جو تاریخی ادارہ تھا اس کوilluminate کر دیا ہے۔ میرا یہی پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میری تحریک التوائے کار نمبر 70/21 کا کیا بنا۔

جناب چیئرمین: جی، وہ dispose of ہو گئی ہے۔ آپ بل پر بات کر لیجئے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 214/21 جناب اشرف رسول کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

فیروزوالا میں سرکاری ٹیوب ویل کی بندش (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! مجھے محکمہ کی طرف سے جواب نہیں آیا البتہ میں موصوف محرک سے رابطہ کر کے on ground موجودہ صورتحال کے متعلق معلوم کر لوں گا کیونکہ یہ تحریک التوائے کار چھ ماہ پہلے کی دی ہوئی ہے۔ میں ان سے معلوم کر لوں گا کہ کیا اب کچھ بہتری آئی ہے یا ویسے ہی حالات ہیں وگرنہ وہاں محکمہ کے CEO اور TMOs ہیں ان کو کہہ کر ان کے اعتراضات اور شکایات کے فوری ازالہ کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 326 جناب محمد طاہر پرویز کی ہے یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار میں ساری ٹیکنیکل باتیں ہیں۔ محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آ جائے گا تو میں انشاءاللہ آئندہ اجلاس میں اس کا جواب دے دوں گا۔ آپ اس کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 488/21 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

لاہور کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار میں محترمہ نے قبرستانوں کے حوالے سے بات کی ہے۔ قبرستانوں کے لئے ہم نے سیکرٹری بلدیات کی طرف سے ایک مراسلہ پورے پنجاب میں بھجوایا ہے۔ اس میں تمام یونین کونسلوں اور لوکل گورنمنٹس کو کہا گیا ہے کہ ترجیحی بنیادوں پر قبرستانوں کی حالت کو درست کرنے کے لئے جن میں ان کی چاردیواریاں، وضو گاہیں یا لائٹس ہیں ان کا فوری طور پر بندوبست کیا جائے۔ میں اس لیٹر کی کاپی محترمہ نیلم حیات صاحبہ کو بھی دے دوں گا۔ اس کے تحت پورے پنجاب میں سینکڑوں قبرستانوں کے estimates بن رہے ہیں اور ان کی بہتری کی کوشش ہو رہی ہے۔ یہاں پر شہر خموشاں اتھارٹی کا قیام بھی عمل میں لایا گیا تھا۔ اس کی باقاعدہ SNEs پہلے approve نہیں تھی۔ ہم نے پچھلے ماہ اس کی SNEs اور مختلف categories میں بھرتیوں کی منظوری لی ہے۔ آئندہ ایک ماہ کے دوران اِن اسامیوں کو پُر کر کے شہر خموشاں اتھارٹی کے تحت بڑے شہروں کے اندر قبرستان کے مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے میں مدد ملے گی۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

ملک محمد احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! قصور میں ایک قبرستان ہے جس میں sewerage and drainage کا پانی آتا ہے۔ وہ waste کا پانی قبروں کو برباد کر رہا ہے۔ ہم نے متعدد بار کوشش کی ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی کسی اتھارٹی سے یہ کام ہو جائے کیونکہ یونین کونسلیں جس طرح منسٹر صاحب نے کہا وہ اس قانون کے تحت dysfunctional ہو چکی ہیں اور نئی village and neighborhood councils کی formation نہیں ہے۔ ڈپٹی کمشنر کے پاس فنڈز نہیں ہیں، اسسٹنٹ کمشنر کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے تو پھر The ball runs back to the Ministry for Local Government اگر منسٹر صاحب ہمیں اس floor پر مہربانی فرمادیں کہ ایسا قبرستان جس کی قبریں گندے پانی کی وجہ سے

خراب ہو رہی ہیں۔ وہ بالکلdeplete ہو رہا ہے اور قبریں خراب ہو رہی ہیں وہاں لوگوں کا بڑا concern ہے۔اس کے لئے منسٹر صاحب راہنمائی فرمادیں کہ جب نیچے ادارے ہی موجود نہیں ہیں تو کیاان کے دفتر سے کوئی مدد ہو سکتی ہے؟یہ کسی کوdirection فرمادیں کیونکہ نیچے کوئی سسٹم نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمودالرشید): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ ملک صاحب نے جو بات کی ہے اگر وہ تحریری طور پر یہ سب کچھ لکھ کر ہمیں بھجوا دیں تو ہم لوکل گورنمنٹ کے ذریعے سے فوری طور پر وہاں قصور میں جس حلقہ میں یہ قبرستان ہے وہاں کے متعلقہ لوکل گورنمنٹ کے ذمہ دار یااہلکار کو کہیں گے کہ فوری طور پر اس مسئلہ کو حل کریں کیونکہ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔اس میں کسی قسم کی کوئیpolitics نہیں ہوگی۔ہم کوشش کریں گے کہ ترجیحی بنیادوں پر فوری طور پر اس کوrepair کروادیں۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔ملک محمد احمد خان! آپ لکھ کر منسٹر صاحب کو بھجوا دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 870/19 محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کوpending کیاجاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 309/20 محکمہ کالونیز سے متعلق ہے۔منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کارpending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 194/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جاچکی ہے۔جی، محترمہ وزیر صحت!

فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کابی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار میں محرک نے فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری میں BDS کی فیس کے متعلق ذکر کیا ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری PMDC کے قواعد کے مطابق طالب علموں

سے فیس وصول کرتا ہے۔ زیر بحث مسئلہ لاہور ہائیکورٹ میں بصورت مقدمہ دائر کیا گیا تاہم لاہور ہائیکورٹ نے کالج کے طلباء سے بقایاجات وصول کرنے کا حق دے دیا۔ طلباء نے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تو معزز سپریم کورٹ نے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو بر قرار رکھا۔ یہ فیسیں جس کے بارے میں یہ اعتراضات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے عدلیہ کے فیصلوں کے مطابق فیسیں وصول کی ہیں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 754/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کو UHS اور PMC کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود الحاق سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنا (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ان کی تحریک التوائے کار میں وطیم میڈیکل کالج کا ذکر تھا۔ وطیم میڈیکل راولپنڈی میں 79 بچے داخل ہوئے جن کے والدین نے 10 سے 12 لاکھ روپے فی طالبعلم pay کئے لیکن ان کو امتحان دینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ میں اس کے جواب میں بتانا چاہ رہی ہوں کہ وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کا یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ساتھ الحاق 12 فروری 2021 میں ہوا جس کا نوٹیفکیشن ساتھ شامل ہے۔ وطیم میڈیکل کالج کے طلباء و طالبات first professional MBBS کے امتحان جو مارچ 2021 میں ہوا تھا اُس میں appear ہو چکے ہیں جس کی result sheet بھی ساتھ شامل ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 755/20 جناب عبداللہ وڑائچ، محترمہ خدیجہ عمر اور میاں شفیع محمد کی طرف سے ہے۔ اس کا جواب آنا ہے۔

میڈیکل سنٹر ہیلتھ سسٹم کے 2019 میں ترقی پانے والے ٹیکنیشنز کو 2011 سے بقایاجات ادا کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! یہ تحریک التوائے کار ملازمین کے بارے میں تھی اور تقریباً 13 ہزار میڈیکل ہیلتھ سسٹم کے اندر جونیئر ٹیکنیشن BS-4 کی ملازمت کے بارے میں 2010 سے کیس چل رہا تھا۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ مورخہ 2011-11-24 کو گورنمنٹ آف پنجاب کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر SO/ND/7-11-2010 کے مطابق پیرامیڈیکس کی categories 21 کو upgrade کیا گیا لیکن اس نوٹیفکیشن میں midwife technology شامل نہ تھی جس کی بدولت اس cadre کی upgradation نہ ہو سکی اور نہ ہی اُن کا سروس سٹرکچر بن سکا۔ بعد ازاں گورنمنٹ آف پنجاب، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے ایک نئے آرڈر نمبر SO(ND)1-44/2018 مورخہ 2020-8-28 میں اس cadre کو کچھ اور categories کے ساتھ شامل کیا گیا۔ گورنمنٹ آف پنجاب، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن / آرڈر کے مطابق midwife cadre کو BS-4 سے BS-5 میں مورخہ 2019-4-14 سے upgrade کر دیا گیا۔ مزید اس cadre کی upgradation بطور جونیئر ٹیکنیشن (مڈوائف) BS-9 مورخہ 14-9-2019 سے ہو چکی ہے۔ اس جونیئر ٹیکنیشن category کی upgradation بطور جونیئر ٹیکنیشن (مڈوائف) BS-9 کی مجاز اتھارٹی متعلقہ اضلاع کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی) ہیں جو کہ مورخہ 2019-9-14 سے اُن کی بطور جونیئر ٹیکنیشن (مڈوائف) BS-9 گورنمنٹ رولز کے مطابق upgradation کرنے کے پابند ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SO(ND)7-11-2010 کے مطابق پیرامیڈیکس بتاریخ 2011-11-24 کو اُن کی دو categories کو 50:34:15:1 کی نسبت سے upgrade کیا گیا۔ محکمہ خزانہ گورنمنٹ آف پنجاب کے مطابق آرڈر نمبری SO(Abs)12-7/18 بتاریخ 2019-7-4 کے مطابق جن ملازمین کو رولز سے ہٹ کر upgrade کیا گیا ہے اُن کی upgradation کو withdraw کرنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ (کاپی لف ہے)

جناب چیئرمین! یہ احکامات اس لئے جاری کئے گئے کیونکہ وہ properly splash نہیں کئے گئے تھے۔اس پر انہوں نے کہا کہ "There was no transparency in it and we are working on it." جن لوگوں کی پہلے upgradation نہیں ہوئی تھی تو اس کے لئے ہم نے کوشش کی اسی طرح اس حوالے سے بھی we will see to it after proper splashing.

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اس کا solution نکال لیجئے گا کیونکہ آپ اُن کو خود بھی hearing دے رہے ہیں۔اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/21 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر عملے کی عدم دستیابی (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ MRI مشین کے لئے چھ ماہ سے سٹاف بھرتی نہیں ہوا تو میں ان کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ سروسز ہسپتال کے ریڈیالوجی ٹاور میں MRI مشین کو فعال کر دیا گیا ہے، ریڈیالوجی ٹاور کی منظور شدہ اسامیوں کو بھرتی کرنے کے لئے متعلقہ ہسپتال کو اخبار میں اشتہار جاری کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے اور جلد ہی ان سیٹوں کو پُر کر لیا جائے گا۔سروسز ہسپتال کی ENT وارڈ کو ریڈیالوجی میں شفٹ کیا جا چکا ہے، اس کے بعد پرانی وارڈ کی renovation کی جا رہی ہے اور ہسپتال میں صفائی کے انتظامات کو مزید بہتر کرنے کے لئے ہیڈ نرسز پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جو infection control کے معاملات کے ساتھ ساتھ صفائی کا خیال بھی رکھے گی۔صفائی کے انتظامات کو مزید بہتر کرنے کے لئے صفائی کا ٹھیکہ ایک پرائیویٹ فرم کو دے دیا گیا ہے۔مریضوں کی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے ہسپتال انتظامیہ دن رات کوشاں ہے۔میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ میں صبح سروسز ہسپتال میں ہی تھی اس لئے خود دیکھ کر آئی ہوں کہ MRI مشین functional ہے اور ساری سروسز فراہم ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 102/21 شیخ علاؤالدین کی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

لاہور کے پرائیویٹ ہسپتال میں untrained عملہ کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ labs کی مانیٹرنگ نہیں کی جا رہی اور یہ اپنی مرضی کے مطابق فیسیں لیتے ہیں۔ میں اس حوالے سے بتانا چاہ رہی ہوں کہ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے واضح کیا جاتا ہے کہ صحت کی سہولت فراہم کرنے والے اداروں بشمول لیبارٹریوں میں مہیا کی جانے والی صحت کی خدمات / سہولیات کا معیار اور دیگر امور سے متعلق شکایات ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن صوبے میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے اور عطائیت کے سدباب کے لئے قائم کیا گیا پہلا انضباطی ادارہ ہے جو معزز ایوان کے منظور شدہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت قائم ہوا۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اپنے قیام کے بعد صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں بشمول لیبارٹریوں کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کا عمل شروع کیا اور تاحال 614 لیبارٹریاں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن سے رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں بشمول لیبارٹریوں میں فراہم کی جانے والی سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے Minimum Service Delivery Standards وضع کئے اور حکومتِ پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد اُن کا اطلاق صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام اداروں بشمول لیبارٹریوں پر شروع کیا جو کہ تاحال جاری ہے۔ وضع کئے گئے MSDS میں تمام علاج گاہوں کو واضح ہدایات ہیں کہ وہ اپنے ہاں صحت کی سہولیات کے عوض وصول کی جانے والی فیسوں / چارجز کی باقاعدہ ایک فہرست / ریٹ لسٹ مرتب کر کے مریضوں اور ان کے لواحقین کو مہیا کریں بلکہ آویزاں بھی کریں۔ کسی بھی علاج گاہ کو اُس وقت تک لائسنس جاری نہیں کیا جاتا جب تک MSDS پر مکمل عملدرآمد یقینی نہ بنایا جائے لہٰذا علاج گاہوں کو لائسنس دینے سے قبل

اس امر کی پڑتال کی جاتی ہے کہ وہاں پر مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے ریٹ لسٹ دستیاب ہو۔ مزید برآں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے علاج گاہوں میں وصول کی جانے والی فیسوں بشمول لیبارٹری ٹیسٹ چارجز کا تفصیلی جائزہ لے کر اُن کو مناسب اور موزوں بنانے کے لئے تمام سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت کر کے تجاویز مرتب کی ہیں اور فیسوں کو standardize کرنا اور ان کے اطلاق کے لئے Draft Pricing Regulations وضع کئے۔ مذکورہ regulations رائے عامہ کے حصول کے لئے شائع کر دیئے گئے ہیں اور کمیشن کے زیر غور ہیں جس کا فیصلہ آئندہ ہونے والے کمیشن کے اجلاس میں کیا جائے گا۔ باقاعدہ منظوری کے بعد تمام علاج گاہوں بشمول لیبارٹریوں پر اُن کا اطلاق کیا جائے گا اور اس دیرینہ مسئلہ پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/172 جناب محمد ارشد اور چودھری مظہر اقبال کی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

THQ ہسپتال فورٹ عباس میں انجیو گرافی مشین کی عدم دستیابی پر عوام کو پریشانی کا سامنا (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! انہوں نے کہا تھا کہ فورٹ عباس کے اندر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ایک کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ بنایا گیا ہے جس میں انجیو گرافی کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ فورٹ عباس دُور دراز علاقہ ہے اور یہاں پر UAE کی گورنمنٹ نے 12 beds پر مشتمل کارڈیک سنٹر 2010 میں بنوایا تھا جس میں male and female کے چھ چھ بیڈز مخصوص ہیں۔ کارڈیک سنٹر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے اندر واقع ہے۔ یہ ایک well-equipped and dedicated کارڈیک سنٹر ہے جبکہ 2015 سے یہاں پر کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ بھی کام کر رہا ہے۔ اس کارڈیک سنٹر میں کارڈیالوجی کی ضروری noninvasive testing دل کے مریضوں کی ہو رہی ہے۔ اس کارڈیک سنٹر پر دل کے مریضوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ بہاولنگر اور کبھی کبھی منڈی یزمان سے بھی مریض یہاں آتے ہیں۔ وہاں پر مریضوں کو اعلیٰ کوالٹی کا علاج مہیا کرنے کی

کوشش کی جاتی ہے۔ ہمارے کارڈیک سنٹر کے اندر روزانہ 70 سے 80 مریضوں کو OPD میں چیک کیا جاتا ہے۔ اکتوبر کے مہینے میں 101 مریضوں کی echocardiography کا ٹیسٹ کیا گیا اور 22 مریضوں کا exercise tolerance test لیا گیا ہے۔ انجیو گرافی ایک حساس نوعیت کی سرجری ہوتی ہے۔ جب آپ انجیو گرافی کرنا چاہتے ہیں تو اس میں naturally stenting is the main thing اس لئے انجیو گرافی کی سہولت مہیا کرنے کے لئے ابھی ہمارے پاس مطلوبہ معیار کا انفراسٹرکچر اور بلڈنگ موجود نہیں ہے کیونکہ CCO کی سہولت دستیاب ہونا ضروری ہے جو کہ تحصیل کی سطح پر یہ سب کچھ ممکن نہیں ہے۔ کارڈیک سنٹر تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں انجیو گرافی کی سہولت مہیا نہیں کی جا سکتی جبکہ قریب ترین وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں یہ ساری سہولیات موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/177 جناب ساجد احمد خان کی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

لاہور شہر میں پرائیویٹ ہسپتالوں ولیبارٹریوں کی لوٹ مار
عوام کا مافیا کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار میں بھی پرائیویٹ ہسپتال اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کی بات کی گئی ہے کہ اُن کی proper monitoring نہیں کی جا رہی لہٰذا میں ایوان کو تسلی دینا چاہتی ہوں۔ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے واضح کیا جاتا ہے کہ صحت کی سہولت فراہم کرنے والے اداروں بشمول پرائیویٹ ہسپتالوں میں مہیا کی جانے والی صحت کی خدمات / سہولت کے معیار اور دیگر امور سے متعلق شکایات ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ اب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ایکٹ کے مطابق باقاعدہ رجسٹر اور لائسنس دیا جا رہا ہے بلکہ ان کی one to five grading بھی کی جاتی ہے۔ اس میں اب تک عطائیت کے تقریباً 32 ہزار 292 اڈے بند کر چکے ہیں جن میں 3 ہزار 377 اڈے صرف ضلع لاہور میں واقع تھے۔ اب تک ضلع لاہور میں تقریباً 300 چھوٹے بڑے پرائیویٹ ہسپتال پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ساتھ رجسٹرڈ ہو چکے ہیں اور پچھلے چند سالوں میں ہیلتھ کیئر کمیشن کی انسپکشن کی ٹیمیں متعدد بار معائنہ

کر چکی ہوں۔ They are ensuring کہ Minimum Service Delivery Standards ہر جگہ پر maintain ہوں۔ میرے خیال میں ہیلتھ کیئر کمیشن کے ذریعے proper monitoring ہو رہی ہے اور خاص طور پر صحت کارڈ کی وجہ سے ہم زیادہ ensure کر رہے ہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ پرائیویٹ ہسپتالوں کو ہم on panel کر رہے ہیں تاکہ ہر ہسپتال کا معیار اتنا اچھا ہو کہ وہاں پر لوگوں کو اچھی سہولت مل سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار محکمہ Excise, Taxation & Narcotics Control کے متعلقہ ہے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اسے pending کرتے ہیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی عبداللہ وڑائچ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! ڈپٹی سپیکر صاحب جب preside کر رہے تھے۔ انہوں نے راجہ صاحب کی ہی request پر فرمایا تھا۔ کہ منسٹرز regularly حاضری نہیں دے رہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اگر راجہ صاحب بتانا مناسب سمجھیں تو کہ کل کا ڈپٹی سپیکر کا order convey کر دیا گیا تھا؟ تو آج پھر منسٹرز کیوں نہیں آئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! جو بات عبداللہ وڑائچ صاحب نے کی ہے۔ آپ کی وساطت سے میں لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ ایک دن پہلے آپ نے بھی کہا تھا کہ یہ business pending نہیں ہونا چاہیے اور کل ڈپٹی سپیکر صاحب نے بڑے سخت الفاظ کے اندر یہ کہا کہ کل سارے منسٹرز جن کا pending business ہے وہ یہاں حاضر ہوں گے۔ میرا فرض بنتا ہے اور نہ ہی کسی کا شکریہ ادا کرنا بنتا ہے۔ لیکن میں Health Minister صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو Chair کی ruling تھی۔ اس spirit کے ساتھ آج Health Minister اور Higher Education Minister یہاں موجود ہیں۔ اب ذرا سن لیں Housing کے Minister موجود نہیں ہیں۔ چونکہ ان کا business گزر گیا۔ یہاں جو business پیش کیا گیا ان کے متعلقہ منسٹر آج

بھی موجود نہیں ہیں۔ یہاں پر School Education کے منسٹر مراد راس صاحب نہیں ہیں، یہاں پر Environment کے منسٹر نہیں ہیں, Colonies کے منسٹر نہیں ہیں , Excise and Taxation, کے منسٹر بھی نہیں ہیں اور میرے خیال سے محکمہ اوقاف کے منسٹر بھی موجود نہیں ہیں۔اس کے علاوہ ابھی اور بھی business رہتا ہے لہٰذا اور بھی منسٹرز کے نام Add ہو جائیں گے۔یعنی دو منسٹرز کے علاوہ یہاں پر کسی نے اس Chair کی ruling کے اوپر توجہ نہیں دی ہے۔میرا آخری مطالبہ یہ ہے کہ یہ سارے منسٹرز جو طاقت حاصل کرتے ہیں اور جن کو ہم vote کرتے اور اکثریت کی بنیاد کے اوپر Chief Executive یعنی قائد ایوان منتخب کرتے ہیں۔اگر قائد ایوان کے کھلاڑی کھیلنا نہ چاہتے ہوں تو میرا مطالبہ ہے جمعہ والے دن قائد ایوان یہاں تشریف لائیں۔چونکہ ان کے کھلاڑی اب یہاں کھیلنے کے لئے تیار نہیں ہیں دو چار کو چھوڑ کر تو قائد ایوان یہاں آکر اس business کا جواب دیں۔جب وہ یہاں کھڑے ہوں گے تو مجھے پورا یقین ہے کہ منسٹرز بھی حاضر ہو جائیں گے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محکمہ اوقاف کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ محکمہ سپورٹس کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/427 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے move ہو چکی ہے متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں۔جی، ملک محمد انور!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب چیئرمین! اس کا میں نے جواب دے دیا تھا۔یہ تحریک التوائے کار نمبر 20/427 dispose of ہو گئی تھی۔

جناب چیئرمین: جی یہ تحریک التوائے کار نمبر 20/427 کو disposed of کیا جاتا ہے۔۔۔ محکمہ جنگلات کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ محکمہ مواصلات کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔Labor & Human Recourse کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔Archives and Libraries کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار pending کرتے ہیں۔ Wildlife and Fisheries کے

منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ Industries and Commerce کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ Schools Education کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

بحث

زراعت پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر agriculture پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ارکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: عظمیٰ کاردار صاحبہ منسٹر صاحب بات کر لیں پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لینا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** شکریہ، جناب چیئرمین! میں آج زراعت پر بحث کا آغاز کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کی وجہ سے پچھلے سال ہم نے چار فصلوں میں ریکارڈ پیداوار حاصل کی۔ گندم کی 20.9 ملین میٹرک ٹن پیداوار حاصل کی جو کہ ایک ریکارڈ پیداوار تھی جبکہ پنجاب میں اس سے پہلے 17-2016 میں زیادہ سے زیادہ گندم 20.4 ملین میٹرک ٹن پیدا ہوئی تھی۔ چاول کی فصل کی بھی ہم نے ریکارڈ پیداوار حاصل کی جو کہ 5.3 ملین میٹرک ٹن تھی اور پہلے کبھی اتنی پیداوار حاصل نہیں کی جا سکی تھی۔ شوگر کین کی ہم نے 57 ملین میٹرک ٹن پیداوار پچھلے سال حاصل کی اور یہ ریکارڈ پیداوار تھی جبکہ maize کی بھی سات ملین میٹرک ٹن پیداوار تھی یعنی ان چار فصلوں کی ایک ریکارڈ پیداوار ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ آئل سیڈز میں بھی پہلے سے کافی بہتر پیداوار حاصل کی۔ فصلوں کی پیداوار میں جو بہتری آئی ہے اس کی بنیادی وجہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی پالیسی بھی ہے کہ حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ان کے نتیجے میں کاشتکار فصلوں کی بہتر پیداوار حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

جناب چیئرمین! اگر میں اقدامات کا ذکر کروں تو جب سے یہ حکومت آئی ہے تو farm water management میں بہت بہتری لائی گئی ہے اور ہم نے پچھلے تین سالوں میں 3500 کھالے سالانہ کی بنیادوں پر پختہ کئے جبکہ پہلے کبھی اتنی بڑی تعداد میں کھالے پختہ نہیں کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ high efficiency irrigation systems کی installation میں بھی ہم بہت بہتری لائے اور کافی زیادہ area cover کیا۔ ماضی میں 2013 سے 2018 تک اگر ہم سالانہ اوسط نکالیں تو وہ پانچ ہزار ایکڑ پر high efficiency irrigation systems نصب کئے جاتے تھے جبکہ پچھلے تین سالوں میں سالانہ کی بنیاد پر 14 ہزار ایکڑ پر high efficiency irrigation systems نصب کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! Fertilizer اور دیگر inputs پر کاشتکاروں کو سبسڈی دی گئی جس کی وجہ سے کاشتکاروں نے فصلوں کی بہتر پیداوار حاصل کی۔ میں یہاں پر یہ گزارش کروں گا کہ 2013 سے 2018 تک کل 8۔ ارب روپے کی سبسڈی کاشتکاروں کو دی گئی جبکہ 2018 سے 2021 تک موجودہ حکومت 12 ارب روپے سبسڈی کی مد میں کاشتکاروں کو دے چکی ہے بلکہ اس مالی سال کے آخر تک سبسڈی کی رقم 16 ارب روپے تک ہو جائے گی جس سے کاشتکار مستفید ہوں گے۔

جناب چیئرمین! کاشتکاروں کو "کراپ انشورنس" کی سہولت دی گئی اور خاص طور پر چھوٹے کاشتکاروں کو یہ سہولت دی گئی۔ ہم نے اپنے اس دور میں 8۔ لاکھ 82 ہزار کاشتکاروں کی کراپ انشورنس کرائی جس کا پریمیئم حکومت پنجاب نے ادا کیا جس کی further detail بھی میرے پاس ہے اور جہاں پر calamity hit ہوئے اور جہاں پر claims آئے وہ بھی حکومت نے pay کئے جبکہ پچھلے تین سال کے عرصے میں 49.88 ملین کے claims farmers کو ادا کر چکی ہے۔

جناب چیئر مین! ایگریکلچر ریسرچ ترقی کی ایک بنیاد ہوتی ہے جس کے ذریعے modern ریسرچ کر کے زراعت میں بہتری لاتے ہیں تو ایگریکلچر ریسرچ کے بجٹ میں موجودہ حکومت نے خاطر خواہ اضافہ کیا۔ میں یہاں پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ 2013 سے 2018 تک ایگریکلچر ریسرچ پر چار ارب روپے خرچ کئے تھے جبکہ 2018 سے 2021 تک ایگریکلچر ریسرچ پر 11 ۔ارب روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ میں یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ ایگریکلچر کے non-development بجٹ میں بتدریج اضافہ کیا گیا اور موجودہ مالی سال میں ایگریکلچر کا non-development بجٹ 31۔ارب روپے کیا گیا جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایگریکلچر کا non-development بجٹ ریسرچ اور دیگر innovative چیزوں پر خرچ ہو گا جس سے یقیناً ایگریکلچر میں بہت زیادہ بہتری آئے گی۔

جناب چیئر مین! حکومت نے جو نئے کام شروع کئے ان میں کسانوں کو سبسڈی دی جاتی تھی جس کے مختلف طریقے تھے اور شروع میں سبسڈی کا طریق کار ہوتا تھا کہ at source Government subsidy wide کر دیتی تھی لیکن اس کی uniform distribution میں problem آتے تھے پھر اس کے بعد bags میں "کوپن" ڈالنے طریق کار adopt کیا گیا جس کے ذریعے کئی قباحتیں آتی تھیں لہٰذا ان ساری قباحتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا کہ کسانوں کو "کسان کارڈ" دیا جائے۔ کسان کارڈ کا بنیادی فائدہ یہ ہو گا کہ digital transaction ہو گی جس میں لوگوں کا directly interaction نہیں ہو گا اور اس سے کرپشن کے chance کو zero کر دیا جائے گا۔ پنجاب میں اب تک 6 لاکھ 60 ہزار کاشتکاروں میں کسان کارڈ تقسیم کئے جا چکے ہیں اور مزید کاشتکاروں کو بھی کسان کارڈ دیئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کسان کارڈ activate ہو کر functional ہوئے ہیں تو آج ہمیں digitally یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے پاس جو digital data ہے اس کے مطابق 5.8 ملین hits ہو چکی ہیں میرا مطلب یہ ہے کہ 5.8 دفعہ مختلف کاشتکار اپنے کسان کارڈ کو استعمال کر چکے ہیں جس سے وہ 2.2 ارب روپے کی سبسڈی حاصل کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! حکومت نے ایک نیا طریق کار adopt کیا ہے، ایگریکلچر ایکسٹینشن ایک ایسا tool ہوتا ہے جس کے ذریعے کاشت کاروں کو modern technology کے بارے میں زیادہ سے زیادہ نئی ترغیب دی جاتی ہے اور انہیں اس حوالے سے educate کیا جاتا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ ہم extension کے ذریعے ہمیشہ کاشتکاروں کو promote کرتے ہیں اور کاشتکاروں کے لئے بہتری لاتے ہیں۔ ہم extension میں آئی سی ٹی سسٹم یعنی Implementation Communication Technique شروع کر رہے ہیں جس سے کاشتکاروں کو جدید techniques سے فوری طور پر آگاہ کیا جائے گا اور انہیں digitally aware کیا جائے گا۔ جہاں گورنمنٹ کے extension workers کام کر رہے ہیں اب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے بھی extension workers کو hire کیا جائے اس طرح پرائیویٹ کمپنیاں بھی extension work میں شامل ہوں گی۔ گورنمنٹ نے پچھلے تین سالوں میں فارم مشینری پر خاص توجہ دی ہے کیونکہ آج زمانہ precision farming کا ہے اور ہم جدید ٹیکنالوجی سے ہی اپنی کاشتکاری بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ چونکہ precision technology کی مشینیں کافی مہنگی ہیں اس لئے ان مشینوں کو کاشتکاروں کے لئے affordable بنانے کے لئے گورنمنٹ کچھ مشینوں پر 50 فیصد اور کچھ پر 60 فیصد سبسڈی دے رہی ہے تاکہ کاشتکار subsidized rate پر وہ مشینیں خرید سکیں اور بہتر کاشتکاری کر سکیں۔ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا کہ ہم نے چاول میں ریکارڈ پیداوار حاصل کی ہے تو گورنمنٹ نے Kubota کی بہت ہی اچھی قسم کی sowing اور harvesting کی مشینیں اسی سکیم کے تحت کاشتکاروں کو دی ہیں۔ جب سے rice کی mechanical sowing شروع ہوئی ہے اس سے yield میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور یہ اضافہ ہماری overall پیداوار میں reflect کر رہا ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ Punjab Agriculture Research Board ایک redundant ادارہ بنا ہوا تھا ہم نے اس بورڈ کو functional کیا، نئے چیف ایگزیکٹو کی تعیناتی کی اور بورڈ کے ممبران کو مکمل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ بورڈ 550 ملین کے

different research projects پر کام کر رہا ہے۔ کاٹن کے revival پر کام کرنے کی وجہ سے اس سال اللہ کی مہربانی سے اوسط پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ کاشتکار کاٹن کاشت کرنے سے مکمل مایوس ہو چکا تھا پچھلے دس سالوں سے کاٹن کی پیداوار بتدریج کم ہوتی چلی جا رہی تھی اور اس سال کسانوں نے بہت کم کاٹن کاشت کی تھی۔ جو کاشت ہوئی اس پر محکمہ زراعت نے خاص توجہ دی اور اس کو protect کرنے کے لئے IPM سسٹم کو introduce کرایا۔ اس کے ساتھ ساتھ whitefly جو severe pest ہے اس کے against جو effective pesticides تھیں ان پر بھی subsidy دی ہے جس کے نتیجے میں اس سال کاٹن کی فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کاٹن ایک ایسی crop ہے جس کا نہ صرف value chain بہت بڑا ہے بلکہ اس میں value addition بھی کئی گنا ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ملک پاکستان کی 65 فیصد ایکسپورٹ cotton made up سے ہوتی ہے اس لئے ہم اس کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم نے اس سال کاشتکاروں کو incentive دینے کے لئے کاٹن کی minimum support price introduce کرائی جس سے کاٹن کی فی من support price 5000 روپے رکھی گئی۔ اس کی وجہ سے اس سال جن کاشتکاروں نے کاٹن کاشت کی ان کو خاطر خواہ منافع ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اس سال کاٹن کی 19 varieties approve کی ہیں ان میں سے 15 ایسی ہیں جن کو گورنمنٹ سیکٹر کے ریسرچ اداروں نے اور 4 varieties کو پرائیویٹ سیکٹر نے بنائی ہیں۔ ہم نے اس سال ان varieties کو approve کیا ہے اور Punjab Seed Council نے ان کو رجسٹرڈ کیا ہے۔ میں یہاں پر ایک اور بات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں breeders نے بہتر کام نہیں کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ breeders جلدی جلدی نئی نئی varieties بنا کر ان کے بیج فروخت کر کے پیسا کمانے کے چکر میں پڑ گئے تھے۔ ہم نے ان کو protect کرنے کے لئے اور breeders کی محنت کو protect کرنے کے لئے breeders right کو enforce کروایا ہے تاکہ breeder جو variety بنائے اسے اس variety کی royalty مل سکے نیز اس کا interest قائم رہ سکے اور وہ صحیح scientific research کرے۔ پہلے ایک ورائٹی کی کئی کئی ناموں سے رجسٹریشن ہو جاتی تھی ہم نے اس کو بند کرنے کے لئے یہ لازمی قرار دے دیا ہے کہ کوئی بھی ورائٹی Seed Council میں اس وقت تک رجسٹرڈ نہیں ہو گی جب تک اس کا

DNAاورfinger printنہیں ہو گا تا کہ ہر ورائٹی کی purityکوensureکیا جا سکے۔ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر seed traceabilityکا نظام بھی رائج کرایا ہے تا کہ کوئی بھی کاشتکار جو بھیseedلے اور جتنی مقدار میں لے اس کے پاس اس کا کوڈ ہو تا کہ وہ سیڈ کی traceabilityکر سکے، یہ جان سکے کہ سیڈ کتنا pure ہے، اس کو کس مقام پر بنایا گیا ہے اور اس میں کتنی germinationکی صلاحیت ہے۔

جناب چیئرمین! یہ میری چند معروضات تھیں جو میں نے آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں پیش کی ہیں۔ میں یہاں پر ایک خاص issue بھیdiscussکرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں پہلے بھی ایک قرارداد moveہوئی تھی۔ وہ ہےfertilizer کہ اس کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں جس کی وجہ سے بہتissueآ رہا ہے اور کہیں پر اس کی سپلائی کا بھی issueہے۔ میں آپ کی وساطت سےfertilizerکے بارے میں بھی تھوڑی گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ میں سب سے پہلےDAPکے بارے میں بات کروں گا اور پھر یوریا کے بارے میں بات کروں گا۔DAPکی کھاد زیادہ تر importہوتی ہے اور قلیل مقدار میں پاکستان میں بنائی جاتی ہے۔ یہ ہماری زراعت کا ایکimportant component ہے لیکن پچھلے کچھ انٹرنیشنل حالات ایسے ہوئے، یہاں میں واضح کروں کہ دنیا میں جو ڈی اے پی مارکیٹ کی جاتی ہے تو اس کا 3 / 1 حصہ ہمیشہ روایتی طور پر چائنا مارکیٹ کرتا ہے۔ جب پاکستان بھی روایتی طور پر ڈی اے پی import کرتا تھا تو 70 ضروریات چائنا سےimportکرتا تھا باقی 30 فیصد سعودی عرب،MoroccoاورAustralia سےimportکرتا تھا۔ ہوا یہ کہ جو چائنا 3 / 1 حصہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں ڈی اے پی سپلائی کرتا تھا تو اس نے پچھلے سال جولائی میں اپنیexportروک دی اور ایک سال کے لئےexportپر پابندی لگا دی جس کی وجہ سے انٹرنیشنل مارکیٹ میں سپلائی میں ایک بہت بڑی کمی آئی ہے جس کے نتیجے میں انٹرنیشنل مارکیٹ میںprices increaseہونا شروع ہو گئی۔ میں یہاں پر یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ڈی اے پی کی چائنا سے export بند ہونے سے پہلے 350 ڈالر پر میٹرک ٹن مارکیٹ میں اس کی قیمت ہوتی تھی جیسے ہی چائنا سےexportبند ہوئی تو اس کی قیمت بڑھنا شروع ہو گئی اور یہ بتدریج بڑھتی چلی گئی۔ ابlast shipجو پاکستان میںimportہوا ہے وہ 919 ڈالر پر میٹرک ٹن کیpriceپرimportہوا ہے جبکہ اس وقتpriceاس سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔

recently بنگلہ دیش نے جو ڈی اے پی خریدی ہے وہ ایک ہزار ڈالر پر میٹرک ٹن کی قیمت پر خرید کی ہے جس کی وجہ سے ڈی اے پی کی قیمتوں میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اس وقت سپلائی کا issue نہیں آرہا لیکن قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں پر یوریا کھاد کی بات بھی کرنا چاہوں گا کہ ہمیں یوریا کھاد کی سپلائی میں problem آئی۔ یوریا کھاد کے دو پلانٹس Agritech اور Fatima Fertilizer 27 جون سے لے کر 17 ستمبر تک بند رہے۔ ان دو پلانٹس کے بند ہونے کی وجہ سے یوریا کھاد کی supply chain disturb ہوئی۔ جب ربیع اور خریف کا سیزن شروع ہوتا ہے تو ہم اس وقت stock-taking کرتے ہیں اور جب ہم اس stock کا opening balance دیکھتے ہیں تو پچھلے سال جب ربیع سیزن کا آغاز ہوا تھا تو اس وقت ہمارا opening balance 4 لاکھ 73 ہزار میٹرک ٹن تھا جبکہ اس سال ربیع سیزن اکتوبر میں شروع ہوا تو ہمارا opening balance 1 لاکھ 16 ہزار میٹرک ٹن تھا جس کی وجہ سے یوریا کھاد کی سپلائی میں کافی کمی واقع ہوئی جو اس وقت کاشتکار کے لئے پریشانی کا باعث بھی بن رہا ہے لیکن ہم نے اس سپلائی کو ensure کرنے کے لئے مختلف measures لئے ہیں۔ اگر جہاں کہیں ہمیں stock کی information ملی ہے تو ہم نے وہ بھی confiscate کیا، کہیں اگر ہمیں زیادہ قیمت کی complaint آئی ہے تو اس پر ہم نے جرمانے بھی کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے ایک سسٹم کے تحت پورٹل بنایا ہے جس سے جتنی بھی یوریا کھاد کی سپلائی آتی ہے اس کو ہم مانیٹر کرتے ہیں جہاں جہاں جس جگہ بھی جاتی ہے اس کو مانیٹر کر کے اس کی sale supervise کرا رہے ہیں تاکہ farmers کو کھاد مل سکے اور ان کی پریشانی دور ہو سکے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ discussion کے لئے ہاؤس اوپن کرتا ہوں اور جو فاضل ممبران کی آراء ہوں گی یا ان کے سوالات ہوں گے تو میں wind up کرتے ہوئے ان کا جواب دوں گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، چودھری محمد اقبال صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اہم موضوع پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ جب میرے محترم بھائی وزیر زراعت صوبہ پنجاب کی بڑی rosy picture پیش کر رہے تھے تو میں سمجھا تھا کہ شاید ہم کسی اور صوبے میں رہتے ہیں اور وہ کسی اور صوبے کی بات

کر رہے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ جو صوبہ کے ساتھ اس وقت ہوا ہے، میں ان کی آخری بات سے بات شروع کرتا ہوں کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں جو کھاد کا بحران آیا ہے ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ میں ان سے بڑی مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ جس طرح انہوں نے حالات بتائے ہیں کہ دو پلانٹس بند ہو گئے اور import ٹھیک نہیں ہو سکی تو اس سب کا ازالہ کس نے کرنا تھا؟اس کو visualize کیوں نہیں کیا گیا کہ sowing season سر پر ہے اور sowing season کی timingہوتی ہے اس کے بعد ڈی اے پی کھاد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر ڈی اے پی کھاد اس وقت پر نہ ڈالی جائے تو فصل کی پیداوار بہت کم ہو جاتی ہے۔ یہاں پر ہوا کیا ہے؟ میں باقاعدہ آپ کو اس کی تاریخیں پڑھ کر سناؤں گا کہ کس کس تاریخ پر ہمارے ساتھ کیا ہو تا رہا ہے؟ڈی اے پی کھاد کی قیمت فی 50 کلو گرام جولائی 2021 میں 6000تک تھی جبکہ ستمبر 2021 میں 6570روپے ہو گئی،اکتوبر2021میں اس کی قیمت 6800سے6900تک ہو گئی ،26اکتوبر 2021 کو 7500روپے ہو گئی،نومبر کے مہینے میں 7875 روپے ہو گئی اور 15نومبر سے اس کی قیمت 8200سے 8700تک چلی گئی۔ یہ چیزیں پہلے visualize نہیں کی گئیں کہ کھاد کا بحران آنے والا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جوں جوںsowing season آتا گیا اس کی قیمتیں بتدریج بڑھتی گئیں بلکہ روز بروز بڑھتی گئیں پھر یہ ناپائید بھی رہی اور لوگوں کو ملی نہیں۔ یہاں سارے کاشتکار بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کیا حالت رہی اور کتنے زمینداروں نے ڈی اے پی کھاد ڈالی ہے اور کتنے زمینداروں نے نہیں ڈالی تو اس سے پیداوار میں کمی آئے گی۔ میں ایکfood security item گندم کی بات کر رہا ہوں اور گندم وہ فصل ہے جن ممالک کے اندرsoil صحیح نہیں ہے تو اپناsoil باہر سے مٹی لا کر بنانا پڑے تو وہ بنا کر اپنی پیداوار خود پیدا کرتے ہیں جتنی ان کو ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارا تو بہترین زرعی نظام ہے، بہترین نہری نظام ہے، بہترین ہماری زمین ہے اور ہمارا کاشتکار بھی محنتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ سارے مسائل ہم سے حل نہیں ہو سکے؟ ہمارے ساتھ ہمسایہ ملک ہے اور اس کی تعریف کرنا ہمارا دل نہیں چاہتا تو وہاں جا کر پتا کریں کہ کیا صورتحال ہے؟انڈیا کے اندر doorstep facilities زمیندار کو دی جاتی ہیں۔ یونین کونسل کو focus کیا جاتا ہے۔ وہاں پر کھاد، بیج اور pesticidesہر چیز ان کو کنٹرول ریٹ پرprovide کی جاتی ہے۔ وہاں اب بھی پتا کر لیں کہ کھاد کا کیا ریٹ ہے، کھاد وہ بھیimport کرتے ہیں ہم بھیimport کرتے ہیں۔ یہ مسائل آخر کس نے

حل کرنے ہیں؟ جب بھی وزیراعظم صاحب بات کرتے ہیں، بڑے ادب سے ان کی بات کروں گا اور وہ فرماتے ہیں کہ پاکستان کے اندر مافیا ہے جو black marketing کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مافیا کو ہاتھ ڈالنا ہے تو کس نے ڈالنا ہے؟ حکومت وقت نے ڈالنا ہے اور وزیراعظم نے ڈالنا ہے۔ ان کو نتھ ڈالنی ہے تو کس نے ڈالنی ہے؟ تو یہ ساری چیزیں lack of governance کی ہیں اس طرح سے معاملات نہیں چلتے ہیں۔ agriculture وہ subject ہے جب تک پاکستان کے اندر agriculture کو promote نہیں کیا جائے گا، اس کو ٹھیک نہیں کیا جائے گا تو اس وقت تک اس ملک کے حالات ایسے ہی رہیں گے۔ ہم IMF کے محتاج رہیں گے، ہم باہر سے چیزیں مانگتے رہیں گے۔ میرے بھائی نے بڑی rosy picture پیش کی ہے کہ فصلوں کی پیداوار بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اگر پیداوار بڑھ گئی ہے تو چینی کیوں import ہو رہی ہے؟ گندم کیوں import ہو رہی ہے؟ دم کیوں import ہو رہی ہے، oilseeds کیوں import ہو رہا ہے پھر یہ ساری چیزیں کیوں ہو رہی ہیں۔ میری بڑی دردمندانہ اپیل ہے کہ کاشتکار کو promote کریں، کاشتکار کی حالت بہتر کریں یہ جو گندم کی فصل ہے اس کو نفع آور بنائیں، کاشتکاروں کو اس میں سے بچت ہو اگر اُس کی cost of production بھی پوری نہ ہو تو وہ گندم کی فصل کو چھوڑ کر کسی اور فصل کی پیداوار کی طرف چلا جائے گا پچھلے ادوار میں ایسے ہوتا رہا ہے کہ جب بھی گندم کے ریٹ ٹھیک نہیں تھے تو لوگ چارہ یا دوسری فصلوں کی پیداوار کی طرف جاتے رہے ہیں۔ میں جو اچھا کام کر گیا ہے اُس کی ضرور بات کروں گا کہ محترم یوسف رضا گیلانی وزیراعظم تھے انہوں نے گندم کا ریٹ پہلی دفعہ کافی تعداد میں بڑھایا اُس سے یہ ہوا تھا کہ پیداوار اتنی ہو گئی تھی کہ ہمیں export کے avenues ڈھونڈنے پڑے تھے کہ پاکستان سے اگر گندم export ہو سکے تو کن کن ممالک میں ہو سکتی ہے تو غذائیت کے اعتبار سے ہماری گندم ساری دُنیا میں بہترین گندم ہے تو پاکستان نے export کے avenues ڈھونڈنے شروع کر دیئے تھے آج کل کیا ہو گیا ہے کہ ہم import کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری دردمندانہ اپیل ہے کہ زراعت کو priority نہیں دی جا رہی جو دی جانی چاہئے میں اور بھی تھوڑی سی چیزیں آپ کو بتانا چاہوں گا نومبر کے مہینے میں sowing season peak پر ہوتا ہے اُس وقت stocks بھی کم تھے ذخیرہ اندوزی اور black-marketing بھی ہوتی رہی اور یوریا کھاد کی محترم وزیر صاحب نے بات کی ہے میں حیران ہوں کہ

جب پہلا پانی گندم کو لگتا ہے اُس وقت کھاد بہت ضروری ہوتی ہے اگر اُس وقت یوریا کھاد نہ ڈالی جائے تو پیداوار بہت کم ہو جاتی ہے اُس وقت جو زمینداروں کے ساتھ ہوا ہے میں وہ بھی آپ کو بتاتا ہوں یوریا کھاد بنانے والی کمپنیوں نے سپلائی کم کر دی اور قیمت جو1700 تھی یہ مارکیٹ میں 2400اور2500تک پہنچ گئی اور لاکھوں بیگ smuggleہو گئے میں اُن ممالک کا نام نہیں لوں گا کہ کہاں کہاں smuggleہوئے ہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی تو کسی نے اُن کو روکا نہیں ہے یہ lack of governance نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جناب چیئرمین! کھاد کی کمپنیوں نے اور بڑے بڑے tradersنے کھاد ڈیلروں کو دینے کی بجائے باہر smuggleکرنی شروع کر دی تو اس میں قلت پیدا ہوئی اور یوریا کھاد blackمیں 2500روپے تک پہنچ گئی، Agritechاور Fatima Groupدونوں کا منسٹر صاحب نے خود ہی ذکر کر دیا کہ دونوں plantsبند ہو گئے تھے تو یہی ہونا تھا جو ہمارے ساتھ ہوا ہے۔ کیا یہ fairہے کہ پاکستان کے اندر صوبہ پنجاب جو ایک food basket سمجھی جاتی تھی اور Indo-Pakistanمیں سونے کی چڑیا جس کو کہتے ہیں یہ پنجاب ہے اُس کا بیشتر حصہ ہمارے پاس ہے انڈیا کے پاس پنجاب کم ہے جو پیداوار دینے والا ہے۔ اُس کے ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے یہ کیوں ہو رہا ہے، اس کا حل کس نے کرنا ہے حکومت نے نہیں کرنا تو کس نے کرنا ہے؟ اس کے بعد Agritech, Fatima Groupاور Engro Fertilizerنے یوریا کھاد کی bookingکو دوسری کھادوں کے ساتھ منسلک کر دیا کہ یہ کھاد آپ لیں گے تو پھر ہم آپ کو یوریا کھاد دیں گے، یہ کاشتکار کے ساتھ کہاں کا انصاف ہے؟ اُس کو پانی کے وقت یوریا کھاد چاہئے اُس کو دوسری کھادوں کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے پھر ڈیلروں نے مکمل سپلائی روک دی اور لوگ روتے پھرے اور blackمیں کھاد لیتے رہے۔ ایف ایف سی کمپنی نے delivery timeایک ماہ کا کر دیا بتائیں یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جب کاشتکار کو ضرورت کے وقت کھاد نہیں ملے گی تو پیداوار کہاں سے آئے گی اور یوریا کی متبادل کھادیں سی اے این اور این پی اس کی قیمت بھی بڑھا دی گئی ان کی قیمت بھی بہت زیادہ بڑھی اور بے چارے لوگوں نے وہ بھی payکی کہ چلو کچھ حل تو کیا جا سکے ان حالات میں اگر آپ چاہیں گے کہ ایگریکلچر بڑی ترقی کر گیا ہے تو ہم نے پیداوار بڑی بڑھالی ہے تو میں حیران ہوں کہ کس طرح یہ بات ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! وطن عزیز کا کل رقبہ 79.61 million hectares ہے جس میں سے 22.01 million hectares زیر کاشت رقبہ ہے بد قسمتی سے ہر سال تقریباً 7.5 billion dollars کے food items ہمیں import کرنے پڑتے ہیں، 2.3 billion dollars کا خوردنی تیل import کرنا پڑتا ہے میں نے یہ بات پہلے بھی کی تھی آپ اُس کے گواہ ہیں۔ 3.6 million ton گندم اور شوگر بھی درآمد کرنی پڑی ہے جو کہ ہمارے لئے بڑی شرمندگی کا باعث ہے اس قسم کے حالات میں کاشتکار پسا ہوا ہے۔ آئی ایم ایف سے جان چھڑانے اور پاکستان کو ترقی دینے کا ایک ہی حل ہے اور صوبہ پنجاب کو پھر food basket بنانے کا کہ ہم اپنی فی ایکڑ پیداوار بڑھائیں اس میں بہت سے steps بڑے آرام سے لئے جاسکتے ہیں مثال کے طور پر laser leveling کو mandatory کر دیا جائے، ہر کاشتکار کو laser land leveling حکومت کروادے اور ہر مالیہ کے ساتھ وہ بڑی آسانی سے pay کر دے گا اُس کے اوپر کوئی بوجھ بھی نہیں ہوگا تو اُس laser land leveling سے پانی کا خرچ بھی کم ہو جائے گا اور پیداوار بھی بڑھے گی اس قسم کے چھوٹے چھوٹے steps ہیں اور زیادہ سے زیادہ cold storages بنائے جائیں اور آسان شرائط پر اُن کو بنا کر سبزیوں، پھلوں کی shelf life بڑھائی جائے تا کہ وہ چیزیں بھی export ہو سکیں، ہمارے ملک کے اندر بہت سارے items export پیدا ہوتے ہیں ان کی shelf life بہت کم ہوتی ہے تو وہ سارے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں کوئی انقلابی زرعی capacity building program بنایا جائے جو کہ نہیں بنایا جا رہا جس سے کاشت میں بہتری آئے اور پیداوار میں اضافہ ہو اور کاشتکار کو جدید رجحانات سے آگاہ کرنے کے لئے بھی کوئی بہت اعلیٰ پروگرام پنجاب کے اندر نہیں چل رہا جو کہ ہونا چاہئے کہ آج کل موسمی حالات اور باقی ساری چیزوں کا اُسے بروقت پتا چلے کہ آگے موسمی حالات کیا آنے والے ہیں، اُس کا تدارک کس طرح سے کرنا ہے اُس کا بھی کوئی حل ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین! زرعی اجناس کے بیجوں کی بڑی سخت ضرورت ہے جس کو کم پانی، کم کھاد اور کم کیڑے مار ادویات کی ضرورت ہو وہ فصلوں کے بیج ہونے چاہئے تا کہ پیداوار بڑھ سکے۔ ہماری سیڈ کارپوریشن بڑا اچھا کام کر رہی ہے جو اچھا کام کر رہے ہیں میں اُن کی تعریف کروں گا لیکن اُس کی capacity دیکھیں پورے کاشتکاروں کو وہ بیج فراہم نہیں کر سکتی اور بیج بنیادی چیز ہے نرسری سے فصل اچھی ہوتی ہے اگر نرسری ٹھیک ہے تو فصل اچھی ہوگی اگر کاشتکار بیج صحیح نہیں ڈالے گا اُس کی

پیداوار بہت کم ہو گی وہ جتنی مرضی کھادیں ڈال دے۔ابھی میرے بھائی نے بات کی ہے کہ جو مشینوں سے مونجی لگاتے ہیں میں اُن کو عرض کروں گا کہ میں خود مونجی کا کاشتکار ہوں اور مونجی کا ہم سے زیادہ کسی کو نہیں پتہ تو مونجی کے لئے وہ اتنی کامیاب مشینیں نہیں ہوئیں ہیں میری منسٹر صاحب سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے اُس کو کامیاب کروانے کے لئے پورا حل کریں اور technically جو اُس میں نقائص ہیں اُن کو دور کروائیں تاکہ پیداوار بڑھ سکے اُس کے بعد پیداوار بڑھانے کا سب سے کامیاب نسخہ ہے وہ financial assistance ہے اور financial assistance کاشتکار کو دی جائے تاکہ بروقت اُس کے پاس پیسے ہوں، بروقت وہ کھاد ڈال سکے ،بروقت وہ pesticides ڈال سکیں اور بروقت وہ ہر قسم کی بیماریوں کا تدارک کر سکے اپنی فصل کو محفوظ کر سکے۔میں اس کے لئے آپ کو تھوڑی سی مثال دوں گا بلاسود بنکاری ہمارے ملک کے اندر ہو رہی ہے اخوت ایک تنظیم ہے وہ بلاسود قرضے دے رہے ہیں اور اس کے اوپر پورے پاکستان میں اتنا زیادہ کام ہو رہا ہے کہ بہت سے غریب گھرانوں کو انہوں نے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا ہے کیا کاشکاروں کے ساتھ کوئی ایسا پروگرام نہیں بن سکتا، کوئی ایسی تنظیم نہیں بن سکتی جو اُن کو بلاسود قرضے دے اور اُن کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دے؟ایسی ساری چیزیں کرنے والی ہیں اگر وہ نہ کی جائیں تو ایگری کلچر کس طرح سے promote ہو گا۔

جناب چیئرمین!آپ دیکھیں میری بھائی نے ابھی کھالوں کی بات کی ہے تو جو کھالے پرانے زمانے میں بنے ہوئے تھے میں نے پچھلے دنوں پتہ کروایا تھا کہ اُن کی کوئی repair کا سسٹم بھی ہے؟جس طرح سے حکومت نے نئے کھالے بنانے کے لئے percentage مقرر کی ہوئی ہے کہ کاشتکار اتنے پیسے دے گا حکومت اتنے پیسے دے گی، اس طرح اُن کی کھالوں کی مرمت کے لئے بھی percentage مقرر کر لی جائے کم از کم کھالوں کی مرمت ہی ہو جائے اور کاشتکاروں کے کھیتوں تک پانی صحیح پہنچ سکے۔ابھی کل بھل صفائی کے اوپر بات ہو رہی تھی ٹیلوں کے اوپر پانی نہیں پہنچتا کاشتکاروں کے لئے یہی ایک سستی سہولت ہے کہ کاشتکاروں کو نہری پانی مل جاتا ہے اگر نہری کی سپلائی ٹیلوں تک پہنچانے کے لئے کوئی تدارک کیا جائے، پوری کوشش کی جائے، پوری ہمت کی جائے تو جو ٹیلوں کے کاشتکار ہیں وہ بھی خوشحال ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین! کاشتکار کے اس وقت حالات یہ ہیں کہ اگر کوئی بڑا وکیل ہے، کوئی بڑا جج ہے، کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی انجینئر ہے اُس کی خواہش ہوتی ہے کہ میرا ایک بیٹا ڈاکٹر انجینئر بن جائے یا وکیل بن جائے کوئی کاشتکار بھی ایسا ہے کہ وہ کہے کہ میرا بیٹا بھی کاشتکار بن جائے وہ چاہتا ہے نائب قاصد ہوجائے ،کچھ ہو جائے اس پیشہ سے نکل جائے ، یہ کاشتکار کی discouragement ہے جب تک آپ کاشتکار کو boost-up نہیں کریں گے وہ اس پیشہ میں نہیں رہنا چاہے گا تو جہاں جس فوج نے جنگ لڑنی ہو وہی demoralized ہو جنگ کر ہی نہ رہی ہو تو جنگ کیسے جیتی جا سکتی ہے؟ پیداوار بڑھانے کے لئے تندہی سے حکومت اگر ایک سال پوری dedication کے ساتھ ایگری کلچر پر لگا دے تو اس ملک کی تقدیر بدل سکتی ہے جناب چیئر مین! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔جی، محترمہ! عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ ہمارے معزز اپوزیشن ممبر نے کہا کہ ہمارے ایگریکلچر منسٹر کی speech سے لگتا تھا کہ وہ اس صوبے کی بات نہیں کر رہے جس میں ہم رہتے ہیں بلکہ کسی اور صوبے کی بات کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ واقعی یہ وہ پرانا صوبہ پنجاب نہیں جو کہ آپ چھوڑ کر گئے تھے جہاں پر agriculture growth zero percent تھی یہ وہ نئے پاکستان کا صوبہ ہے جہاں پر اب اڑھائی فیصد agriculture growth ہے۔ ہمارے معزز ممبر نے یہ بھی کہا کہ آپ IMF سے جان چھڑانے کی کوشش کریں، یہ کریں اور وہ کریں ارے ہمیں تو صرف تین سال ملے ہیں آپ کو تو 35 سال ملے تھے آپ نے کیوں IMF سے جان نہیں چھڑائی کیوں ہمارے گلے کا ہار ڈال کر آپ آگے نکل گئے ہیں۔ اب ظاہر ہے ہمیں IMF سے جان چھڑانے میں تھوڑا وقت تو لگے گا ۔ میں ایک تو مبارک باد دینا چاہتی ہوں کیونکہ اتنے bumper crop ہوئیں جس میں گندم، چاول، گنا اور maize میں ہم نے بہت اچھا perform کیا ہے اور یہ بہت خوش آئند بات ہے کیونکہ agriculture is backbone of our economy اگر ہم agriculture پر پورا زور نہیں دیں گے تو پھر ہماری economy کو boost نہیں مل سکتا ہے۔ Having said that آج National Working Women Day ہے میں آپ کو بہت ہی interesting figure بتانا

چاہوں گی کہ ہماری جو کام کرنے والی خواتین ہیں وہ urban areas میں 24 فیصد ہیں لیکن جو ہمارا agriculture sector ہے اور جو ہمارا rural sector ہے وہاں ہماری 43 فیصد خواتین 12 سے 15 گھنٹے تک روزانہ کام کرتی ہیں اور بہت سی ایسی خواتین ہیں جن کے پاس چھوٹی چھوٹی landholdings ہیں، ان کے پاس چھوٹے چھوٹے پلاٹس ہیں لیکن problem کیا ہوتی ہے کہ وہ بھی farmers ہیں لیکن ان کو equal opportunity نہیں دی جاتی وہ equal opportunity اس طرح سے نہیں ملتی جیسا کہ باقی تمام farmers کو microcredit facility ملتی ہے لیکن ان کو وہ facility نہیں دی جاتی ہے کیونکہ mechanized farming بہت زیادہ ہو گئی ہے تو ان کو ریسرچ اور اپنی agriculture information بہتر کرنے کے لئے ٹریننگ دینی چاہئے اس کے لئے ہمیں کاوش کرنی پڑے گی۔ Vegetable gardening, fruit production, livestock, food processing and food preservation ان تمام چیزوں میں وہ خواتین بہت محنت کرتی ہیں۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ مجھے پوری امید ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! کہ ہمارا جو ایگریکلچر ڈویلپمنٹ کا بجٹ ہو گا اس میں ہم اپنی 50 فیصد آبادی کو بھی اس کا جائز مقام دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب محترمہ عظمیٰ کاردار ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں لہٰذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی کھیل ہاکی کے دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی کھیل ہاکی کے دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی کھیل ہاکی کے دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ہاکی کے فروغ کے لئے نوجوان نسل کو تربیت دے کر عالمی سطح پر پاکستان کا نام روشن کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عالمی سطح پر سپورٹس انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے جیسا کہ پاکستان ہاکی جو کہ ہمارا قومی کھیل ہے پاکستان ماضی میں ہاکی کا مرد میدان رہا۔ پاکستان نے پہلا اولمپک گولڈ میڈل جیت کر ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دیا گیا اور انڈیا کی 32 سالہ برتری کا خاتمہ کر کے ہاکی کی دُنیا میں فتوحات کی نئی راہ بنائی جو کہ تاریخ کا سنگ میل ثابت ہوئی لیکن اب پاکستان ہاکی ارباب اختیار کی عدم توجہی سے انحطاط کا شکار ہے۔ ملک میں سپورٹس انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا ہمیں پروفیشنلز کی زیر سرپرستی گلی محلوں میں موجود باصلاحیت کھلاڑیوں کو بھی اس کھیل میں آگے آنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے

اور ان کی بہتر انداز میں تربیت کرنی چاہئے تا کہ مستقبل میں یہ کھلاڑی ملک کا نام روشن کریں جیسا کہ آج نیشنل ہاکی ڈے کے طور پر منایا جارہاہے، اس کے حوالے سے حکومت ہاکی کے کھیل کی طرف توجہ دے اور ہنگامی بنیادوں پر اقدام اُٹھائے تا کہ ہاکی کے کھیل کو مکمل ڈوبنے سے بچا سکیں اور اس کھیل میں کھویا ہوا مقام واپس حاصل کر سکیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عالمی سطح پر سپورٹس انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے جیسا کہ پاکستان ہاکی جو کہ ہمارا قومی کھیل ہے پاکستان ماضی میں ہاکی کا مرد میدان رہا۔ پاکستان نے پہلا اولمپک گولڈ میڈل جیت کر ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دیا گیا اور انڈیا کی 32 سالہ برتری کا خاتمہ کر کے ہاکی کی دُنیا میں فتوحات کی نئی راہ بنائی جو کہ تاریخ کا سنگ میل ثابت ہوئی لیکن اب پاکستان ہاکی ارباب اختیار کی عدم توجہی سے انحطاط کا شکار ہے۔ ملک میں سپورٹس انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا ہمیں پروفیشنلز کی زیر سرپرستی گلی محلوں میں موجود باصلاحیت کھلاڑیوں کو بھی اس کھیل میں آگے آنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے اور ان کی بہتر انداز میں تربیت کرنی چاہئے تا کہ مستقبل میں یہ کھلاڑی ملک کا نام روشن کریں جیسا کہ آج نیشنل ہاکی ڈے کے طور پر منایا جارہاہے، اس کے حوالے سے حکومت ہاکی کے کھیل کی طرف توجہ دے اور ہنگامی بنیادوں پر اقدام اُٹھائے تا کہ ہاکی کے کھیل کو مکمل ڈوبنے سے بچا سکیں اور اس کھیل میں کھویا ہوا مقام واپس حاصل کر سکیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عالمی سطح پر سپورٹس انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے جیسا کہ پاکستان ہاکی جو کہ ہمارا قومی کھیل ہے پاکستان ماضی میں

ہاکی کا مرد میدان رہا۔ پاکستان نے پہلا اولمپک گولڈ میڈل جیت کر ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دیا گیا اور انڈیا کی 32 سالہ برتری کا خاتمہ کر کے ہاکی کی دُنیا میں فتوحات کی نئی راہ بنائی جو کہ تاریخ کا سنگ میل ثابت ہوئی لیکن اب پاکستان ہاکی ارباب اختیار کی عدم توجہی سے انحطاط کا شکار ہے۔ ملک میں سپورٹس انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا ہمیں پروفیشنلز کی زیر سرپرستی گلی محلوں میں موجود باصلاحیت کھلاڑیوں کو بھی اس کھیل میں آگے آنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے اور ان کی بہتر انداز میں تربیت کرنی چاہئے تاکہ مستقبل میں یہ کھلاڑی ملک کا نام روشن کریں جیسا کہ آج نیشنل ہاکی ڈے کے طور پر منایا جا رہا ہے، اس کے حوالے سے حکومت ہاکی کے کھیل کی طرف توجہ دے اور ہنگامی بنیادوں پر اقدام اُٹھائے تاکہ ہاکی کے کھیل کو مکمل ڈوبنے سے بچا سکیں اور اس کھیل میں کھویا ہوا مقام واپس حاصل کر سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب علی حیدر گیلانی اپنی بات کریں۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! مہربانی فرما کر House کو in order کروا دیں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

سید علی حیدر گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اتنے اہم موضوع پر بات کرنے کی اجازت دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ زمیندار ہماری سوسائٹی کا vulnerable segment ہے ہم کاشت کار بارش کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور پھر flood سے بچنے کے لئے دعا کرتے ہیں، پھر ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ڈیزل مل جائے، پھر ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں کھادیں اچھے داموں میں میسر ہوں۔ میں اپنی گفتگو کے آغاز میں یہ بات باور ضرور کروانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی ایگریکلچر کلاس بہت vulnerable ہے اور ایک سرائیکی شعر ہے کہ:

تیکوں مان وفاواں دا

تیکوں مان اداواں دا

اساں پیلے پتر درختاں دے

ساکوں رہنداا ے خوف ہواواں دا

جناب چیئرمین! یہاں پر میرے سینئر معزز ممبران بیٹھے ہیں ان کو یاد ہو گا کہ پاکستان میں 2007 میں ایگریکلچر کا بحران آیا تھا۔ ہمیں گندم اور آٹا لینے کے لئے لائنوں میں لگنا پڑتا تھا پھر 2008 میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئی۔ ابھی جس طرح چودھری اقبال صاحب نے فرمایا میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران یوسف رضا گیلانی صاحب کا نام بھی لیا تو پاکستان پیپلز پارٹی نے آتے ہی گندم کی قیمت 900 روپے سے بڑھا 1300 روپے فی من کی اور despite اس کے کہ 2008 اور 2009 میں دو major floods آئے اور اس دوران war against terror پر ہمارا خرچہ ہو رہا تھا despite that ہم نے اپنی food basket secure رکھی اور پاکستان 2009 سے on wards اپنی wheat export بھی کرتا رہا۔ آج سے تین سال پہلے پاکستان ایگریکلچر کے حوالے سے ایک خود کفیل ملک تھا ہم اپنے food or agriculture commodities میں خود کفیل ہوتے تھے اور پچھلے تین سالوں میں فنانس منسٹر صاحب کی جو تقریریں ہم بجٹ میں سنتے آئے ہیں انہوں نے پچھلے تین سالوں میں اپنی بجٹ تقریر میں فرمایا کہ ہم نے اپنے تمام targets achieve کئے ہیں اگر پاسکو نے اپنے تمام targets achieve کئے ہیں اور bumper crops بھی ہوئی تو حکومت سے اپوزیشن کا بنیادی سوال یہ بنتا ہے کہ پھر پچھلے تین سالوں سے گندم باہر سے import کیوں کر رہے ہیں؟ جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ اللہ کا بڑا کرم ہوا ہے کہ ہم نے bumper crop achieve کی ہے تو اللہ تعالیٰ کے کرم کے باوجود کیا وجہ ہے کہ برکت نہیں ہے، اس ملک اور پنجاب میں جو حکمران ہیں کیا ان کی وجہ سے برکت اٹھ گئی ہے کہ ہم ہر وہ چیز جس میں خود کفیل تھے آج وہ import کرنے پر مجبور ہیں۔یہ ایک بڑا المیہ ہے جس سے ہم گزر رہے ہیں، جب ہم اپنی agricultural commodities import کرتے ہیں تو اس پر زرمبادلہ کا جو نقصان ہے اور exchequer پر جو بوجھ پڑتا ہے اس کا

اندازہ انہیں کیسے باور کروا سکیں کہ It has a huge impact on our balance of payments.

جناب چیئرمین! چودھری اقبال صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ کھادوں پر گفتگو کی اس لئے میں اسے repeat نہیں کرنا چاہوں گا لیکن یہ بڑا important تھا کہ میں اس بات کو point out کروں کہ اس ملک میں فرٹیلائزر نایاب ہو چکی ہے، اس سیزن میں کاشتکار کو بہت زیادہ مشکل پڑی ہے اور اسے اتنے مہنگے داموں پر بھی فرٹیلائزر نہیں ملی۔اگر آپ شوگر کی بات کریں تو ہم نے سبسڈی دے کر شوگر بھی import کی ہے۔کاٹن پاکستان کی export کا ایک بہت important حصہ ہے اگر ہماری export 25 billion dollars ہے تو اس میں سے 14 billion dollars ہماری صرف کاٹن اور yarn کی export ہوتی ہے۔اس سال کاٹن کی پیداوار 14 that has decreased from million bales to 9 billion bales اور آج ہم cotton and yarn material import کرنے پر آ گئے ہیں۔یہ بہت بڑی alarming situation ہے۔

جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے ریسرچ کی بھی بات کی ہے، منسٹر صاحب میرے ہمسائے ہیں اور میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں انہوں نے بات کی کہ ہم نے ریسرچ پر بہت زیادہ spend کیا ہے۔ایوب ریسرچ ملتان میں کاٹن ریسرچ اور ایگریکلچر ریسرچ کی facilities ہیں میں وہاں visit کرتا رہتا ہوں وہاں کا بُرا حال ہے۔انہوں نے بجٹ میں جو 30 billion کا non development fund رکھا ہے یہ گورنمنٹ پچھلے تین سالوں میں پاکستان کے کسانوں کو کاٹن، رائس اور گندم کی ایک بھی ورائٹی نہیں دے سکی۔منسٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ ہمیں مشورے دیں تو میں جناب کے توسط سے منسٹر صاحب کو ایک مشورہ دینا چاہوں گا کہ گندم کی storage کا جو conventional system ہے اگر اسے بدل کر silos کے اندر گندم کو سٹور کریں تو میرے خیال میں جو moisture and wastage کو کافی حد تک کم کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں اپنی بات مکمل کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ پاکستان میں بہت سارے لیڈر گزرے ہیں جن کی وجہ سے پاکستان نے بہت ترقی کی جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کو قائد عوام کہا جاتا ہے، قائد ملت لیاقت علی خان کو کہا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کا جو حال ہے ہمارے اوپر جو حکمران ہیں وہ قائد قلت ہیں۔ان کی وجہ سے ہر چیز کی قلت ہے، ایگریکلچر کی قلت،

شوگر کی قلت، گندم کی قلت، گیس کی قلت، انرجی کی قلت، عدل وانصاف کی قلت ہر چیز کی قلت ہے۔ اب میں یہی گزارش کروں گا کہ ہم محکمہ زراعت کے لئے دعا ہی کر سکتے ہیں کیونکہ incompetencyبہت زیادہ ہے اور کام کرتا ہوا کوئی نظر نہیں آرہا۔بہت شکریہ

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، کاظم پیرزادہ صاحب!

جناب محمد کاظم پیرزادہ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! شکریہ، گیلانی صاحب اور محترم چودھری اقبال صاحب نے آج کے موضوع پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اور اپنی تجاویز بھی دی ہیں۔مجھے بھی ذاتی طور پر منسٹر صاحب کا بہت احترام ہے وہ میرے لئے بہت محترم اور بڑے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔انہوں نے ہمیں بتایا کہ گندم کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے، ہمیں انہوں نے بتایا کہ چاول کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے اور گیلانی صاحب نے جو کاٹن کے figure بتائے ہیں وہ ہم expect کر رہے ہیں اس کا actual figure near to 7 ہے 9 نہیں ہے، پچھلے دنوں میں بھی ملک کے leading newspapers میں اس کا ذکر آیا ہے۔منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے، آپ بھی کاشتکار ہیں اور منسٹر صاحب سمیت یہاں پر بیٹھے ہوئے ہم سب کاشتکار ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ملک کا کاشتکار بہت محنتی ہے اور یقین مانیں جو فصل ہوئی ہے وہ اللہ کی مہربانی کے بعد صرف اور صرف کاشتکار کی محنت سے ہوئی ہے۔اگر ان کی قابلیت کی وجہ سے یا اس گورنمنٹ کے کسی initiative کی وجہ سے کوئی تبدیلی آنی ہوتی تو جیسے چودھری اقبال صاحب نے کہا کچھ تو یہ بتاتے کہ ہم نے یہ نیا seed introduce کیا جس کی وجہ سے زیادہ پیداوار ہوئی ہے، ہم نے کھاد کا ریٹ کم کیا یا کاشت کار کو easily available کر کے فائدہ دیا جس سے پیداوار میں اضافہ ہوا۔جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ ہمیں مشورہ بھی دیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ بہت ساری cultivated land کاٹن سے مکی پر convert ہو رہی ہے۔اب اس وقت اس کا harvesting season ہے آپ کے سامنے ہے اس میں کوئی اتنی بڑی راکٹ سائنس نہیں ہے آپ اس کا انٹرنیشنل ریٹ دیکھ لیں، جب تک مکی کاشتکار کے پاس رہے گی اس کا کوئی خریدار بھی نہیں ہے اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور آج سے چھ ماہ پہلے جب مکی کی پچھلی فصل

آئی تھی اس وقت اس پر پاکستان میں ایک balance of payment نظر آیا تھا وہ یہی تھا کہ ہم جتنی مالیت کا corn export کر رہے تھا اتنے کا ہی پام آئل آرہا تھا۔ آپ ملیشیا کو جتنا corn بھیج رہے تھے اتنی مالیت کا ہی پام آئل آرہا تھا جس سے ایک balance of payment create ہوا تھا۔ آج حیلے بہانوں سے مکی کی export کو discourage کیا جارہا ہے۔اس گورنمنٹ میں جیسے ہم نے سب سے زیادہ یہ سنا کہ مافیا ہمیں کچھ نہیں کرنے دے رہا تو حضور والا اس پر بھی مافیا آچکا ہے اور اسے regularize کرنے کے بہانے، اسے streamlining کے بہانے اس کے اندر مختلف قدغنیں لگائی جارہی ہیں تاکہ چھوٹے تاجر جو quality corn export کر رہے تھے وہ رک جائیں پھر اس کے اندر وہی مافیا آجائے۔ گورنمنٹ کاشتکار کو کچھ بھی نہ دے ہمیں صرف دو چیزیں چاہئیں ایک تو ہمیں نئی مارکیٹ تلاش کر کے دیں کہ ہم کیا نئی فصلات کاشت کر سکتے ہیں۔میں کاٹن بیلٹ کے ایریا سے ہوں اور آپ بھی اسی ایریا سے ہیں آپ کے سامنے ہے کہ وہاں پر ہمیں کوئی نیا Three gene-seed introduce نہیں ہوا بلکہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ اللہ کی مہربانی کے بعد موسم نے ساتھ دے دیا تو کاٹن کے کاشتکار کے پاس پیسہ گیا ہے اور یہ ماننے والی بات ہے لیکن خدا نہ کرے کہ پرائم منسٹر اس کا notice لے لیں اور کپاس کا کاشتکار بھی باقیوں کی طرح روتا ہوا پایا جائے۔

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے ٹریکٹر اور زرعی آلات کے حوالے سے بات کی میں عرض کرتا ہوں کہ آپ دیکھ لیں کہ اس گورنمنٹ میں ٹریکٹر کا ریٹ چار لاکھ روپے بڑھا ہے۔ کاشتکار کو خیرات نہیں چاہئے ہمیں ہمارا جائز حق دے دیں یہ ابھی نومبر میں پیڈی کی فصل گزری ہے آپ دیکھ لیں کہ جس وقت کاشتکار بیچ رہا تھا اس کا ریٹ 1900، 2100 اور 2200 روپے تک پھر رہا تھا اور جیسے ہی وہ کاشتکار سے چلی گئی تو within fifteen days وہی رائس 3000 اور 3100 روپے فی من میں فروخت ہو رہی تھی، میں پھر عرض کروں گا کہ یہ کہتے ہیں کہ اس ملک میں مافیا نہیں چلنے دے رہا۔جہاں تک گورنمنٹ نے کھاد پر سبسڈی دی ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ سبسڈی کاشتکار کے نام پر آتی ہے مثال کے طور پر شوگر کین کے کاشتکار کی سبسڈی شوگر ملز مالکان کے پاس چلی جاتی ہے کاشتکار تو پہلے ہی مظلوم ہے کہ ہماری پیداوار کی قیمت ہمارا buyer طے کرتا ہے، ہماری سبسڈی بھی اس کے پاس چلی گئی تو اس کے بعد وہ ہمیں کیا دے گا۔ آپ نے کھاد میں جو

subsidyدی تھی وہ بھی کھاد بنانے والے کارخانوں کے مالکان کے پاس چلی گئی۔اس حکومت نے برسراقتدار آتے ہی billions of rupeesمعاف کئے تھے۔میرے پاس اس کے exact figuresموجود نہیں ہیں۔یہ پیسے حکومت کےbehalf:پر کھاد فیکٹریوں نے کاشت کاروں کی جیب سے نکالے تھے اور اس پیسے کو وزیر اعظم نے یک لختwaiverدے دیا تھا۔یہ پیسے کاشت کار کی جیب سے بھی گئے اور حکومت کے کھاتے میں بھی نہ جاسکے۔

جناب چیئرمین!23۔جون سے ستمبر تک فیکٹریاں بند تھیں۔میں کہتا ہوں کہ کیوں اس کے لئے متبادل انتظام نہیں کیا گیا؟کاشت کار کی پیداوار پر اس کا اختیار زیادہ سے زیادہ دس دن تک رہتا ہے۔اس کے بعد یہ پیداوار اسی مافیا کے ہتھے چڑھ جاتی ہے جس نے پچھلے تین سالوں میں بہت زیادہ ترقی کی ہے۔اس وقت کاشت کار کو لوٹنے کا ایک سماں بنا ہوا ہے۔خدارا!کاشت کار کی فصل کی جوInternational priceہے کم از کم اسے وہ مل جائے،اس کو یقینی بنایا جائے اور اس کے لئے مناسب اقدامات اُٹھائے جائیں۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی،آپ کی بہت مہربانی۔Debate on Agriculture will continue.
اب اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوتا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 24۔دسمبر 2021بوقت صبح 00-9بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔